



Title - MAZAMEEN RPAFI

Author - Muneer Khalb Ali Khan Naveed.

Institution - Taj'at Mataba (Rampur).

Book - 1301 H

Pages - 122

Subjects - Urdu Shajasi - Darsuseen



خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَىٰ ذِكْرِ

اسمِ رَبِّهِ الَّذِي سَمِعَهُ شَاهِدًا لِّمَعَانِي بَدِيعِ سَمَاءٍ

کتابخانه جامعہ اسلامیہ  
کراچی  
بیتناج المطابع  
کراچی

بیتناج المطابع مصطفیٰ آباد سرفرامین حفظہ اللہ المفاہیش

بیتناج المطابع



خاقان انساك مكر كبا

اگر الله که این سر او شاه دران معانی برین است

کتابخانه خاقان انساك مكر كبا

کتابخانه خاقان انساك مكر كبا



کتابخانه خاقان انساك مكر كبا

بر الایات مصطفی آباء عسرف را پر حفظه الله المنافع والنسوة

در مطبع تاج المطابع طبع شد

۱۱۱

۳۰۹۹



DEC 1963



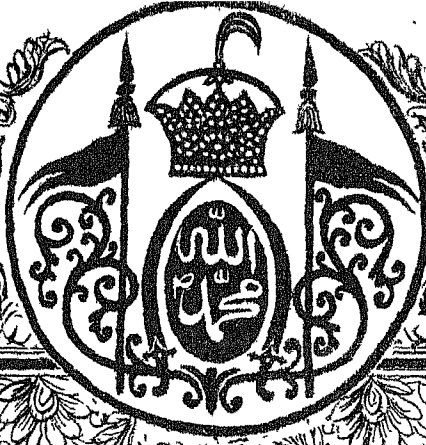
M.A. LIBRARY, A.M.U.  
U30990

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نہو دنیا میں کیونکر غفلت لے سرتی کہ  
 کہ دعویٰ حمد کا ہی ناپسند داریں  
 کہ جس سے ہو عطا مجھ کو لقب طوطی کا  
 دکھاتی ہیں میں سے تپت ماہِ خوا  
 سریر کاک میں عجب انہم کیونکر ہو

خدا کی حمد سے آغاز ہی یوں خیمہ کا  
 کچھ ایسا مستی ہرگز نہ سمجھا کیونکہ  
 مگر مژوں کنون کچھ نعت میں اوس کی  
 چھ سو کو نہیں جسکی راہ کی ذرا  
 میسجای قلم تو صیفت اوس شایکی

CHECKED



درد و رحمت حق آل اور صحابہؓ کا  
دہان یاری ہی سلسلہ جنت کا

غزل اک عاشقانہ اور بھی نوابؓ کا

زمین آسمان تک شور ہو جی ترنم کا

برہاؤ سوک کیوں تھی ہو وقت ایم کا

بھروسا تھا ہمیں تسی اپنی جس نظم کا

لب شیریں کیا میا شور تھا اوس وقت کا

فلاطونسی بھی مشکل ہی علاج ایسی توہ کا

نہیں ہی وقت یہ ظالم تری لطف تم کا

خراباتی ہوں محب کو غم ہی اپنی شیرم کا

سوم کی ہو چکی مجلس دین ہی میا کا

اوسنی ہا ہی شرمندہ کیا اللہ کی لگی

دوم وصلت نگہ برہٹ سی نکلی تابت پوری

بگرتی ہیں جو تصویر انکی سینی سی گانہ

رقیبونسی وہ ملتی ہیں فلک کیا ہو گیا

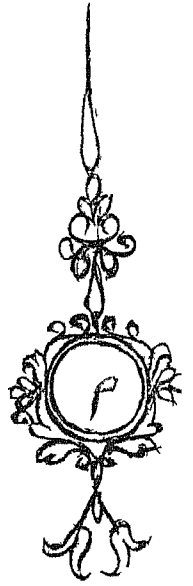
نہا ہی حشر میں گایہ عالم دہم بزم

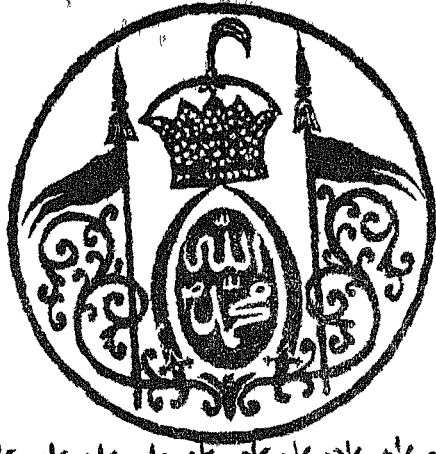




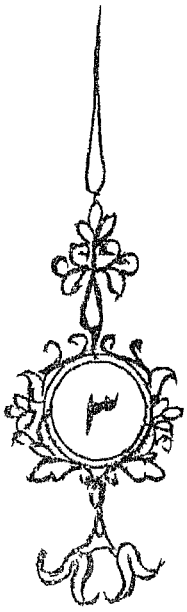


کہ جان بخشی ہی شیواوس سما کی کلم کا	۴	زائی کہ بھی بی بی سی سے خانی
وگر نہ بگر گیا سقسقہ بی افلاک و نجوم کا		ذات و رحم کمانا عاشقوں پر سوچ کر ظالم
		بنا پر سکی امی نواب لاکھوں جان بچا
		ستم ہوتا جو آتا اوس کو چھوٹے شیوہ ہم کا
ایسا بغل میں ہاتھ میں آج اوسکی جان بچھا	۳	نواب وہ جو کبھی میں کل تک اہم تھا
وصلت کی رات کا جو بھی انتقام تھا		وہی تھی غم سے کوبھی الہی شہید تھا
آتا تو دل میں سوچ یہ کیا پیام تھا		حیرت کی جائیں ہی می گئی تھا
وعدہ وصال کا تو بھانک سچ سچ تھا		کیون موت آئی ہاشمی سب سے پہلے تھا
جو دل کہ درد عشق بیتان کا تھا		صد حیف اوسکو خاک کیا تو فی ہا تھا





<p>وہ خانہ رقیب میں حسرت تھا</p>	<p>اوس دم آئی ہی قیامت کہ جبڑھی</p>	
	<p>جنش تھی لب کو نزع بیون کی کر</p>	
<p>سو جہا بھی وقت دل لگی          آیا ہو خیال گھر کسی کا          ہی وقت بھی تو خامشی کا          دل میں ہی مزہ ستمگری کا          جمہسی ہے سول بھری کا          جھگڑا ہی وہاں ہی نڈی کا</p>	<p>۴</p>	<p>منہ دیکھتی ہیں وہ آرسی کا          یارب وہ خیال میں نہ          چپ ہو گئی سنکی میری یاد          طاہرین تو پیاری پری با          میری ہی عذ کی سا چلنا          جنت میں کجاں ہی عیش جا پو</p>



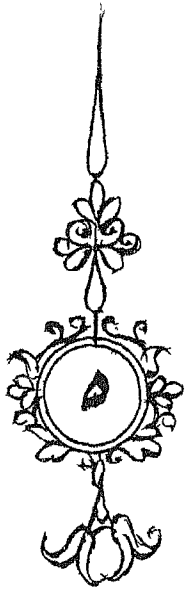


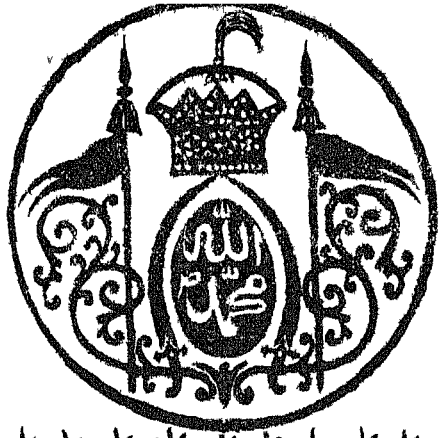
بھری ہوئی زلف فی بتایا	رتبہ ہی ملت در بڑھی کا
گمبہر کی گئی وہ سیر گئی	گمہر ہو بر باد کسی کا
دل لیکھی وہ ہنس ہی ہین آ رونما ہی مجھی تو اس سہنی کا	
میںی پر کی باتہ نہیں کوئی دہریا گیا	اوٹھا جو دل میں درد تو پھر کون گیا
اب وہ غرور باد صبا کا لگا گیا	گیسو تو خپ اور بگڑ کر سنور گیا
بر باد گو بہان ہوا ایک آن گیا	پر شکر ہی کہ نالہ تو تھاپ گیا
دلکی خبر ہی آج نہ کچھ جان گئی	شاید سو رقیب کوئی نامہ بر گیا
آیا نہ ایک دن بھی مری گمروٹا ہی	میں سبکی جستجو میں قریبوں کی گمراہ گیا





<p>جانا ہوں جب پوہتی ہیں کہ ہر گیا</p>	<p>اتا ہوں بزم میں تو نھیں پتہ کون</p>
<p>وعدی وصال کی وہ قیوبی گیا</p>	<p>تا شہر ہماکو ہجر مبارک ہی کہ آج</p>
<p>انگارِ عشق میں جو تری غمی مر گیا</p>	<p>حسرت اوسی ہی پوہی اوس نامراد کی</p>
<p>ہماکو تو روزِ وصل بھی غم میں گذر گیا</p>	<p>فکرِ شبِ فراق سی آیا نہ چین ہاں</p>
<p>پر کیا کرینگی گر وہ ادا سی مگر گیا</p>	<p>ہی اعتبار ابھی تو ہمیں اوسکی عہد</p>
<p>محل میں اوسکی میں جو کہ بھی بھر گیا</p>	<p>رشکِ رقیب فی وہ خبر کی کون</p>
<p>نواب اوس سی قتلِ جہان کی آس</p>	
<p>جو وقتِ وصل دلی تڑپتی سی در گیا</p>	
<p>خلوت تھی اور خوفِ عدو بھی ہاں نہا</p>	





بوسی تو لیتی ہم مگر اونکی دھان نہتا

یہ مجھ ذوق درد ہوی ہم کہ اب ہمیں

کچھ یاد بھی نہیں ہی کسان تہا کمان نہتا

برقِ بلاگری ہی تو اوس باغ پر جہان

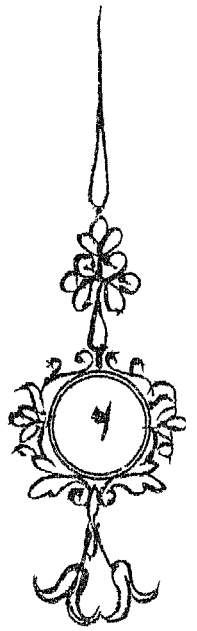
اک سیری آشیان کی سوا آشیان نہتا

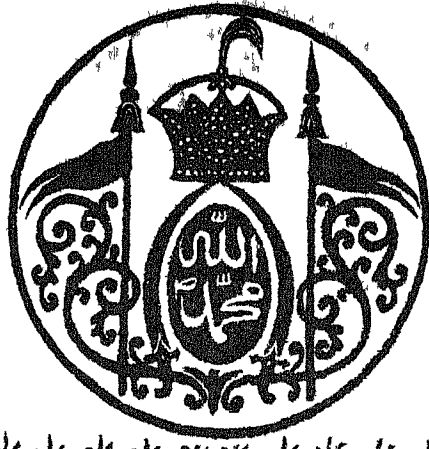
مخل بین روتی دیکھی کی محکوتری سوا

وہ کونسا بشر ہی جو گرم فغان نہتا

نم سمجھی بزمِ غمیرین نیند آگنی مہمی

تھی بخودی وہ موت کی خواب گران نہتا





مشر ہو او صال بین ہونی صی صبح کی

گویا صدای صورتھی شور اذان تھا

کیا میری بعد مرگئی اغیار بھی کہ آج

نیز ہی پراوسکی کوئی سرخونچکان تھا

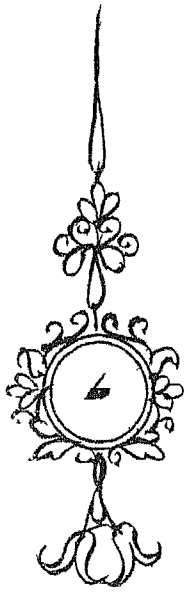
چاہت سی غمیر کی وہ بھی آزماتی ہیں

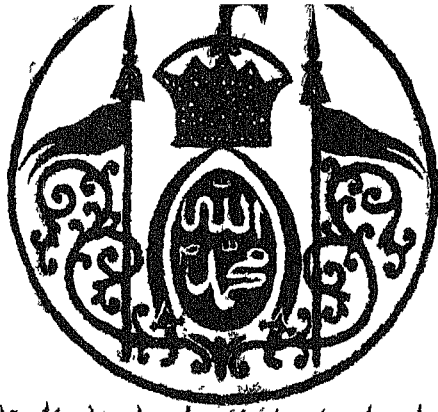
اس سی زیادہ اور کوئی امتحان تھا

یارب وصال خسرو و شیرین ہو جان

اوس سر زمین پر کوئی کیا آسمان تھا

تہا مجھ سجدہ کبھی میں نواب توجو آج

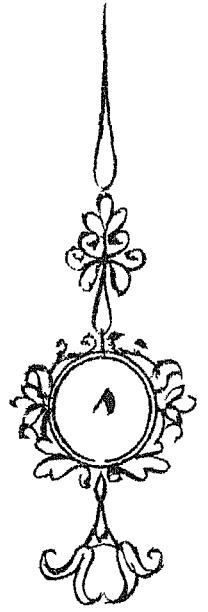


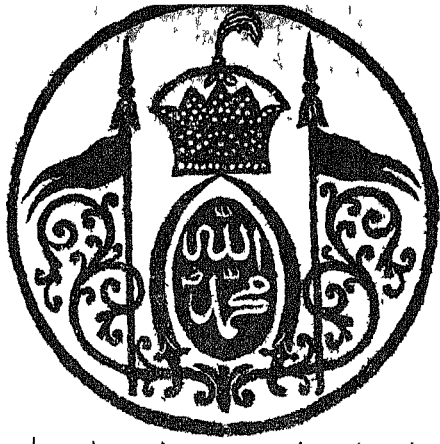


## گنجت بیاتری لپی وہ رستان تھا

دی عمر ابد او کو بہلا گیا تھا	بسل تو تراہا ہی طیب گاراجل تھا
جب خالق اکبر فی بنائی تھی شکل	ہنگامہ عجیب چار طرف ورازل تھا
امی ہیں وہ ہمراہ عہد بھر عیادت	پوچھو تو ذرا اون سی یہ کوئی محل تھا
تھی سائہ گھاٹ کی رکاوٹ بھی	یتوری میں کہی او کہہ ہی لطف میں بل تھا
بوسوں کی ہوس قہم آغوشی محبوب	دیکھا تو شب وصل میں بھی طول اہل تھا
افسوس کہ پامال کیا تو فی او سیکو	جو دل کہ تری چاہنی الوین مثل تھا
کیونکہ کہوں تہا دلکو مری ہا کی چہ آرم	جو آج مصیبت ہی بھی مستردوں کا تھا

نشئی سے می ناب کی نواب فری





تہا مست تو مصحف بھی مگر زبیر تہا

دم بھرین مٹا ہی تری تحریر پر سدا

تغزیر ہوئی پھسلی ہی تقصیر پر سدا

ہوتا ہی ہی نالہ شگبیر پر سدا

ہو جاتی ہی ہر نعرہ تکبیر پر سدا

شیون کی صدا ہوتی ہی زنجیر پر سدا

ہی صاف یہ اوس لف گر بکیر پر سدا

ہین لاکہ سنہ این مری تقصیر پر سدا

اثر قیامت ہوی تاثیر پر سدا

فا صد چو ہوا تہا مری تقدیر پر سدا

قتل اوسنی کیا مجکو تو بوسی کی پوس

اجای قیامت نہ کہین وقت سی پہلی

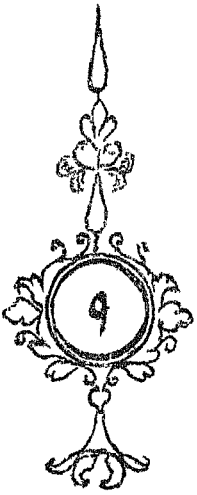
جب فوج وہ کرتا ہی تو اجنت کی آواز

دیوانی کو اپنی جو وہ ہینا تی ہیری

عقدی پہلینگی مری تقدیر کی گشا

کیا سوچتی ہو طس ز جفا تم کہ بیان تو

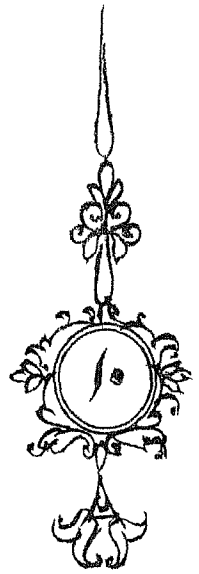
جلکہ یہ دعا مانگی ہی کسنی کہ فلک پر

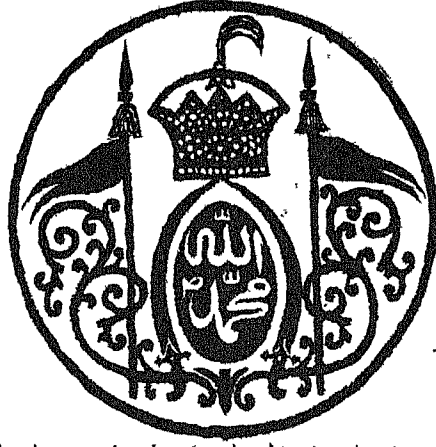






سوفتی نین جس شوخ کی تصویبی پیدا	منہ خود وہ دکھائی تو خدا جانی ہو میل
<p>ناختر ترستی رہی نواب وفا کو</p> <p>ہرگز نہوتی یہ کسی تدبیر سی پیدا</p>	
<p>ایں جو غیب را نکو محبت سی دکھنیا</p> <p>منہ پیر کرستم وہ شرارت سی دکھنیا</p> <p>یون گز نہ دیکھو تو کسی حکمت سی دکھنیا</p> <p>اب ہاتھ او ٹھاتی ہیں وہ عدوی آند دکھنیا</p> <p>بدلی گی شکل اور ہی صورت سی دکھنیا</p> <p>گوچی نچپا ہی تو بھی شرارت سی دکھنیا</p>	<p>انجان بنی ہم کو توحیرت سی دکھنیا</p> <p>ہنسنا غضبہ ناز و اداسی شب وصال</p> <p>بزم عدوین میری طرف دکھنیا ضرور</p> <p>مرقدین جنساک ہو گئی ہم جن کی جو سی</p> <p>آئینہ دیکر نہو مغرور حسن پر</p> <p>ہیں آون بزم میں تو جلانی کو غیر کی</p>





نواب مجبویا درسیگا تمام

تیرا دم اخیر وہ حسرت سی پھنا

تو گردشونسی ملک فلک کو تمام لیا

فلک فی سوج کی مدت این تمام لیا

وہی ہو کہ تہا پھر اوسنی نام لیا

جب اوسکی ہاتھ سی محفل میں مینی جا لیا

مجھی خوشی ہی اوس بت سی تو کام لیا

ازل میں پر مری شک حسرتی تمام لیا

کسینی میری شبِ حجب کا جو نام لیا

ازل سی وصل ہا اور اب ہونی وقت

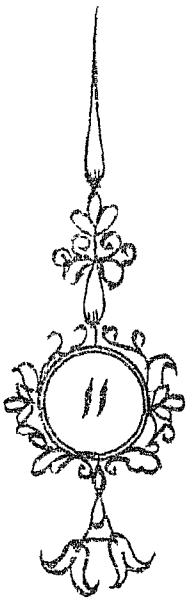
دم نصیحتِ ناصح یان جس سی تہا

نصیب کھل گھی مستی کی اوس گھی زیاد

بلاسی موردِ بیدار دین لکین

پہل علی تھی تھی بھیک کر قصا کی تمام

مجھی یہ سوج ہی نواب ہا می کیا گا

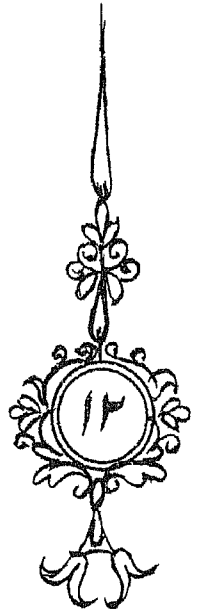


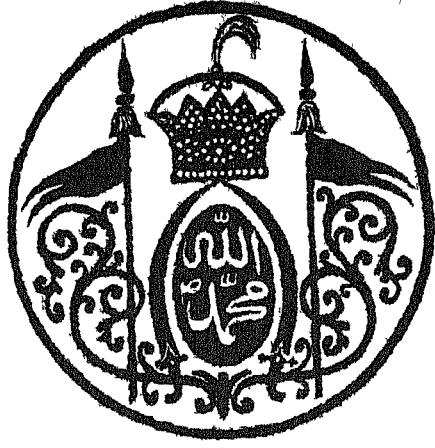


خدا فی شہرین اوسکا کہن چین نام لیا

ظلم و سبب ادا شیوہ ہوجن کا	وہ پتا چو حسین میری مرن کا
جسکو روز فریق کہی ہیں	حشر بھی نام ہے اسی دن کا
سب صفای بدن بھی ہر	حال مجھ پر تمہاری ماٹن کا
نام اوزکا مٹے تو نام بھی ہو	ہر گھڑی نام لبتی ہوجن کا
جو رعشاق کی ہون کر کراؤ	روز مرنا تو شیوہ ہی ان کا
طیش دل سے ایتو ہونو پان	نھین آتا ہے نام ساکن کا
نہ کروناز نو جو اپنے پر	دھونڈہ لائینگ کی ہم اسی کا

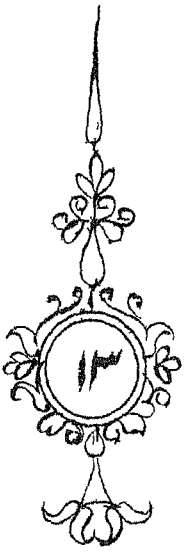
صاف دل ہونگی چسلی بھی پو

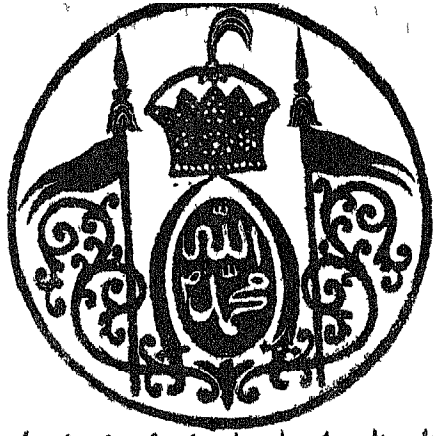




ابو شہرہ ہی اپنے باطن کا

جو دیکھا تو بس میری ہی دیکھا	۱۲ نہ اوسنی کسی اور بسمل کو دیکھا
کہ روتی ہوئی مہینی قاتل کو دیکھا	خدا جانی کس میں سی جان نکلے
عجب رنگ پر او سکی محفل کو دیکھا	ہجوم بلا بھی نہ ایسا کہیں ہو
نہ پھلو میں تھا دل تو کیوں لگو دیکھا	شب وصل کیوں سہنی پر پاتہ دیکھا
اجل فی اگر تیری بسمل کو دیکھا	ترمی دست نازک کو کیا کر کھیگی
عجبت ہمیں او س نقشِ باطل کو دیکھا	نتی سہ نوشت اپنی پڑھنی کی قابل
کہو کیوں نخر اپنے مقابل کو دیکھا	وہ آئینہ دیکھیں تو آسائیں چوں
فری پر بھی اس جذب کا بل کو دیکھا	بر غیر سے قبر پر کیسے چلا





خدا جانی نواب تھایا عدو تھسا

تری در پر آج ایک سائل کو دیکھا

۱۳ سچ ہی بھی جواب ہی میری سوال کا

اب حوصلہ نہیں ہی کہتی تمہارا

مجھسی تو بڑہ کی ترس ہی میری خیال کا

خود پوچھتا ہوں تجھسی انفضال کا

تا ذات نہ بہو لون میں نہ ج مال کا

بندہ ہوں میں بھی ایک فہم خیال کا

کہنخت تج کو سوچ ہی کیوں انہ مال کا

کہنتی ہو تج کو سوچ نہیں کرے مال کا

جو چاہو وہ کرو کہ جنسای سپہری

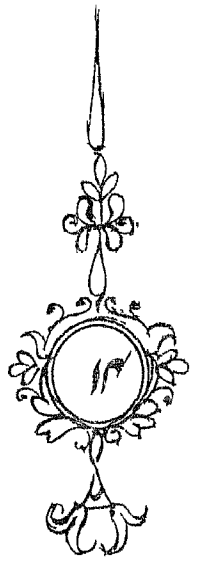
رہتا ہی مدونسی دل سخت ہیں تری

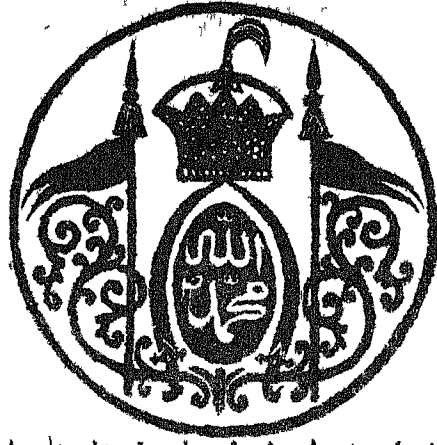
صبح شب وصال عبد بخودی تو کہہ

ہر کام لطف تہویری بخش بھی ضرور

مشرک مجھ نہ عشق تہاں میں فوجی

کسکا ہی حسد دل میں دیکھ چارہ





دو ہی شکایتوں میں اوسی بہت بنایا  
 قاتل نہ کیوں رقیب ہو میری کمال کا

بیچین ہو کی قصہ نواب پر کہا

یہ تذکرہ تو ہے اوسی شوریدہ کا

زہر تو فرقتِ حسانان میں میسر ہو گا

یاسِ منہ وقت سی تو سو مرتبہ تہر ہو گا

ہمہ نغش وہ سہ کہولی مقرر ہو گا

وصل کی واسطی کیا اور مسترد ہو گا

سچ بہت اب بھی نہ ظالم تھی باہر ہو گا

شورشِ دل سی بہت مرتبہ تہر ہو گا

رشکِ دشمن سی جو قحطِ غم لہر ہو گا

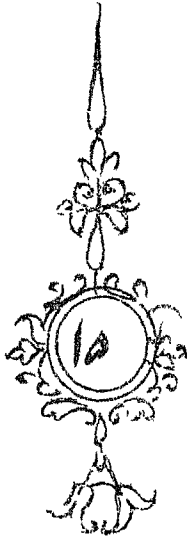
دشمن جان سہی اندیشہِ وصلت لیکن

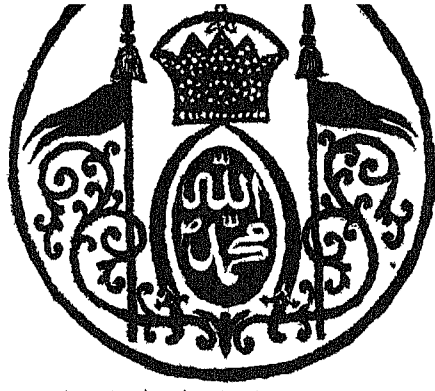
دلسی باہر بھی جیاسی جو نہ آیا ہو کبھی

ان نصیبوں میں جو بھر بھریں کچھ پیاز

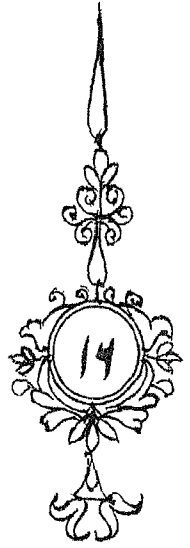
مر گیا میں تو مگر بیستی جی تہر مرنا

وصل کا دن جو بھی ہی تو نہیں ہی کونم



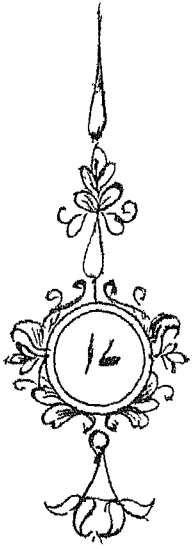


<p>یہی مرنی سی پشیمان وہ نہی ہوگا گر سمجھتی کہ اوسی شکوہ ہمہ ہوگا</p>	<p>بجینہ قتل جہان سی نہ خجالت ہو بدگمان سی پی تکیں نہ منگانی تصو</p>
<p>نواب لطف تعزیر ہی تو بسر مہی جا اخر اس دہرین کوئی تو سہرا ہوگا</p>	
<p>نہو اتھا جو کچہ وہ اب ہوگا غیر بھی ورنہ جان بلب ہوگا ہنس کی کہنتی ہین پھر وہ کہ ہوگا موت کا بھی تو کوئی ڈہر ہوگا رنج کا کون سا سبب ہوگا</p>	<p>۱۵ رحم آیا اونھیں غضب ہوگا بہرین مرگ اس فری شی آ جب ڈراتا ہوں خشری اونکو زندگی کی جو سوسیر تھی پ لطف تو غیر رہی ضدی مہی</p>

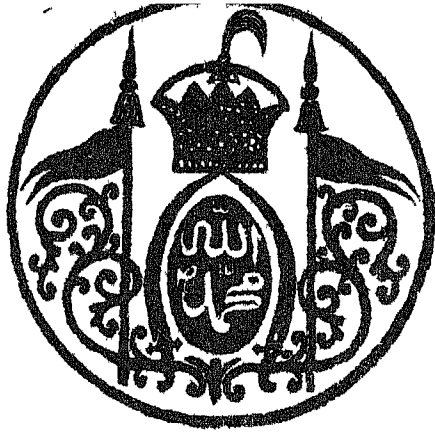




<p>درد تو دل میں روز و شب ہوگا جسکو تیرا عزم و تقرب ہوگا وصل ہوگا تو بجا غضب ہوگا</p>	<p>ہجرین چارہ جو کی کیا پڑا عیش سوگند کما ہی گا اوسکی ہین جو یہ لذتیں جہاں آئی ہیں</p>	
	<p>بو الہوس کہتی ہو جسی شاید یہی نواب کا لقب ہوگا</p>	
	<p>ردیف بای موحہ</p>	
<p>دیتی ہی نہیں کوئی خبر بخیری آ مشاطہ بنی تیری نسیم سحری آ سچ ہی توی جسد خضر بنی اتری آ</p>	<p>۱۶</p>	<p>کیا جانی کہاں کرتی ہیں وہ جلوہ گوی گیسو سحر وصل بکسر کر ہوئی آ رفت دعا میں سنا ہوں کہ مانگی ہیں قیدیوں سے</p>







کسو یہ غرض ہی جو کرمی نابہ ہی آ

یہ قافلہ ہوتا ہی بھیا نسی مری آ

کیا رنگ دکھاتی ہی مری نو کرمی آ

رسوای محبت ہیں کہاں ناموری آ

یعنی دی ذرا پسین تو درد جگر مئی آ

دیکھی ہی عدم میں ہی نازک کرمی آ

قاصد تو سبھی قتل ہوئی تیغ ستم سی

کیون منکر ہی عشاق کی تھک کوئی م

کل تک تو لرزتی تھی فلک غم فسی ہو

پھلی تو بہت شہرہ آفاق تھی ہم بھی

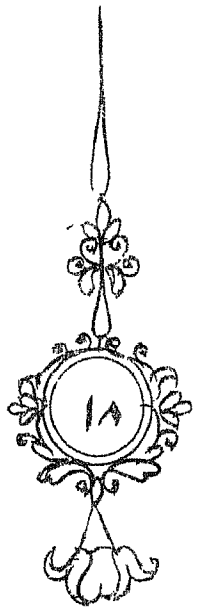
وہ آتی ہیں قسمت سی مری بھر عبادت

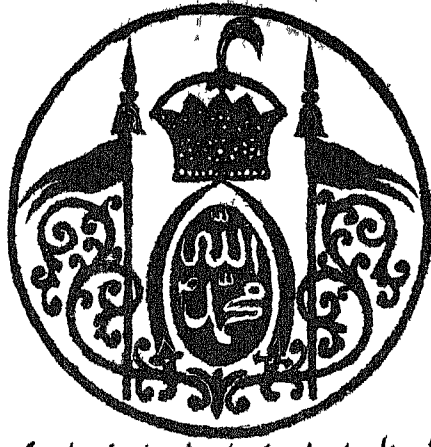
دنیا میں نہ سبھی تھی مگر بعد فنا کی

نواب نسون پڑھتی ہو کیا خیر ہی

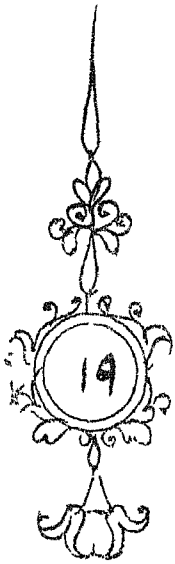
دیوانہ بہت آتا ہی کوئی رشک مئی آ

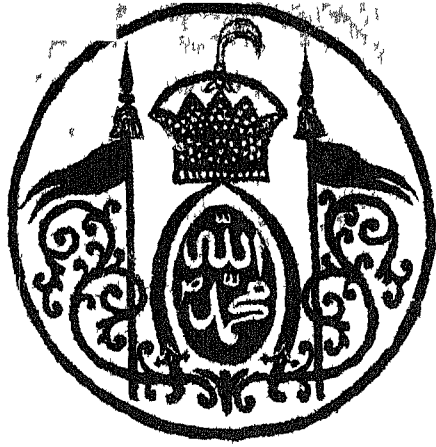
رفیق بامی فارسی





<p>پھر بھی کیوں کہتی ہیں اس تیرے پاس</p>	<p>۱۰ اسی ہیں جب منفعل ہو کر کسی ہمسری</p>
<p>خود ہی گھس کر نکال جاتی ہیں انہی سے</p>	<p>جذبِ دل ہوتا تو لانا میری ہی گھر کی گھ</p>
<p>ہاتھ اوٹھائی بیٹی ہیں ان گھر میں</p>	<p>ہیں نہیں تو میری ہمسری کیڑوں خود</p>
<p>بہم کہیں گی حال اپنا واہِ محشر سے</p>	<p>کون کروں پراوٹھائی با اِس سانک</p>
<p>ایک دم کی واسطی نکلیں تو اپنی گھر سے</p>	<p>نفسِ درواری پر آئی ہے کسی کی سیر</p>
<p>دور ہی ٹھہریں دمِ حشر میری لبتی سے</p>	<p>اُوٹ رہی ہیں شمشلی حشر توئی بار بار</p>
<p>پوچھتی یہ بھی ہمساری شوئی حشر سے</p>	<p>اپنی قسمت کو بتائیں کیا کہ ہی کیسی</p>
<p>شیخ ہی گھس کر گئی بس ایک ہی عری</p>	<p>ہمتو بھی تھی سین کی میکیدین خرمی</p>
<p>گر نھیں جواب سی کوئی علاقہ ہی پھر</p>	





پوچھتی پھرتی ہین او سکا نام کہیوں کہرتی

رویف تائی قوشٹ

غیر پھرتی ہین عبث روزتری گمان بہت ۱۸ ہم تو خود چاہ کی تجکو ہین شیمان بہت

سو نگہ کر داغ کی پودل کو برکتی ہو ایسی ہی دلین بھری ہوتی ہین گمان بہت

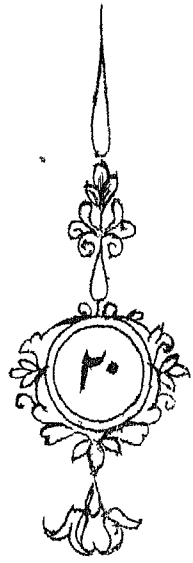
ہای کیوں عدہ لیا تھا کہ ہر اکٹھن دیکر محک کو وہ ہوتی ہین شیمان بہت

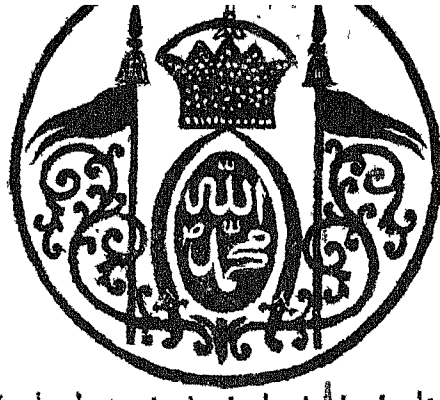
جامہ بت ہین نہ تو ما جو کبیر کا جلو کا فراس طرح نہ جو ہانی مسلمان بہت

مازہی اونکو عبث کبیر ہی ہوتی نہ جو انسی بھی بڑہ کی ہین دنیا ہین شیمان بہت

اب یہ سمجھی کہ نہیں اس کی کوئی شہوا پھلی ہم جہانتی تھی عشق کو آسان بہت

ہمسی انا تو زمانی ہین نہیں ہین ہم تیری ہی سامنی ہن جاتی ہین گمان بہت





یاد رہننا شب غم کی بھی صحبت

جب نظر آئیں کہی وصل کی سامان بہت

رویف جیسے عربی

موت سی محبتی تھی لڑائی آج ۱۹ تجھسی کیون ہو گئی صفائی آج

می وینا ہی جام و ساتی ہی کیون نہو پیری نگہ خانی آج

کل وہی پھر کہ ورتین ہونگی کیا ہو اگر ہونی صفائی آج

جلد آجا اجل کہ غیب و سی ٹھہری ہی قسمت آلائی آج

کل بسر ہو گئی تھی عمر کہ باہی پھر ہی شب جدائی آج

آئینہ دیکھتی ہی لوٹ گئی دیکھتی شان کبرائی آج





غیر کرتا ہی ہنسائی آج

زنگ لائی برہنہ پائی آج

شکوہ کرتی ہی نارسائی آج

مسکی دہر تھی جہبائی آج

ہی جو نہ نظر رہائی آج

بخت بد پر مری بختیہ

پاؤن میں سیر مٹی میں  
مہندی

کچھ انرا گمیا ہی ہوں میں

سٹ گیا کیوں مرا حطیہ

نکر وشت کی کھی کو کھیہ کرلو

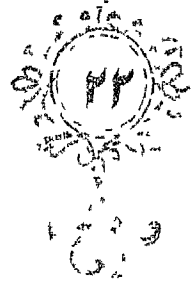
وہ بھی سے طالب دعا لیا

کام آئی ہے پارسائی آج

رولیف جا

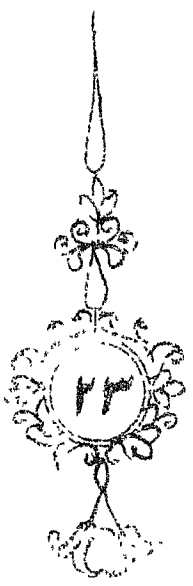
تغزیر و نیسی ہوں وہ معذور کرم

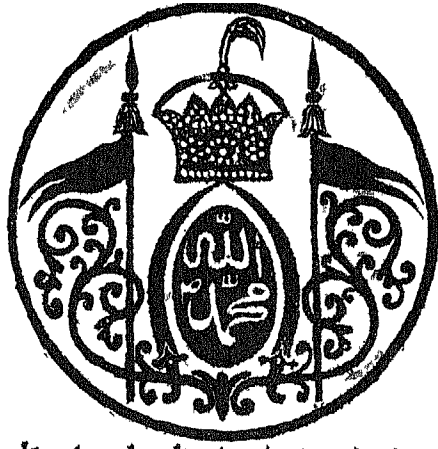
دل ہی بھلا میں قتل کی دشواری کرم



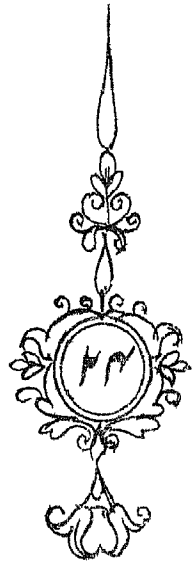


<p>وچھین چھپ کر آتی ہی شب و کجور کس طرح</p>	<p>زلفین ہٹا دو چہرہ پر نوری فرا</p>
<p>بھرنی پر آئین چھپ مری ناسور کس طرح</p>	<p>مہلت تڑپنی ہی چھین ملتی ہی ایک دم</p>
<p>یارب شب و سداق ہو کا فور کس طرح</p>	<p>پیدا ہی جب کیا چھین روز صبا کو</p>
<p>جنت میں چھپ کر ملی گی جہلا نور کس طرح</p>	<p>جب سب مدعا نہ الا ایک بت بھان</p>
<p>آئین پھراو سکور و نیکی دشور کس طرح</p>	<p>ہمنی ہی ایک دم چی فرست نہو کبھی</p>
<p>مجاشر انجوار ہی باقی جہان میں</p>	
<p>نواب باب توبہ ہو کس طرح</p>	
<p>رویف ال مہملہ</p>	
<p>کہ قدسیہ نیکی لبون پر ہی ہر کون ہی</p>	<p>گنتی ہی عشش برین تاک مری فناو</p>





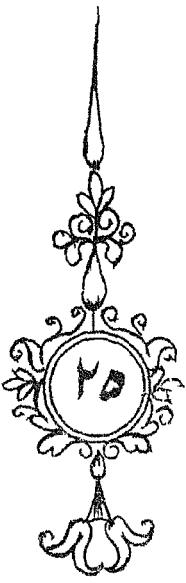
وگر نہ کرتی ہیں وقت کی شب بھی فریاد	مراہی ضبط ہی جو منہ سی اُف نہیں کرتا
جو نکلی منہ سی مری ناگمان کہی فریاد	ترپ ہی جاوگی بس تھام کر کچھی کو
سنی ہی تنہی مقدر قریب کی فریاد	مری نقان میں کہاں یہ اثر جو پڑاؤ
کری گی گر مری قسمت سی کچھ بھی فریاد	اثر تک آہ عدو کو بے لویں پہنچا
جو ر و ز شہر مجھی یاد کچھ رہی فریاد	سناؤ نکھایں جنہ اکو بھی کھسرت سی
کہہ ہی میں سی تا آسمان تری فریاد	خدا کی واسطی خاموش اہو ہویا
وگر نہ کرتی ہم اللہ سی بھی فریاد	ازل میں ہو گئی بخود کسی کی جلو سی
کہ پیش حق بھی کہو بس سنی سنی فریاد	یہاں جو چاہو وہ کس لہر میں جاؤں
جو دور سی کہی او سنی سنی مری فریاد	بتائی غمبیر کی آواز ہمیشہ نون



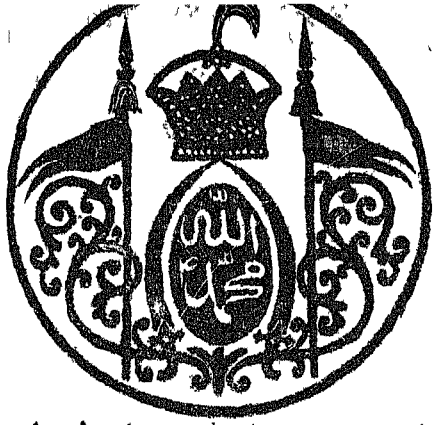


یہ روز وصل تو اسکی لبی نخصین پوچھا  
شب و نراق میں کمبخت کیون کی فرمایا

مدت میں جو بھول کر گیا بھولی ہو جو سب کچھ اسگری تم	۲۲ لی لی مری دل سے تنہی کیا اتنی ہی نہی کو سے ادایا
ہنگام وصال صد جہنم کست اگر ایک بھی تہا	اتنا ہی او سگری خدایا
اس میں بھی کمی ہو تو تو سم مدت میں تو اتنی ہی جہنم	کیا حسابی انجیا ہی کیا
شرماتی ہیں دیکھ کر وہ تھوری ہی دنوں کی طبل	اتنی گی بہت مری و فرمایا







آنا بھی نہ بہوں کہ ہمکو آجای کوئی ترے سوا یاد

میری بھی ہی ذہن میں وہ لو آ

ہی پسرخ کن کو جو بلا یاد

ردیف رای مہملہ

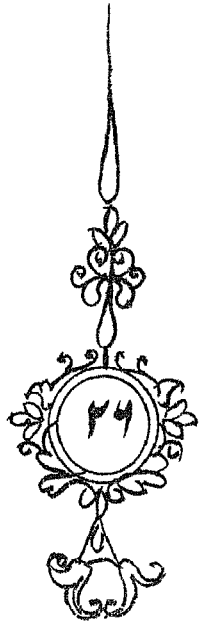
جب دکو ہوتی ہی نظر اوی سکیصال ۲۳ ہنستا ہوں آپ اپنی خیال محال

برومی یار نہیں کسیوی شگام دو ٹکڑی ہیں حساب کی گویاں

آنا نہیں جواب تو پھر اس ہی فائدہ دیتی ہو گا لیان مجھوین سوال

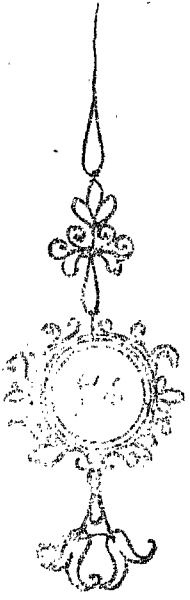
نوک قرہ نہ چپے کہ بعد ایک عمر کی امی ہیں جسم دل کی ذرا اندال پہ

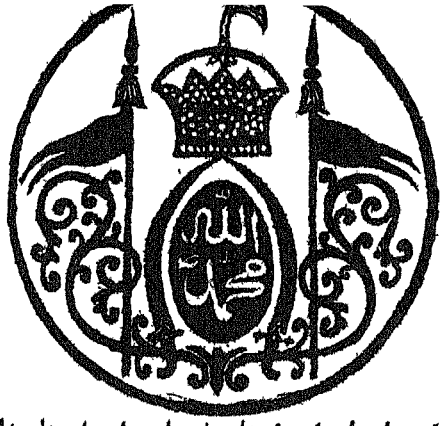
شرمندگی ہی غمیری مٹی کی واہ قربان لاکھ جان سی اس انفعال پہ



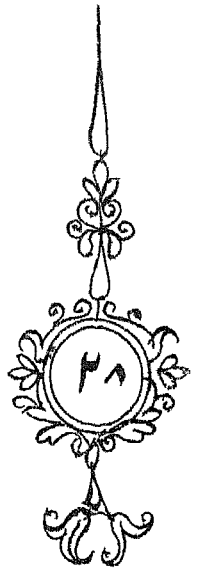


<p>زاد تہجی ظنہ ہی حرام و حلال پر الزام رکھدین یہ بھی اویسیت کی <sup>حال</sup> رحم امی کاشش اونکو مری <sup>انفعال</sup> پر عالم کو اوسنی قتل کیا احتمال پر</p>	<p>کیا جانی کیف می بین کسی دہنی ہنم مخسر ہوا تو آہ سے بدنام کون ہو وصلت وہاں ہی غیر سی شری <sup>گیا</sup> عاشق تو اوسکی ہستم بھی کسی <sup>تھکا</sup></p>
<p>نواب اب اس آہ دما و مری فنا دل دیتی وقت کیون بظنہ کی <sup>تاک</sup></p>	<p>۲۲ امی خدا کیا میں کروں نخبت کی <sup>لیکھ</sup> لطفستی اوسی بدست سے پوچی <sup>کوئی</sup> صدقی کیونکر نہوں سو جان سی <sup>ارنی</sup></p>
<p>مجھ کو دیدی مری دشمن سی مقدر <sup>کی</sup> جسنی می پی ہو تری ہاتھ سی ساغر <sup>کی</sup> امی ہن نازی وہ قتل کو خجر <sup>کی</sup></p>	





سیر ہی ایسی میں آجای وہ ساغر لیکر	بادہ نوشی سی ہی انکار بہت زراہد کو
چشم فستان فی تری فتنہ مجھ لیکر	مجھ کو کیا خوف قیامت کے سدا والا ہے
ایسی دکھ تو وہ خوش ہو گئی تم لیکر	حسرتیں جسمیں ہیں آفت کی ہلاکتی لانا
آپ آیا ہوں تری سامنی محض لیکر	ہامی رمی شوق شہادت کے گواہی مئی
مردوزن دوری چلی آتی ہیں پھر لیکر	کھسکی وحشت کی تری چپی میں ہی <sup>کہ آج</sup> <sup>دہوم</sup>
آپ اب آئی ہیں کیوں نازی خیر لیکر	قتل پھلی ہی کیا شوق شہادت نے <sup>بھی</sup>

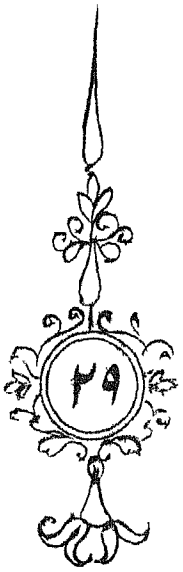


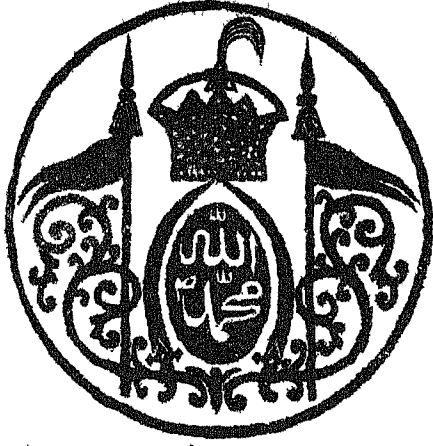
کل تو مایوس پھری تھی مئی <sup>ب</sup> <sup>ب</sup>  
 آج پھر آتی ہیں شک و دوں کی <sup>لیک</sup> <sup>لیک</sup>

دی نزاکت فی الہی انھیں <sup>۲۵</sup> <sup>۲۵</sup> <sup>۲۵</sup>	مجلو حیرت ہی مئی وصل کی صورت <sup>۲۵</sup> <sup>۲۵</sup> <sup>۲۵</sup>
--	--



پر تبا و تو چہی گی مری تربت کیون	خون چہینا تو ہی آسان نہیں کچھ بھل
ہو سکی تجھی یہ جرات شب فرقت کیون	بی بلائی کوئی آتا ہی کیسی گھریں
مانع وصل نہواو سکونزاکت کیون	جسکو آنکوش تصویرین بھی آتا ہو
لب تکا ہی گی بھلاو سی شکاریت کیون	ضعف سی بھرین ہی سانس بھی لینا <sup>دشوا</sup>
دیجھون پھرتی ہی دنیا میں قیامت کیون	تم چلو تو سی اہیلیون سی چار قدم
شب فرقت میں آنگی مصیبت کیون	وصل کا دن نہیں جو عیش میں کت <sup>نیگا</sup>
ایسی جسم سی لگو ہوئی الفت کیون	ظالمون سی تو حذر کرتی ہی خلقتیات
مرتی دم کرتی ہیں اندر وصیت کیون	پچکیان آنسی دم کو نہیں فرصت اکیم
رات دن دیکھتی ہیں غیروہ صوت کیون	ہمتواک جلاوہ خساری بہوی





دل نہ ہنستا تری کیسویں ممکن ہی تہا	میری پھل پھل ہنستی یہ آفت کیونکر
------------------------------------	----------------------------------

بھر کا دن تو کٹانج و المین جون	اب بس ہوتی ہی دکھین شب فرقت کیونکر
--------------------------------	------------------------------------

وہ تو کہتی ہیں کہ عاشق ہی نہیں ہوا  
اب یہ نہ ماو کیرن انسی کایت کیونکر

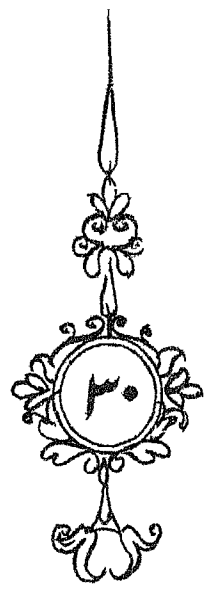
رکما ہی وصل اوسنی جو یوم النشور پہ	۲۶ کیونکر فدا ہوں دسی نہ آواز پور
------------------------------------	-----------------------------------

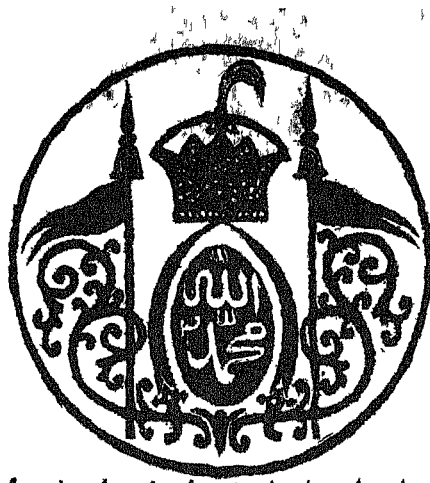
امی آجواو سکی کیسویں شکین کی سانی	بجلی گرمی غضب کی وہین کوہ طور پہ
-----------------------------------	----------------------------------

جب سی اوٹھائی لئی ہین تفریق مرنی	کیا یا ہین نازشین مجھی اپنی قصور پہ
----------------------------------	-------------------------------------

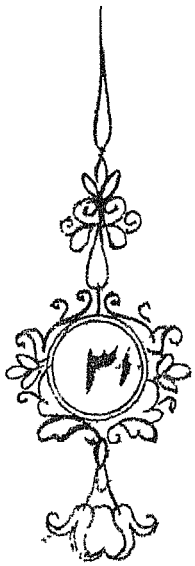
مخضر بنی ہی خط مری قاصد کی ترقا	افسان ہی ساری خون کی بین السطوح
---------------------------------	---------------------------------

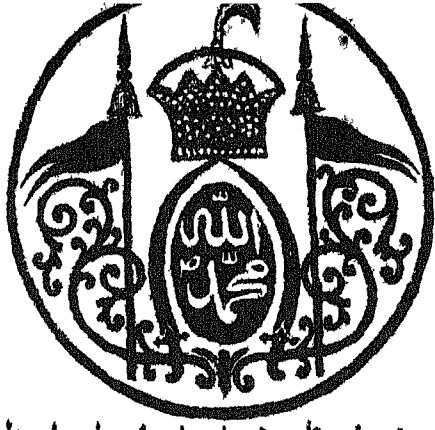
میکش ہوں اعطویہ نہوگا کہ شکر تک	میٹھا رہوں اسپد شراب طور پہ
---------------------------------	-----------------------------



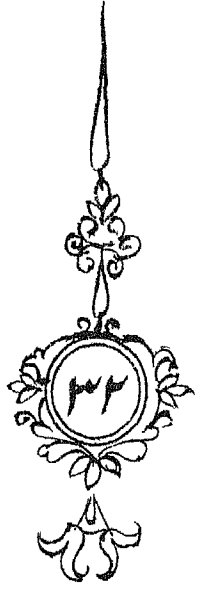


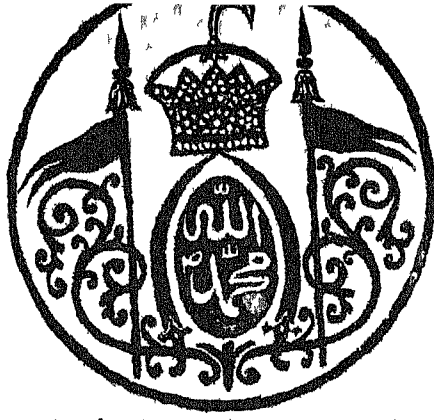
<p>انزاتی تھی وصال میں کیا کیا سرو عنا بھی ہو تو کاٹین گی او کی ضرور ہو ناز جس کو اپنی دلِ ناصبور</p>	<p>دم بھر کی رنجِ بھری غبار سے لکھتا ہی نامہ غیب کہ تو تو کیا گم خود داریوں کی لذتیں کیا جانی وہ</p>	
	<p>نواب جن کی زسیت تھی روزی نما یعنی سنا کہ مرتی ہیں وہ ایک حور</p>	
	<p>ردیف زامی محجب</p>	
<p>گشتی ہو دلیں عبث سیری خطائیں ہجر میں جستی اٹھائی ہیں جانی ہر بیشمار آئین زمانی میں بلائیں ہر</p>	<p>ملتی ہیں مجھ کو تونی جرم سرین روز انہی ہی لطف شبِ وصل ہوں تو ہوں بی حساب ان کی ادائیں ہیں تو امی</p>	



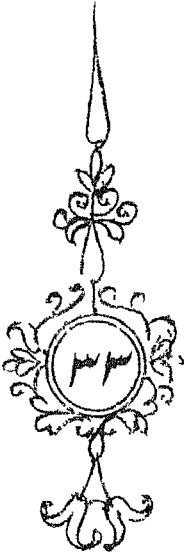


<p>اور اداؤن کی فری غیر اور این روز جسنی لی ہون کی چھری کی بلائین روز چاہتا ہوں کہ وہ خود مجھ کو بلائین روز</p>	<p>لائی جو بھی مستونہون اللہ جیفاوسی تہ سی سرپیون فرقتین جو فرشتی کی بھی آئی گوارا نین</p>	
	<p>تیری کوچی بین خاجانی ہی غاب غیر سنتی بین پرویان شیون کی صدائین</p>	
	<p>ردیف سین مہلہ</p>	
<p>یاس رہتی ہو ہمیشہ جسکی گھر کی آپس سیکڑون ناسورہین میری جگر کی آپس پھر رہا ہوں مدتوسی نابہ کی آپس</p>	<p>۲۸</p>	<p>شکل امی آئی کیونخراوسکی در کی آپس ایک نم دل ہی روتا ہی تو ای چارہ اتنا میں کہ صدی ایسی ہو بائین می</p>

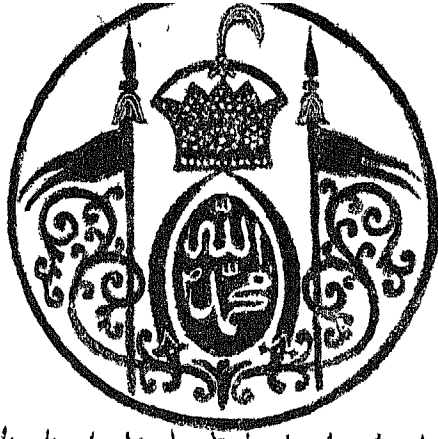




ایک بھی جاتی تھی اس تک نہ کھلی کوئی کا	سب عاتین پھرتی تھی ہین کی آس پاس
گر کج بجای گی سیری تو کجیا ہو جاگا	سیکڑوں مرقد ہین تیری گنڈر کی آس پاس
شوق لیجاتا ہی اس مغل ہین جھکو او	ہوتی ہین جسم رقیب اس فتنہ گری کی آس پاس
<p>ہول کر لیجای ای اب شاید اسکی گھر</p> <p>رہتی ہین اس آس پر ہم راہبر کی آس پاس</p>	
<h2>روپنا</h2>	
ٹوکرین کھاتی ہین درپر جسکی ساٹل ہر	۲۹ ڈھونڈتا پھرتا ہی کون او سکوم اول طرف
ساری نیاسی ثابت ہی الھی کرو	بسمل تیغ جہا ہین اور ساٹل ہر طرف
خط مرادینا اوسی قاتل کو تو امی نا	جسکی درپر لوتی پھرتی ہین بسمل ہر طرف





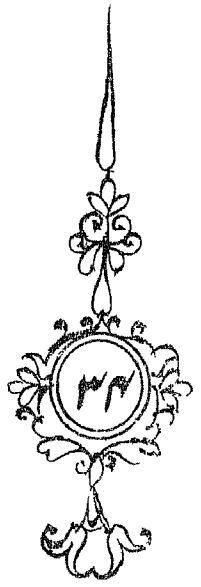


کاش ہوتا کبھی میں بھی قاتل ہر طرف	بسلا نہ ہم تڑپ کر سجدی کرتی چار سو
کسیلی تو دوڑتا پھرتا غافل ہر طرف	یاد او کی تیری دین ہی تو ہی گویا ہے
ہوں سینا جہاں تیری مقابل ہر طرف	حرف ہی شک عد پر جا کر تو گری

یو الوس نواب سا دنیا میں دیکھا میں  
چاہتا ہی جو چین عرونی محفل ہر طرف

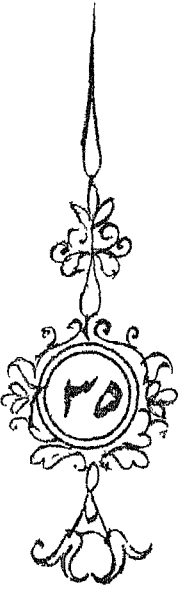
### رویف قاف

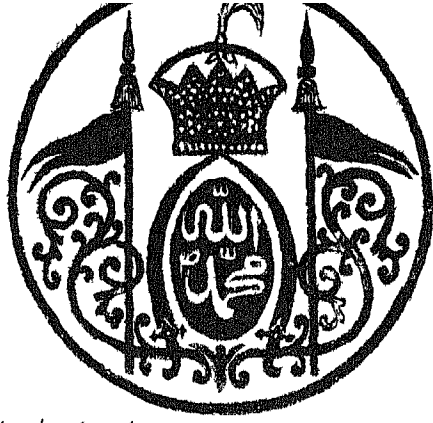
سچ تو دل میں جہاں پیسیر عا <sup>شق</sup>	کیون نہور شک جو پتی ہی اکثر عا <sup>شق</sup>
تم سلامت رہو اب ہو گئی گھر گھر عا <sup>شق</sup>	پہلی عقا تھی یہ عشوق و فاد ایرح
ہنسکی کہنی لگی پھر کیوں ہی پیر عا <sup>شق</sup>	رو کی جب ہم ہی کھی اپنی مصیبت او



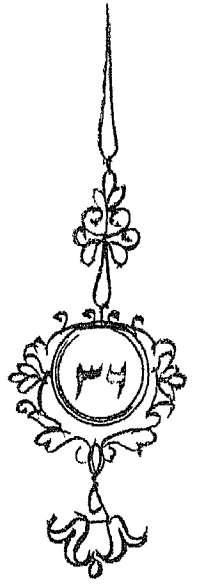


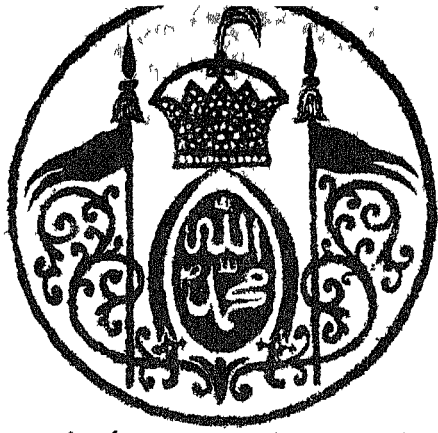
<p>ہاں لیجا نہیں کسان اپنی مندر عشق          قدرتِ حق ہی کہ ہو جاتی ہیں نیر عا<sup>شوق</sup>          اور جو چاہی انھیں دین شہی ملی پر عا<sup>شوق</sup>          تم یہ کیا جانو کہ ہو جاتی ہیں نیر عا<sup>شوق</sup>          اور تو کہ نہ بنا گھومی اور پر عا<sup>شوق</sup></p>	<p>یہ بد لہنی کی نصیحتیں چہ جو بد کی کوئی          قتل کر نہیں کئی تہ تو نصیحتیں کر تہی ہو          کوئی معشوق تھیں عشق کی قابل ہے          دلبری کی بھی تو شہی ہو تھیں معلوم نہ          رنج دینی کی لپی مری مری اعدا</p>	
	<p>اکی اسب پائی ہمیں تو پھر نواب          مر بھی جائیگی تو ہوگی نہ کسی پر عا<sup>شوق</sup></p>	
	<p>رہ دلف کاف عہدی</p>	
<p>بہلا آئی وہ کہنو گھر گہری اپنی مری تہ</p>	<p>۳۱          تہ آگت حج استخوان غوفی کی تلک</p>	





جو پہنچی خون کا قطرہ کوئی قاتل کی دستان	دم سہل نشاط سب سمجھوں ان نرس پنی کو
تاسف کر رہی تھی حال پر جب یہی دستان	نہ آیا رحم اوس دم بھی کسی کا ورتنگ کو
کبھی ای قی سوزان تو ہی آسیر میں	تعاقل سی کسی کی آرزو بی خاک ہونی کی
نہ جسکی جسم نازک میں چہی نوک سون	ہدف تیر بلا کا ہو وہی انصاف کنگلام
کھین دیوار میں باقی نہر کما جنسی روز	گھلا رکھی وہ شوخ بد گمان کس طرح دروا
<p>میرض جبرائیل کیونکر تجا جو ہم سمجھیں</p> <p>نہیں آتی تری کسی کہی آرزو</p>	
<p>روایت لاهم</p>	
مصیبت کی لپی ہوڈ ہون نیادل	جو تھا پھلو میں وہ تو ہیں پو





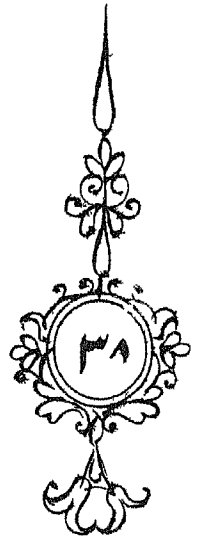
<p>         غضب ہو گا جو چھلوں با دل          ازل میں جب بنا یا تھا مول          نہویا رب کسی پر سبت لا دل          محل کر آپ مانگین تو ذرا دل          مجھی سی چسین لیا پھر مول          رہا سینہ میں گربد فدا دل          جو مانگوں پیش حق روز خزا دل       </p>	<p>         اسی تم اپنی زلفون میں چہپالو          بہت ہی ناز صانع فی کیا تھا          زمانی کی بلا میں آئین لیکن          ابھی ہم ڈھونڈہ لائیں گے کس          مجھی کو منع کرنا بید لی سی          عدم میں کیا قیامت ہو گی یا          مگر جاؤ و حسان بھی تو میں جان       </p>
<p>         یہ کون آیا میری ماتم میں لو          کہ تھا می بیٹھی ہیں اہل غزا دل       </p>	

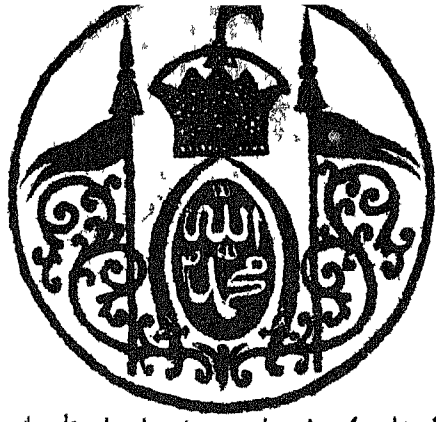




## رویف مسیم

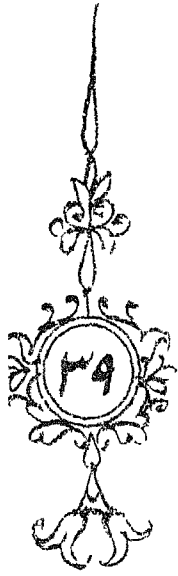
شبِ وصال جو بس میں جاؤں	تمہیں سی پوچھتی ہیں کیا کرتاؤں
و فوراً بس سی مہر کوئی دل نہیں	اسی سی حال مراد بلین جا جاؤں
شبِ سداق میں کہو نہ کہہ پی مانا	یہ وصل غم نہیں ہی جی ہیاؤں
ذرا سی آہ سی جسکی فلک لرزتاؤں	غضب ہو کر اسی اچھی طرح رلاؤں
ترپ کی جان ابھی دیا ہوں کسی سے	برای قتل ذرا ماتہ تو اوٹھاؤں
ثبوت عشق تو ہو جسای گاہی مجھ کو	بلاسی غم سہری کی واسطی ستاؤں
فلک کو وصلہ باقی رہی نہ چا لوں	خرام ناز سی مہری بھان جاؤں
وصالِ غم سہری انکار میں نہ مانا	بگڑی کیسی ہی فستری اگر بناؤں

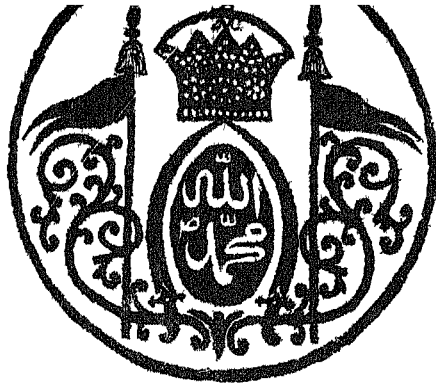




نواب  
نصین ہی بس بین ہاوسیر نہجوت ہی  
ستم ہی اوجاوسی اپنی بس میں لاؤ تم

خوف کرتی ہیں عبت عشق کی اظہار ہی	یہ بھی ہوگا کہ خسل ہونگی کہہ اغیار ہی
شکوہی کر نیکی لی ہی این اغیار ہی	بیجو اسی ہی کچھ اسد بہ کہ صبح چہ
دل لگالین شب غم میں آنی رسی	جس ہی تم خوش ہو تباہ کہ تسلی ہی
پوچھتی پھرتی ہیں ایک گنگار ہی	کون سا ہی وہ گنہ قتل ہی جسکی تعزیر
خیراب جا کی طین گئی ہستیار ہی	تسو نادان ہو گیا جانو تم ہی تجا
دکو بھلاتی ہیں غم میں انھیں چار ہی	نالہ و گریہ و نہر یاد و حکایات وصال
بوسہ دید و تو ابھی بستی ہیں کسار ہی	نام اعدا یہ نصین ہی کہ جسکی کوئی نہ

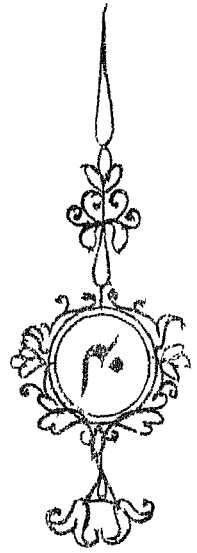


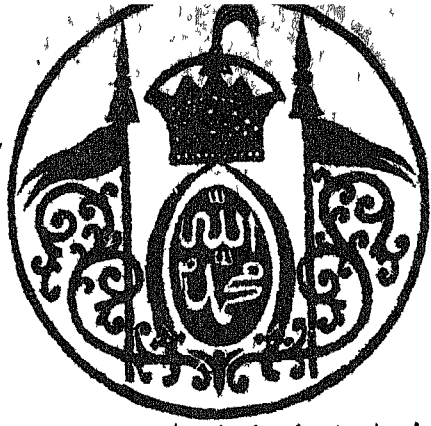


نئی آزار ہیں جسے خطہ تجھی ای لو اس  
باز آئی تری جسے وقت کی تہا

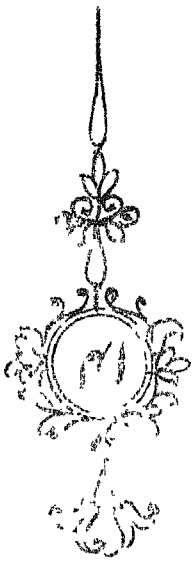
### رویت نون

کوتھی ہو کچھ نھین ن میں لبری کی فون	۲۵	دیکھو تو کتستی دل میں گیسو کی شکرین
بوی وہ ہمینی بہینی پوت ک تمہای		خوشبو نہوگی ایسی ہرگز نہی ہین
کوئی گواہ سب ر محشر میں گونھیں ہی		کچھ خون کی تو بوی یارب می کھین
حال تپ جاتی معلوم کچھ نھین پر		اک آگ سی لگی ہی ہرقت تن بدن
دل دینی کو وہ سیکری ای میں کیا		یوسف سی ڈوونی لاکھون بی چر فون
غربت میں کھا پکانا او کی مصیبتو		جستی نہ چین پایا دم جسے ہین

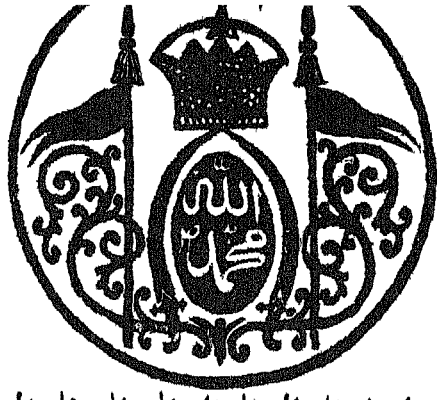




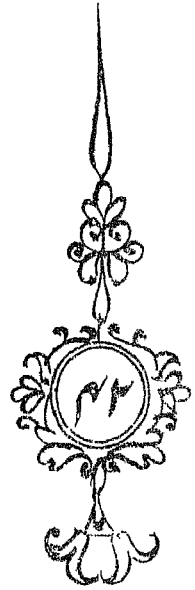
<p>چالاک ہو گئی ہیں ہم بھی ہر اکٹین جتک ہمیں کی باقی کچھ تار پیرین تنگی ہماری دلی آتی ترمی دہن</p>	<p>انکارِ صلِ دشمن اب کچھ سمجھ کی کرنا وحشت بھی ہریگی عالم بھی ہریگا غم کی مصیبتوں سے تنگ ہو کر</p>
<p>نواب پیش عدالت ہوئی ہی کیا جانا ہی بی حمیت تھو تو اس میں</p>	
<p>آج ہم بھی کچھ برای امتحان کہنی کو فرقتِ جانان میں جکرا لانا کہنی ساری نیامیں یہ جو آسمان کہنی کو سب ہماری ہو لگتے ہیں ہر اوزار</p>	<p>غیر تو مدت سے عشاق تبان کہنی کو ای فلک ہشیار ہو جا تو کہ تباہی ہم اور یہی کانسہ ہی کوئی جو ستا ہی آئی وہ اس ناری سیر خانی کہنی</p>





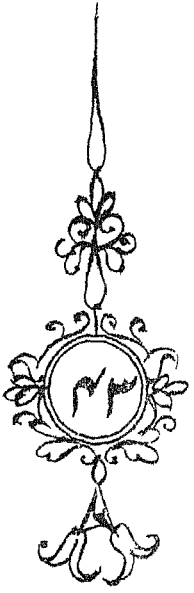


<p>کوہن حال میرا ونسی میری راز دان کنی کوہن</p>	<p>دور کہ محفل سی او کی غیر کو یار کہ آج</p>
<p>کوہن سچ تو یہ ہی نالہ آتش فشان کہنی کوہن</p>	<p>خانہ اغیار کو پہنکانہ جو ٹون اکیڈ</p>
<p>کوہن ہین ہان سنی محافظا سپان کہنی کوہن</p>	<p>روز رہتی ہین وہ آنوش تصویب</p>
<p>کوہن کیسہ دو باتین کہ وہ تو داستان کہنی کوہن</p>	<p>جبہا دو باتین عاشق کی بھی لو کہیا</p>
<p>بات بھی نکلی نہ او سکی روبرو شکوہ تو حضرت نواب بھی جنب بیان کہنی</p>	
<p>نہن تو اوسی کو چاہتا ہی جوسی قابل نہن</p>	<p>دیکھ کر تجکو عذکارنگ تک زائل نہن</p>
<p>نہن مجس غم ہی صیاح عیش کی محفل نہن</p>	<p>کہتی ہو تیری سزا میں کوئی بھی نال نہن</p>
<p>نہن مزنو یون کو وصال و بھر چہ نہن</p>	<p>جان ہی مٹی تڑپ کر ابتدا ہی عشق نہن</p>



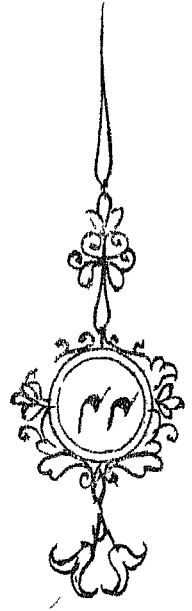


<p>اب ہی تنہا آس مایں اسکی کو بی بھین</p>	<p>مرتی دم تک بھی نہ چھوڑا میں جس کو بھائی</p>
<p>کھتی ہیں کس ناز سی بھلاؤ میں کی</p>	<p>جب یہ کہتا ہوں کہ دل قربان اس لئے</p>
<p>مثل دشمن چشم و ابرو پر بری نال</p>	<p>اور ہی انداز تو مجھ کو دکھایا کر کہ</p>
<p>جان دل تک صحتی کر نواب بیگ</p>	
<p>کو چہ جانان ہی یہ کچھ بھی کی منزل</p>	
<p>تمہاری چاہنی والی کس کس کی ہیں</p>	<p>نہ خوفِ مرگ نہ فکریاں کرتی ہیں</p>
<p>اوسی سی روز تھی ایک چال کی ہیں</p>	<p>جسی ادا ونسی وہ پیال کی ہیں</p>
<p>تمہیں بتاؤ تمہیں سوال کی ہیں</p>	<p>ملی جواب بھی جس کا سوال آیا</p>
<p>جو اونسی رو کی سوال وصال کرتی ہیں</p>	<p>عجب ادا سی وہ منہ پہیر پیتی ہیں</p>



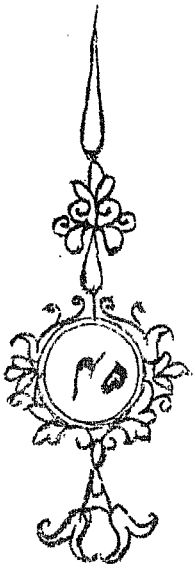


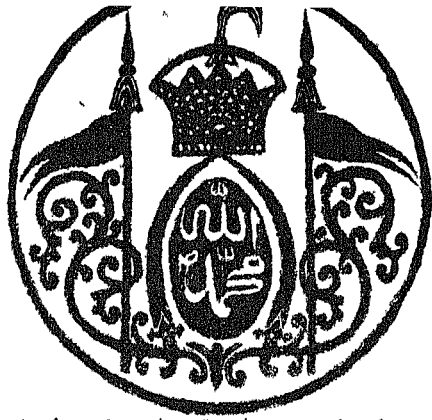
<p>فرشتی کو رہیں ناسخ سوال کرتی ہیں عبث قریب نوسی ہم بھی لگتی ہیں تمہیں پر اب تو فقط احتمال کرتی ہیں ہماری نمبریں بھی قسمل و قال کرتی ہیں</p>	<p>دکھاؤ نکانہ کہہ ہی شک سی تری نصیو وہ راہ و رسم بڑھانگی اور بھی ستم فلک کی بھی طینت میں ہیں لیکن وہا نہیں ہوتی ہیں غیب کی جو صہنی کی</p>
<p>رقیب کی بھی وہیں فکر ہوتی ہی لو جو ہول کر بھی ہم نے کھانیاں کرتی ہیں</p>	
<p>کیونکہ غمِ فراق کی وہ لوگ جو کہیں کتنک شبِ صال کی ہم آرزو کریں دل ہی نہ ہو جس میں تو یہ یا تمنا کرتے ہیں</p>	<p>انغوش جو رہیں جو رہی جستجو کریں انصاف کی جگہ ہی ڈاسو ج تو تیریں سو پہن حال سنا دیتی ہی</p>





گر کوئی رنگ ہو تو اسی سست سوئیں	کو ترکی پانی سی بھی مٹین گی نہ دل
وہ رشکِ فتنہ خیز کہ جسکو عدو	گو ہوں بشر مگر نہ کہی دل میں لانا
جب چارہ ساز جیب کو یارب پوچھیں	سب رنگھی بدن کی بینین خیر جو
اشکوئی ہی اسپ کہ وہ آبرو کریں	ناکامیوں سی گوہوی سوای خلق
پھر سیلی وصال کی ہم آرزو کریں	لذت ہی کونسی جو تری جسمین
کچھ چاک جیب تو نہیں جسکو زور کریں	دل پٹ گیا ہی چارہ گرا سکی دوا
ہوش اب کسان کہ خوش جام پوچھیں	ساقی تری ادایہ فی بدست کھیا
<b>نواب ہامی تیری قصوت الہی</b>	
<b>کس منہ سی اوس ملاکی تجھی روبر کریں</b>	





ہو بیوفا کوئی تو اویسے بیوفا کہوں ۴۰  
تمتو وفا شعار ہو میں تکو کجا کہوں

بیا ظلم ہے کہ ذکرِ وفایِ قریب  
امیدِ محبسی کہتے ہو میں بھی بجا کہوں

تشیہ دی جوزلف کو تو دوداہ سے  
پھر کس طرح میں اوسکو بھلا سانا کہوں

جب جانوں اپنی کشفِ دلی کو کہ  
جو دل میں کہتے ہو وہی نہیں ملا کہوں

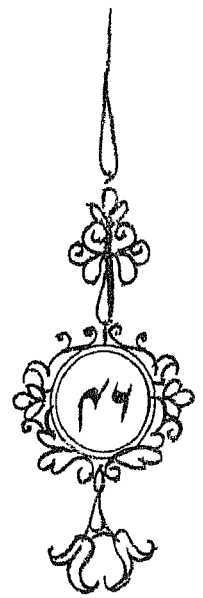
یہ حوصلہ کہان کہ شکایت ہو  
اپنا ہی کاش اوسنی بھی مدعا کہوں

کہتی ہیں کہ سوائی مصیبتِ جلد میں ہو  
کہنا تو بس بھی ہی مجھی اور کیا کہوں

ناصر تبون میں بوی وفا کو نہیں لگ  
کیونکر میں تیرے کئی سی اونکو بڑا کہوں

جس دل کو رشکِ غیرنی پال کچھ  
کس منہ سی ہاں اوسکو تیرا تبار کہوں

مخل میں اوسکی مجھ کو یہ لچل خرا کہوں  
بیا جانی سچو پھین میں اسی ق کجا کہوں





خوش ہوں نہ جب بھی بیت کا دروازہ

نواب انجمن رسول ہوں یا خدا کن

## ردیف او

سبارک ہو شہیدانِ فدا کہ جاتا ہے وہ ظالم کر بلا کو

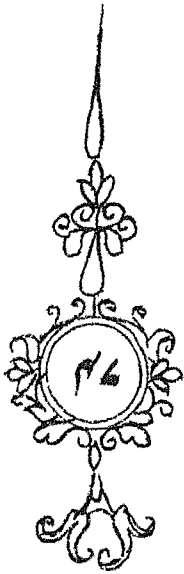
تعاقل کو جب کو یا ادا کو میں رُو و نِ عشق میں کس کس بلا کو

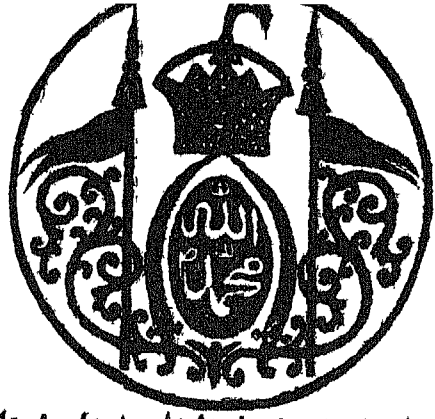
میں تعزیر میں نیتِ پجری کہ سجدی کر رہا ہوں خطا کو

مجھ ہی گھنت گوی نا امید ہی مجھی سی پوچھنا پھر مدعا کو

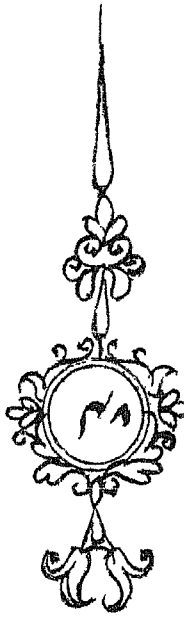
ہجومِ بایں ایسا تھانہ سو رہِ تاشیر آہِ نارسا کو

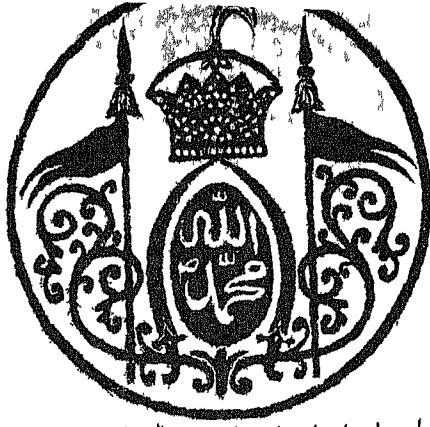
کرین کیونکر شکایت ان ہو کہ اک دن منہ دکھانا ہی خدا کو





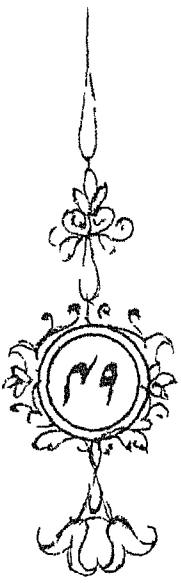
<p>تو تے دیر آئی میں قضا کو          نہ پوچھیں آپ میری دعا کو          شبِ غم فی مری رنجِ بے کور          ترستی ہی رہی ہے حیرت کو          او سیدم کہوں انا بندِ قبا کو          نہ لانا سائے اپنی تم جیا کو          شبِ فرقت میں بائی اپنی دعا کو          جو کہوںی عنہم میں رنجِ دوتا کو</p>	<p>تعاقل تجھسی سیکھی ہی گرنہ          خدا جانی کہوں کیا بخود          عدم میں ایک مدت تک چھپا          تری عشقِ دہن میں جہنم ہوی قتل          گریبانِ قیامت چاک ہو          فرہ کیا گرنہ ہو وصلت میں خلوت          اوٹھاؤن ہاتھ اوسے تو اوٹھاؤن          کہیں بڑھ کر ہی جینی ہی مڑنا</p>
<p>نواب          جنابین ضدسی کین اوس بتانی</p>	



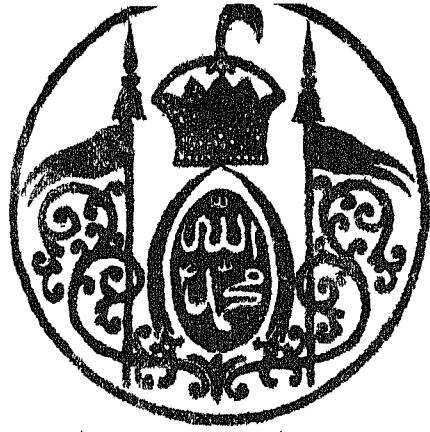


جو آیارسم محبہ پر کچھ چند اکو

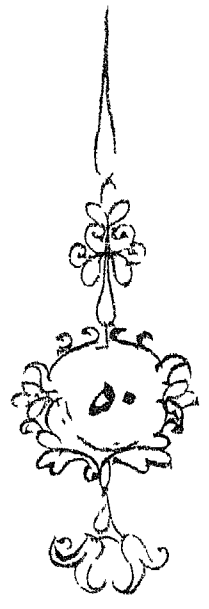
اور بھی آتی ہیں مرنی کی بھائی محبو	۲۲	کیا ہو اگر نہ کیا قتل ادا فی محبو
زین رکھا ہی فقط عمرِ وفائی محبو		بیونانی فی تری ماری ڈالا ہوتا
چین لیسنی ندیا شوقِ سزائی محبو		لطفِ تعزیر تو دیکھو کہ کس دینِ تاشیر
رحم کرنی کی لپی سیری خدائی محبو		شکوہ کرتا ہوں تو کہتی ہیں بنیائیں
اسی اندیشی سی پوچھا ترضائی محبو		میری ہونسی نہ محشر ہو عدمِ برپا
عذر خواہی کی لپی سیری خطائی محبو		قتل کو آتی تھی وہ ہامی عبتِ بھیجا
کیون بنایا پیسدا خدائی محبو		تجکوبیرسم بنایا نہیں اسکا شکوہ
آج دی ہی خیر بادِ صبائی محبو		زلف سلجھاتی ہیں وہ لی خبر اپنی لگی







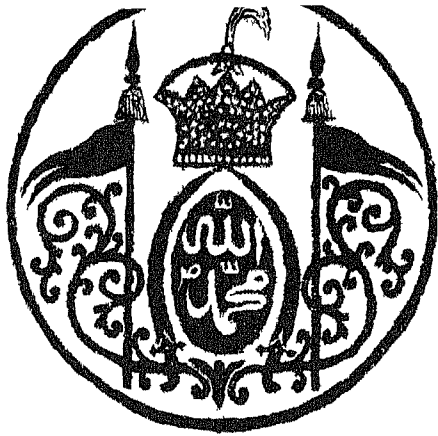
<p>روزِ فرقت کی جنساہی کہ الہی توبہ</p>	<p>دن دکھائی یہ مری مہر و نرغانی محبو</p>
<p>عیش جاویدی کیا خوش ہوں دہائی تکلیف</p>	<p>شبِ فرقت سی سوار و نرغانی محبو</p>
<p>تھی یہ لذت مری ماتم کین تار و زنا</p>	<p>دفن ہوئی ندیا اہل عزتانی محبو</p>
<p>خونِ اغیار سمجھ کر اوی بوسہ بسیا</p>	<p>خوب دھوکا یہ دیازنگِ خانہ محبو</p>
<p>یہی کتہہ بھی ہیں خود او کو خطا اپنی</p>	<p>بی سب وہ نصیب آتی ہیں ستانی محبو</p>
<p>جہل کا دن ہی شبِ بحرِ چین تھی</p>	<p>آج تاکا ہی ہر گرج و بلانی محبو</p>
<p>عیش کرنی کو تو لاکھوں ہیں ای گویا          رنج اوٹھانی کو بنایا ہی خدائی محبو</p>	
<p>شرکیں بھی مئی لوں میں تہا سیر نہو</p>	<p>اسی بڑہ کر کوئی یارب بھی تغیر نہو</p>





<p>دُہی پاس او سکی کہین باری کی تصویر نہو          محویا رب کہین سیر ان خط تقدیر نہو          پر یہ نیکن نچین مجھ سی کوئی نصیر نہو          اور مجھ کو بھی اک حرف بھی تحریر نہو          ب وہ دیکھون کہ جسکی کوئی تہیز نہو</p>	<p>غیر ٹہیا ہی چپا تہ دوسری ہی ہے          کہتی ہیں اوسنی مٹائی ہیں اون نقشی          تند خوئی سی نہ لو کام تو یہ بات ہی ہے          ہامی غیر و نکو تو ہون شوق کی طوائف          روتی روتی جو کہی جسیرین نہ لید جائی</p>
	<p>ایسی ہمیا کو کیو نخر ہو شفا ای کو          شافی حلق سی جسکی کوئی تہیز نہو</p>
<p>پھر جلا سو چو تو کیو نکر دل مرزا تو          دلکی او بھن کر کہی او بھنی کیو ہون</p>	<p>دلکی صلو ت ہر گھری تم غیر کی چھین          تم تو بیا سلکھی فرشتہ نوی بھی سجدی کرن</p>

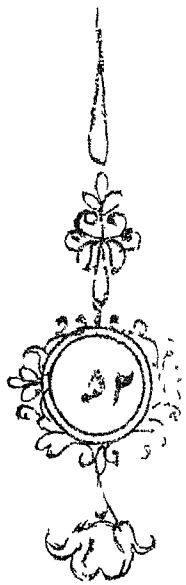


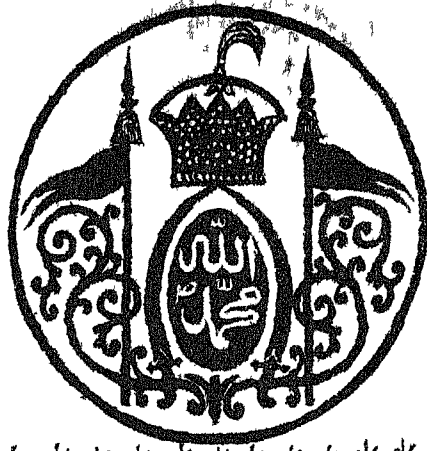


زنگ کچھ لاتی نھیں قاتل مری دکلی پیش	بھقتل عام یہ پیش تری ابروین ہو
اوسے ہم ہو جائیں ہمسی وہ تو یار سیر ہی	تیری قدرت سی اشریب کسی جاوین ہو

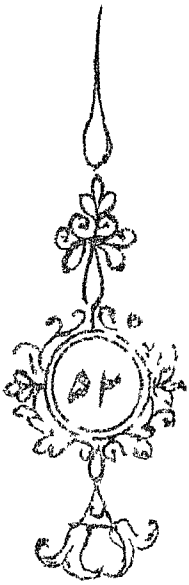
ہای کیسا سرخ و نواب محشرین <sup>طن</sup> او ہو  
خون کی سرخی اگر کچھ بھی مری <sup>سز</sup> آوین ہو

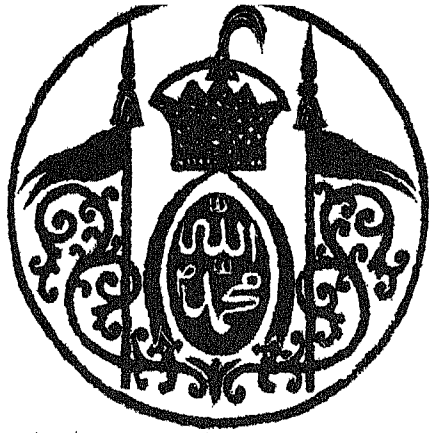
اوسے کوئی پوچی اوسکی ذلت اور خرابی کو	شب وقت رقیب آتی ہوں جی <sup>کوئی</sup> حسرتی
نخرنا سخت جانی مجبوش <sup>پین</sup> مرہ کہہ	جگہ کن لذتوں سی ہی دین جان شامی کو
لگائی چارہ گرٹانکی یہ توئی کیا کیا <sup>ظالم</sup>	متاہی رہی ناسور کی ہرزخم کاری کو
بگر جائی شب <sup>سائنس</sup> صلیت ٹھنڈی	دم آخر مقدر آئی وہ دم شمار کی کو
اسی دل لگی ہی <sup>عظ</sup> سیرین وقت	لگاؤن کس سی گجی چوڑ دون <sup>پاؤن</sup> خوار کی کو





<p>بنی تھین نامی جو کھانڈین لہین شجاری کو          خدکی ماری زہر تری پر سیزی کو          نکالوں کس طرح میں لسی اپنی نظری کو          اجل مدت میں آئی ہر میری گواہی کو</p>	<p>اوتھین ہی تھینا ہون کو ہفتی ہو ہی کو          اوٹھا کر محکو تھینا میسی لایا خاتھا ہون          شہر صلت ہی کو پر فکر وقت تھی ناصح          ادائی سحر تو کر لون اتھی تو مہلت کے</p>
<p>عدو کو دیکھ کر نواب تمنی دم نہین بارا          ہزاروں حربا میں اتھن مری ہاری کو</p>	
<p>بچا ذکر موت کا بھی مری کو کہو نہو          یارب کسی کی دل میں کوئی آرزو نہو          جس سے زبان سی آگی تری گفتگو نہو</p>	<p>گر تھی خوشبسا کی کوئی گفتگو نہو          ہوتی جو غیب میں تو نہ پرتی عدا          احوال جس پر چہ رہا ہی اوی ہی تو</p>



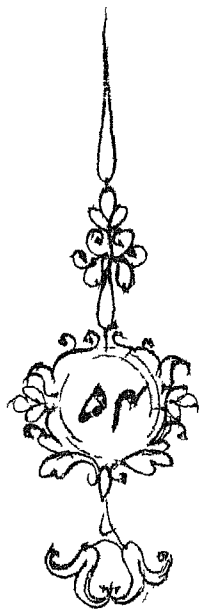


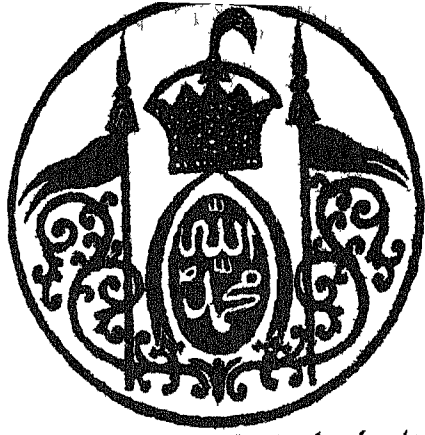
کھلا ہی ہوجو ہوٹ تسلی کیو اہلی	استدار وصل تھی اگر دویدو نہو
فریاد کی آہی ہی سبکو خبر کی د	ہو طفسر یہ بھی سیر کہ محشرین تو نہو
خاموش ہتو نرم میں حیرتی ہیں	دڑھی اونھیں تو ہم خوفِ عدو نہو
ہم و حشونگی تنی میں وہ پتہ کھن ہی	جس سپرہن میں لاکہ جگہ بھی رفو نہو
ہر ذری میں سنرا بلاؤنی کجاہن	سیری ہی خاک دیکھو کسین کو بلو نہو

نواب اوسی سی چاہتی ہو بھجایا

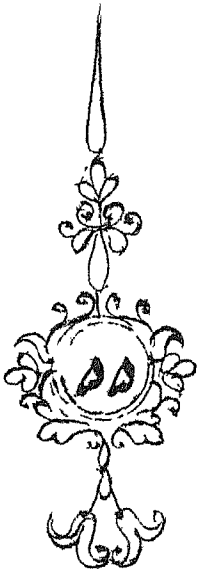
بنن تو بیا حسد کی بھی جوڑ برو نہو

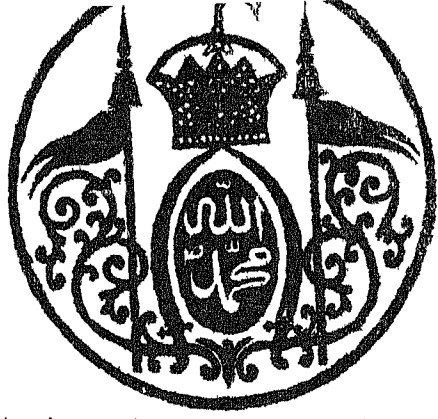
رقیب چاہین تمہیں مجب کو انفعال نہو	تم ہی ہی اگر اسکا تمہیں ملال نہو
سناہی عمر ہی غیار کی بہت کونہ	مجھی یہ غم ہی کہ اوکی شہر وصال نہو



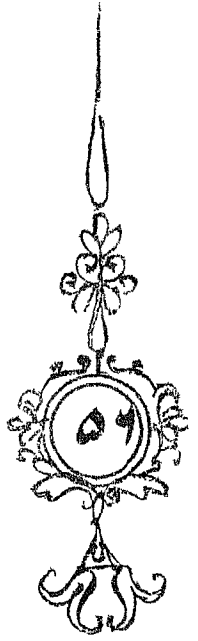


یہ فکر ہوتی تھی یہ اسوی خیال نہو	یہ شک دیکھ جی دیکھتا ہوں میں خائش
پر ایک حسرتِ محبت ہی کا سوال نہو	جو اب روزِ حسرت اور بسکی میں ہنگام
بخائیں کر نہیں تکو ہی جب کمال نہو	وفا میں آپ کو ہمیشہ کس طرح جانوں
جو دل کو اپنی کچھ اندیشہ مال نہو	خدا ہی جانی کہیں انسی وصل میں کیا
وہ کہتی ہیں شبِ وصلت کی سوال نہو	بھلا بتا تو اب کیا جواب دین کا
مجھی یہ ڈھی کہ محبت پر ہی احتمال نہو	فغانِ غمیری او کی اور ہی ہی نہیں
<p>ابھی اوٹھسانی ہیں او سکی تہم بھی لویا</p> <p>جہاں پسرخ سی یوں جلد پامال نہو</p>	
پھر دوسری سی کیا کوئی امید نہو	اپنا ہی مال بغل میں نہ جب غم نہو



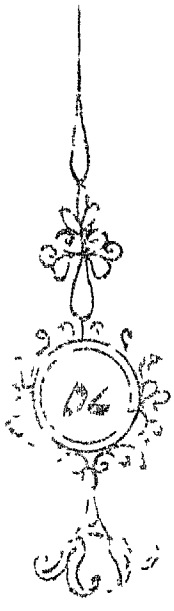


کیا اونکو دیکھ کر بھی نہ دل بھرا ہو	ناصر و سراق میں تو لیا کام ضبط
جسکو نہ موت کا بھی کہی اعتبار ہو	مہم بھی اوسے ہی کرتی ہو وعدی الی
کیونکر کہوں کہ اوسکی گلی میں مزار ہو	و لکی ترپ سے آئیگی ہر دم تین
میری تو خاک کو بھی نہ یارب قرار ہو	مونس ہیں ایک عمر سے یہ پھیرا
سب کچھ کروں میں دل پر اگر اختیار ہو	ناصر ضحیتین تری جیبا نہیں بگر
میری لپی تو اور ہی روڑ شمسار ہو	شکوی مری حساب سے باہر ہیں ایندا
کوئی تو مشغلہ رہی نواب بھرتین	
تسکین ہو جب کہ تو دل بھرا ہو	
دی ہی دو گئی کہی جنہب لاکھی مرادن محکو	تنگ تھی ہو بہت جان کی سانگن

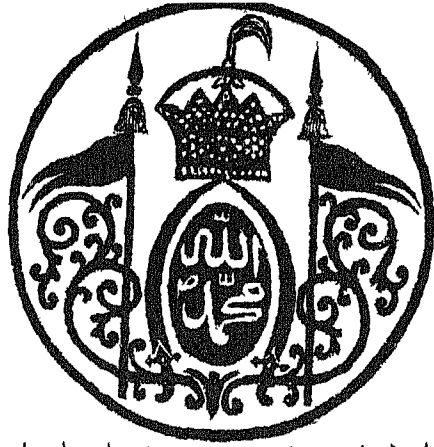




دیکھ لہنی دو ذرا جانب قاتل محکو	میں کہان اور یہ یاد کمان چستی
جان دینا تو نہیں جس میں کل محکو	وصل تیرا نہیں اسان تو دشواری
لی تو چل شہری دو چار ہی کن محکو	قاصد آتا ہی وہاں سی تری صدیقی
خاطر غیری ہی ہنسکر محکو	ہا ہی او سوقت نہ موت آئی کہ رلوئی
جینف کی جا ہی جو سپہ ہوتا محکو	جنتی تم میں ہی بنا دتی ہی ہیں
کیون نہیں نازی تم کرتی ہو سہل محکو	دلکی حسرت تو نہیں جان کہ نکلی بھی
کھتی ہیں سمجھی ہو کیا حور شمال محکو	کیسی جی اونسی کہ مرکز بھی تو ہو سکتی
کیا یلگانہ کہیں ہر سہ ہلا ہل محکو	دل لگی کی لپی عزم میں ملی ہی
عشق میں سہی سہی شد کمال محکو	قیس و سہراونی بھی اکی قری







موت کی غمسی کہیں ہوگی ہی شکِ اغیا | بزمِ ماتم سے ہے بدتر تری محلِ محکبہ

اوس سی کیا شکوہ پیدا کرو نہیں تو  
جو سمجھتا ہی نہورسم کی قابلِ محکبہ

دل کی تڑپ میں آج بھیا تک نہ ہو | یاد دل نہو جہان میں یا چرخِ دون نہ ہو

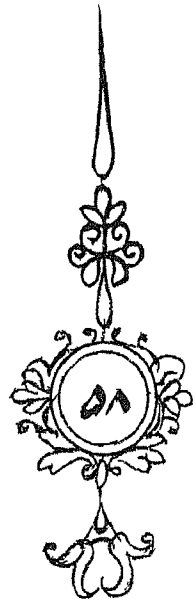
بہی لگی اسی سی تو وقت کی تڑپ میں | کس طرح آئی چین جو سو درون نہ ہو

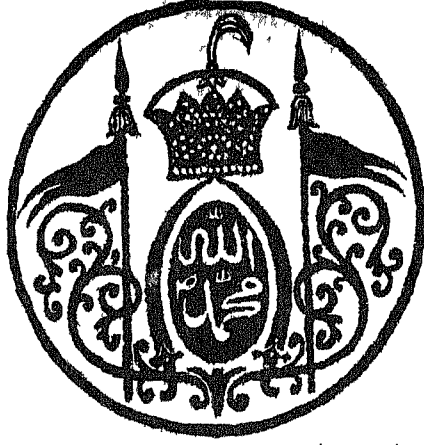
لذت تڑپنی کی مجھی لائی ہی زیر تیغ | گردن جہکانی سی مری ظم نہر گون نہ ہو

سرخِ خاک کی آئی تو ہوتی نہیں ہی شوخ | ہاتھوں میں اوسکی دیکھو مرزا کاب نہ ہو

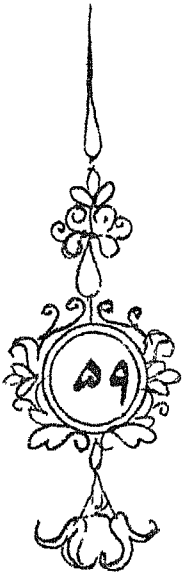
اندیشہ مرگ کا کہیں بدتر ہی گسی | مرنی کی واسطی مری یارب شگون نہ ہو

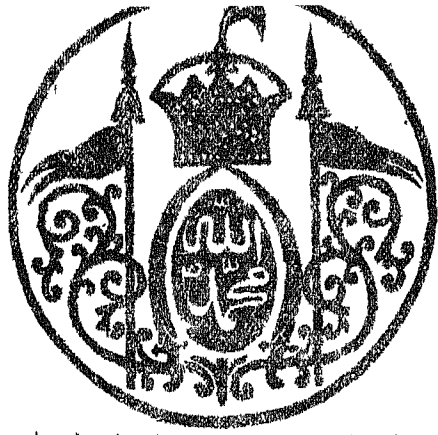
کیا اوس پر پی سی لگو لگاؤ میں ہی | جس بد بلا کی واسطی کوئی فسون نہ ہو





وہ آسمان ایک بھی جسمین ستون نہو	سر پہاری اپٹ نہ پڑی ہی گئی سا
دکو مری لگی ہی میں کیونکر کہوں نہو	متو یہ کہتی ہو کہ قیامت نہو
پہیکاہی رنگ اشک اگر لالہ کون نہو	اس سی تو عاشقوں کی ہزاروں بنا
<p>نواب تیری نام سی آتی ہی اونکو عا</p> <p>اتنا بھی کوئی عشق میں خوار و زبور نہو</p>	
جب جانوں تجھ کو اور تری اجتناب کو	زاہد نہو چہی تسلیم نہو بھی شراب کو
اک ہم میں جو ترستی ہیں بیون جو اب کو	اک وہ ہیں جنسی رہتی ہی نرات گشتگو
روتاہی ویک کرمی حاجی اب کو	نوبت یہ پہنچی ہی کہ اب اونسا شعا
کیونکر نکالوں دل سی مگر صراط کو	حسرت ہو تو نکالوں اوسید وقتان



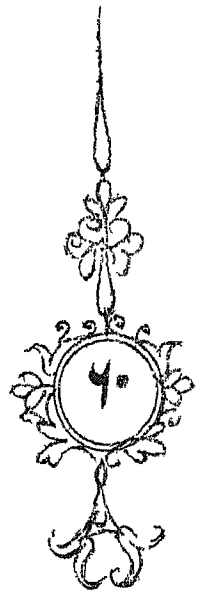


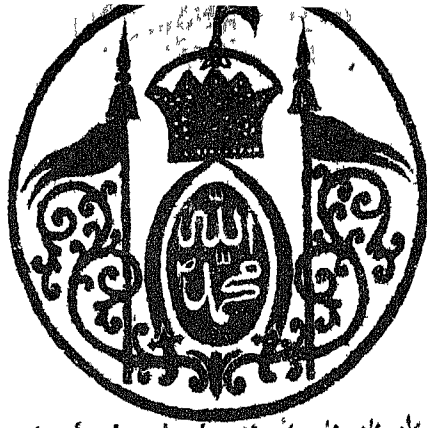
کس نازی سبہا لئی ہونے نقاب کو	ای دست شوق آج اورین اسکے بچان
فرقت میں تم پسند کر جوین کو	لیلوں ہنر شوقی نعمت سمجھتی ہیں
کیا ہو گیا ہی پسند تری انقلاب کو	پیدا کیا کہی نہ کوئی یار باؤنا
بچا لئی ہیں وہ تو مری اضطراب کو	مخل میں گو نہ سمجھتی کوئی اس بچیا
انہی نئی روز شوقی حساب کو	دیکھیں جو حساب مری حشر میں
انہیں برستی رہتی ہیں فتنہ میں کو	وصلت میں ہوش بھی نہیں ہوتا ہے

نہیں  
تو اس کے ذرہ تو ذرا پیسہ دو اور

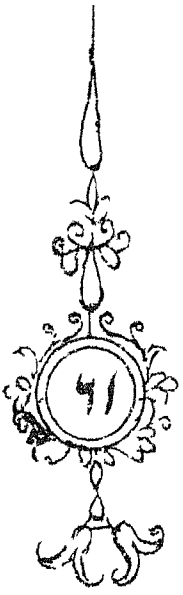
تو اس کے ذرہ تو ذرا پیسہ دو اور

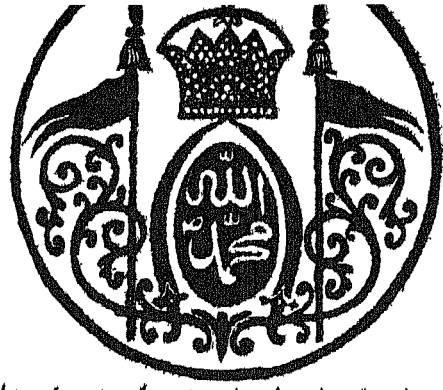
اثر سب سے بڑی یاسن تھان کو ۵۲ ملی گیاحت کا اب آہ و فغان کو





وہ آہن اور سیری امتحان کو	نہ آئی مرگِ شادی تو ہی اندھ
نہ پوچی موت بھی بس ناتوان کو	بھلا پوچی سبز اوکھانی کو کیا
لگین کی چار چانداب آسمان کو	سکھاتی ہی تری رفتار شوخی
کہ حسرت رگنی ساری جان کو	عجب انداز سی محب کو قتل
نخیبونسی مری خوابِ گمان کو	اوچٹ جای جو نیند آہوئی لیلو
نموشی سی ہوشکِ حسنِ گلان کو	سوالِ مدعا کیونکر ہواوسی
کہ دیکھی وہ بھی چشمِ خون نشان کو	بھوم ناز دی اتنی تو مہلت
جگہ دون اکھ بان بزمخان کو	بھرا ہی حسرتونسی دل تو ظالم
خدا جانی وہ ہے نوابِ غمیب	





سر رہ پاتے ہیں اک نمبران کو

پر کچھ نہیں معلوم کہ تم دسی کہاں ہو

سمجھیں جی ہم دوست ہی دشمن جا

جو مثل کمر آپ ہی فی نام نشان ہو

اک عمر سے جو تکو محبت نگران ہو

افسوس وہ دل حسین راز نھا

کس شوق سی لون بونجی ہا تھوین ہا

یہ آنکہ مصیبت میں خونابہ نشا

ظاہرین شب وصل تو میری ہی ہیا

کیا جانی کیا مصلحت اسمیں ہی

مانگی وہ تسلی کی بی خاک نشا

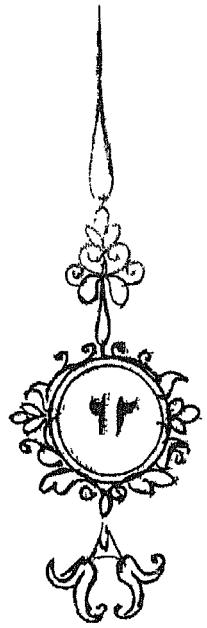
تم بھی تو ذرا دیکھو اوسی ناز وادا

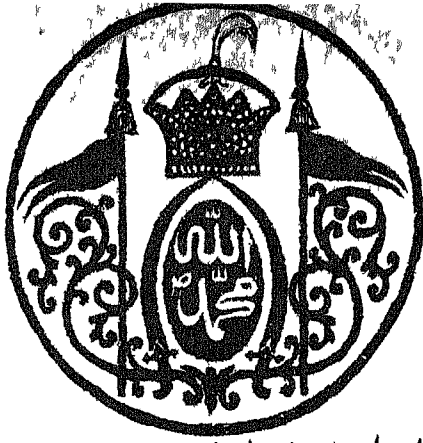
رسوا ہوزمانی میں قریب نو کی خبا

لیسا ہون بلا میں تو بھی ہوتی ہی

اور آنکہ ملی محبت تو دیکھو نئی

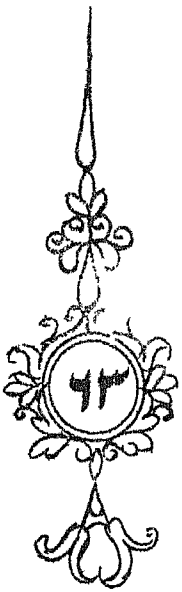
کیا کوئی شکایت کری اغیار کی

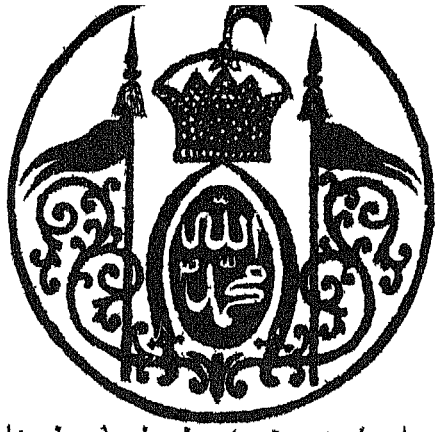




جب آپ ہی سی اپنی مصیبت میں

ہوتی گر کچھ بھی رسائی نالہ بگیر کو	تو نہ رونا اس طرح میں گہری تقدیر کو
چہرہ روگی چنگی سی گھبرا کر اگر تم کو	چین مر کر بھی نہ آئی گا کبھی پیہ کو
ایسی نعمت سی رہیگا اک مائے نبی	یا الہی وہ نسبھی تر تہ تیر کو
عقل کہتی ہے کہ خود داری بھی کچھ	دل یہ کہتا ہی کہ پھر کھینچ آہنی تیر کو
تو اگر محض میں ہو گا غیب کی آغوش میں	میں بھی ہپاتی سی گالوں نگارتی
حرف آئی گانہ تیر سیر ہوگی تیر	میری لکھی سی بدل دو غیب کی تیر کو
اوس سی وقت حسن کی ہی اس سی	زلف سی اس واسطی تشبیہ ہی تیر کو
جسنی پہا خواب میں تجکونہ سویا	جاننا ہونج بین اس خواب کی تعمیر کو

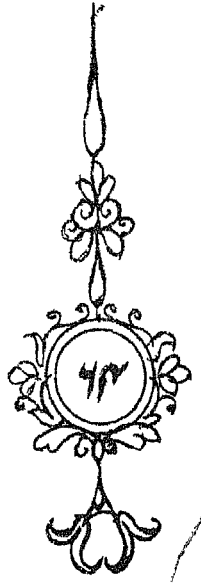


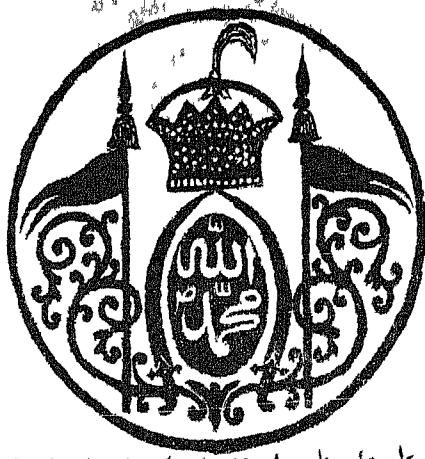


آپ اپنی واسطی رہنی دین اس توقیر کو	گالیان کسانى میں پیشِ غیرى کرے
ہو گئی بیتاب سنکر چلی تیکہ کو	کیا پڑھیں میری خبازی پر کہ سب اہل نما
دوست رکھوں جان سی یخیز نہیں قصہ کو	ہیں اسی میں منجھ ساری شہادت کی
دھونڈہ کر لای کھان سی آپ کو فی شکر کو	جستہ پید اہونی تھی آہ دشمن کو ملی

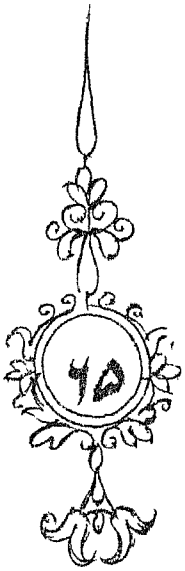
خیر ہی اب مجھ کو ہای طنالم کیا کہوں  
لاکھ سمجھایاں سمجھا تو میری تھتیر کو

روز اول ہی نتھ صبر جو دینا ہو	تو ندی ہوتی حسد اکوئی تننا ہو
خانہ غم میں کل اوسنی بلایا ہو	اس سی بڑھ کر نہونی تھی کہی ایذا ہو
جیسی پید اہوی چوئی نہ نصیبت	کیا بگڑتا جو فلک تو نہ سنا ہو

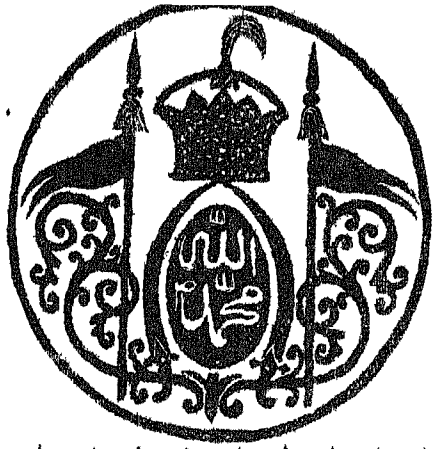




مرگنی صد موئی سہم آج تو کل ہو گیا	ای شبِ حجب تو آمانہ ستانا ہو
شکلی با تیرنی کچھ ایسی ہی ہین خوش	کوئی حسرت ہی نہیں وصل ہین گویا ہو
لطف سی کام نہیں ہی تو سہم سی <sup>مطلب</sup>	جب وہ عاشق ہی نہیں جانتی اپنا ہو
پھلی تندیہ مکافاتِ فلک کی کرو	شوق سی بزم ہین چہ اپنی بلانا ہو
حسرت وصل غم ہجر بتان شکستہ	ساری دنیا کی ہین سامان میا ہو
کون اس لطف سی بیداو سی گا <sup>یہی</sup>	ای فلک کی بھی حنا ک نہ کرنا ہو
غیر تو قتل ہوا رشک سی ہاتھ آیا	خوب مر سی کی لی آج بھانا ہو
دیگر حنا ک کو محشر ہین قمار <sup>عباس</sup>	یاد آتی ہے تری بخشس بجا ہو
مضطرب ہونہ ذرا خواہش دل سی <sup>بچھ</sup>	تجہ سی برآی نہیں ہی وہ تنہا ہو

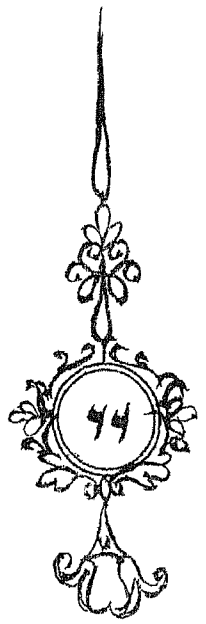


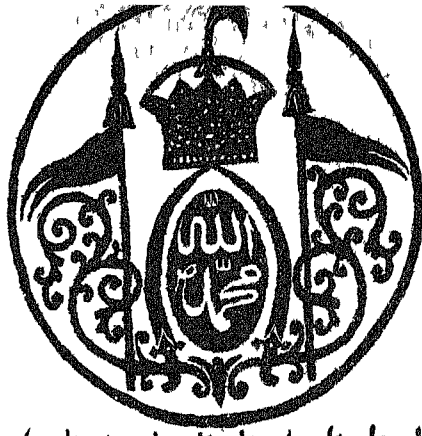




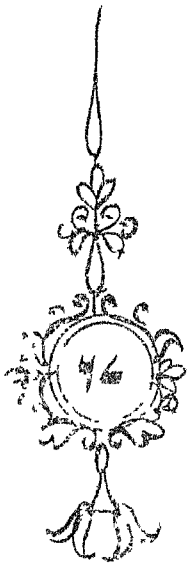
کشتیان گوہرِ تحسین کی نگار گزشت  
 کہ ابھی ہی غزل اک اور بھی کہنا

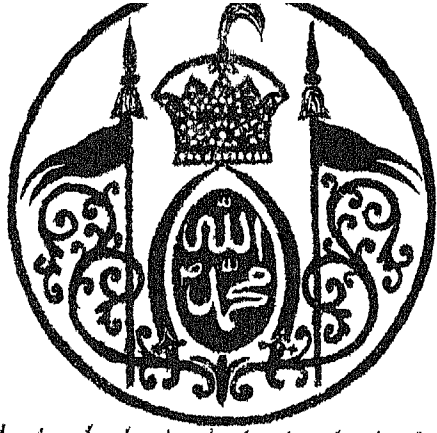
چین کیا گوشتِ مرقدین ملیگا ورنہ تھا سہل بہت بھرمین بنا نرہی یاد کوئی جس کی لیزا دلسی ملنی کی ہی مدت سی تنہا دردِ دل پر نہوا ہا ہی بھروسا یا حسدِ روز ملی ایک سیجا دیکھ لینی دو ذرا سا غرو میں	۵۶ ماری ہی ڈالتی ہی تنگی صحر اہلو آج تک شوقِ شہادت فی جلیا ہا ی دو جہوٹی ہی باتنسی تری دم تیری آرشیں کیسوی نہیں کچھ کام کاٹ کر حلقِ شبِ غم میں یگانا ہر گھڑی قتل کرے گی تو لذت پھر کمان ہم نہ شاط و برب
---	--



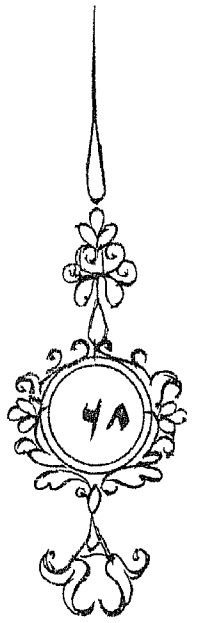


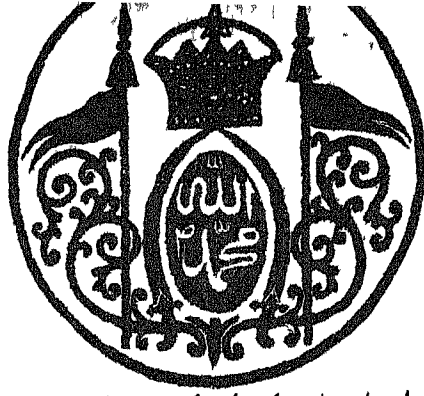
<p>ہی تری شرم سی وہ بھی شربتِ ہلکا یاد آتا ہی اگر کوئی بھی شکوہ ہو آینہ دیکھ کی پر اوسنی ندیمہا ہو اب نصیب ہی شرفِ وقت کی بھی ہو ریج سی اور ہوا رشک دو بالا ہو</p>	<p>سنتی ہیں رات ہی صحبت کی رہتی کوئی لذتِ کم سخن دسی بھلا دیتی ہم یہ سمجھی تھی کہ کچھ قدر ہماری ہو دل لگایا ہی تصویری تمہاری ہم غیرِ لطف سی تھا وہ ہم مدار بھی کچھ</p>	
	<p>بختِ بد پر ہی یہ تھی کہ تہوئی تو آیا جب بگڑتی ہی تو سمجھاتی ہیں اعدا ہو</p>	
	<p>ردیفِ ہامی ہو</p>	
<p>عاشق کوئی غمِ دستِ ہنسین سی پاؤں</p>	<p>غمِ چاہتی ہیں اور ترغی سی زباؤں</p>	



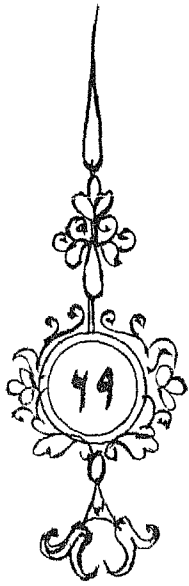


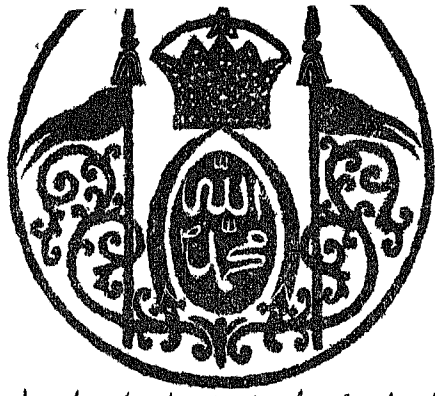
ہی محبو وہ جنت بھی ہنم سی یا	زاہد نہ جہان ہو کوئی معشوق سترگا
کیا ہوگی قیامت مری ماتری یا	سب جانتی ہیں فتنہ محشر کو بہت کچھ
تکلیف ہوتی اسیلی مرہم سی یا	ناسور کی حسرت تھی بہت داغ بچو
ہی ابر کسان دین پر نم سی یا	پانی سی وہ مسلو ہی تو خونسی لہریز
پر صد مہ ہوا آہ دما دم سی یا	ہم سمجھی تے ہو جای گی کچھ ہجرین
<p>نواب حوران ہشتی بین کسان حسن ہی</p> <p>اوس بگری ہو جی سج کی عالم سی یا</p>	
ہمد نمھیں ہی کوئی مر غم ہی م کی سا	اسکا نہین گلہ ہی ہر دم نغمی سا
منہ کیوں بناتی جاتی ہو تم ہر قسم کی سا	غیرون کی منہ لگائی شکوی ہیں



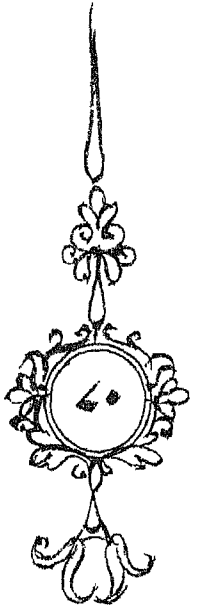


<p>ہی دوستی جو سال کی شبکو ہم کی ساتھ          کچھ لطف بھی تو کرتی ہیں وہ ہر دم کی ساتھ          کس نازی ہیں وہ تری تفسیرم کی ساتھ          سینی میں دل اوچھلنی لگا ہر دم کی ساتھ</p>	<p>دشمن ہی رہو جسے تو پر و انھیں ہی کھج          بیدار ہی کی خو ہو تو عادت ہو صبر کی          حورین بھی ناز کرتی ہیں جن شوخوں کا آج          نامی جو آئی یار کے تو اضطراب سے</p>
<p>بد قسمتی سے گرنہ ملیگا خدا تو پیر          نواب دل لگائیں گی ہم بھی صنم کی ساتھ</p>	
<p>ہو اپرا چکا کو سے نہ ہمیں ہاں سو اللہ          زمین و آسمان دوں کو تر ہاں سو اللہ          صفات حق کی بیشک تم ہو مظهر اللہ</p>	<p>زمانی میں ہوی لاکھوں پیر ہاں سو اللہ          تمہاری وجہ سے پیدا کیا اللہ فی سکو          کرم میں پرور شمسین لطیف رحمتیں سخن پیر</p>





<p>تمہاری بوی خوش سی ہی باری رسول اللہ ﷺ          بنا کر آپ کی زلفِ معنہ باری رسول اللہ ﷺ          سحر سی شام تک خورشیدِ خاں باری رسول اللہ ﷺ          بنا ہی اسیلی ماہِ منور باری رسول اللہ ﷺ          نہوتی آپ کی گردناتِ اطہر باری رسول اللہ ﷺ          تمہیں مسخی سیرتوں کی ہو یا ویر رسول اللہ ﷺ          ملی کر مجکو گنجِ ہفت کسویا باری رسول اللہ ﷺ          اور ہاؤن رنج کنتک اپنی لپرا باری رسول اللہ ﷺ</p>	<p>سما کی نہ فلک تکت اسے بھی کھین کر          کیجی نا اپنی قدرت پر بہت صنایع عالم          تمہاری عارض پر نورِ قربان ہوتا          بچائی چاندنی کا شش تارۃ بین          یہ ہوتا گنا ہونسی ہاری روزِ محشر          کسکی پوہتا کوئی نہیں ہی اس ماہ          نہ بدلون میں گدائی سیاری کی          تمہارا امتی ہو کر بھلا اب میں جان</p>	
	<p>طلب کر لپیچ اب کو جلدی مد</p>	





جدائی سی ہی اب تو حال اب تیرا یسوا

## رویتِ یابیِ تھانی

تو بہ کو دو نون ہاتھوں سی میرا سلام

تشہیرِ نغشِ کامری کیا اہتمام

اب بھی نہ آئی تم تو یہ جگر اتمام

کسکا یہ خط ہے اور یہ کسکا پیام

ہمسی تو آج تک ہی بس صبح و شام

ہکو تو ساری عسٹری بھی ایک کام

پھر کیسی خاک کو سیر انتقام

ساتی وہ مستِ بازی دس میں جا ہی

ہر کوچی ہر گلی میں جوئیہ ہو دم ہاں

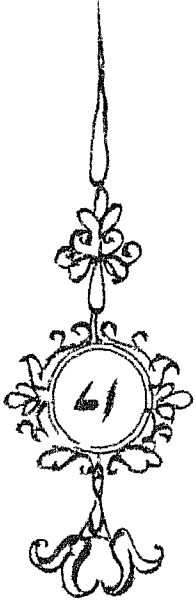
انٹھو نہیں دم ہی کٹ گئی عمر استطام

انجان بن کی پوچھتی ہیں نامہ برٹی

لٹ لطف سی وہ غیر و نسبی ملتی ہیں

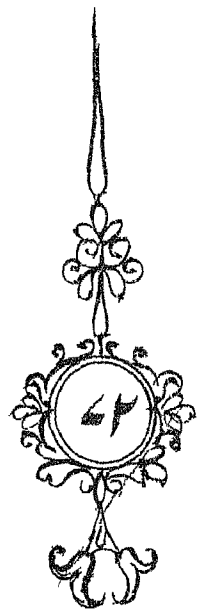
گھری تمہاری آئی تو کوچی سی پھر گئی

فرقت میں مہینی چین نہ پایا تمام



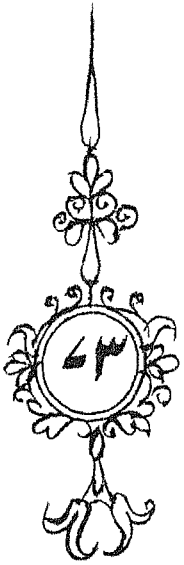


<p>پوچھو تو دوستو کہ یہ کس کا مقام ہی          لاشی پر آج میری بڑا زو حام ہی          سن لین مجھی سے آپ میری پیام ہی          ایتک تو دردِ دل کی بہت دکھام ہی          میں خوش ہوں اس لیے کہ زبانِ پونام ہی          بنی تیری سانس بھی ہمیں لینام ہی          کسکام ہی روڑ بے کہ جسکی یہ شام ہی</p>	<p>کبھی کی کر دھرتی ہیں کس کس کی لگی          ڈرتا ہوں میں کہ تیری بجا کو نظر نہ          قاصد بنی نہیں جو نہ عاشق ہو آپ          انجام کی خبر نہیں ای سپا چو          شکوی وہ کرتی ہیں ہی ہر دم رہتی          فرقت بھی ہی تو نہ اوٹھینگی شکر کو          کوئی بلا نہیں کہ نہو اس لین</p>
<p>نواب با وفانہ سہی بیوفاسی          عاشق تو ہی کچھ اس میں بھی کلام ہی</p>	





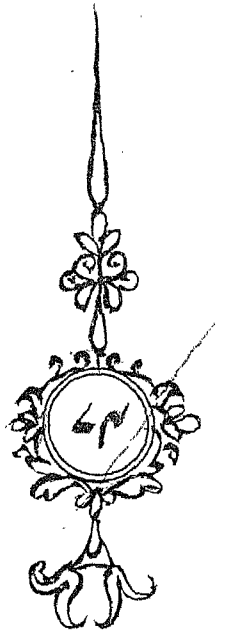
قیامت میں کرتیری سہل نہونگی	توخت کی بھی لوگ سائل نہونگی
امید وفا بھی یہ کیا جاتی تھی	کرتیری جنس کی بھی قابل نہونگی
وہ دن اور بسل نہونگی عطا	قیامت ہی مشرین قابل نہونگی
اوٹھی گی یہ بیدار کس سی الہی	جو پھلو میں عشاق کی دل نہونگی
تڑپنی کی مسیری ذرا سیر ہو	کہ دنیا میں پھر ایسی سہل نہونگی
نہ وعدی پر آئی تو کب ہم نشینو	مری سوگ میں بھی ہ شائل نہونگی
عجبت بخت کرتی ہونو اب نہی	
یہ بت توخت راسی بھی قابل نہونگی	
بھی گردش ہی گر آسمان کی	بدل جائیگی تقدیر میں جہان کی





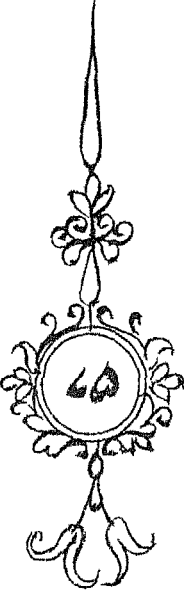


<p>شکایت کر رہی ہیں باپسانگی          نہ چھوڑی خاک تک بھی آشیانگی          نہوتی شکل یہ یاز تہانگی          نھین پریش ہر آہ و فغانگی          ہنسی ہی کیوں مری تباہ تہانگی          وہیں ہیں حیرتیں سا جہانگی</p>	<p>تصویریں جو میں پہنچا تو بسکے          یہ احسان آہ سوز انکا ہی بنی          نہوتی بی نیازی گر خدا میں          بسی کچھ ہی تری گھر میں اطمین          ذرا اپنی کمر کو بھی تو دیکھو          وہ دل جسکی نھین ہی قدر تکو</p>
<p>تصویریں ملو اون سی تو نواب          وہری رہجای شینجی باپسانگی</p>	
<p>سب فراموش ہوتی ہجر کی بیدارگی</p>	<p>سیری مشوق فی مدت میں کیا یاد          ۶۳</p>





<p>ہاں وہ بھی تو کئی دیتی ہیں برباد          خلدین گرنہ ملا وہ ستم ایجا          وہ ستمگر بھی دیتا ہی جو ازاد          شاد ہوتی ہیں بہت دیکھی ناشاد          دام میں رونی لگی دیکھ کی صیاد          کیا کمون دسی پسند آئی ہی فریاد          چکیاں آتی ہیں جب کبھی باوجود مجھے</p>	<p>خاک جل جل کی ہو جن کی تپ تپ          خوگر غم ہوں بسر ہو گی الہی کج          ہاں کیا چین آسیر میں اوٹھایا ہی          غمِ فرقت نہ جدا ہو کہ سینان بہان          یسی حسرت تھی تڑپنی میں کہ مرنی دم بھی          ہوتی مرغوب تہین بھی تو نکرتا میں          یہ بھی اک شکل ستانی کی ہی آکھتے</p>
	<p>فخرِ عشاق ہی حسرت ہی پناہ          پہوٹ کر روتی ہیں کیوں دیکھی جلا</p>



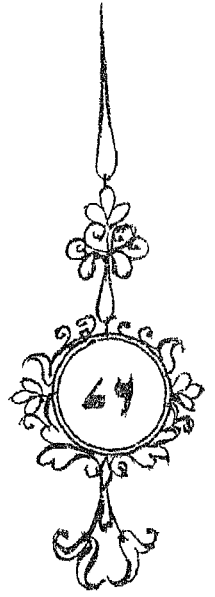


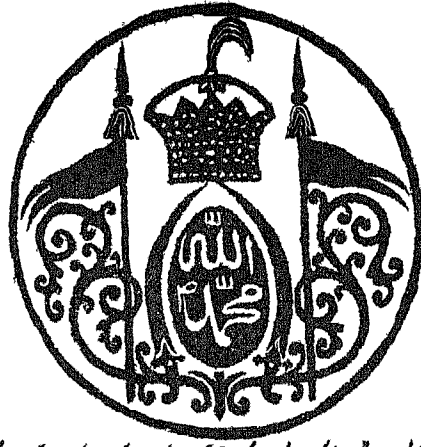
۴۳ کہ سحر اور گئی خدائی سی	ہی یہ ظاہر شبِ جدائی سی
کیون ہوں شرمسار ناسائی سی	اے میری ہی تیری زلفِ نخبین
فستی اوٹھیں گی چھائی سی	لڑتی لڑتی ہوتی ہی بھر کی خو
کون لڑتا پھری خدائی سی	تم تو من جاو پر یہ ہی شکل
تجہ سی کا منہ کی خود نمانی سی	دیکھتی فستی اوٹھتی ہیں کیا
فائن قسمت آزمائی سی	ہی جو تفتدیر میں وہی گا

زندہ بنتی کہی نہ جسم نواب

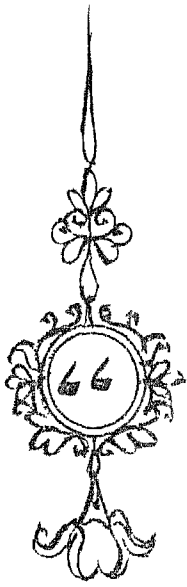
کچھ بھی ہوتا جو پار سائی سی

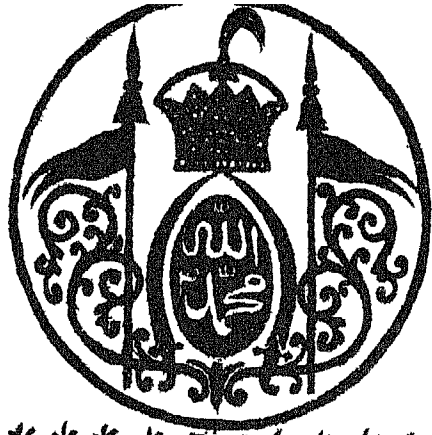
۴۵ کہ جسکی سننی سی ٹھری دل جگر کی ہو	کچھ ایسی شہری سی آہ بی اثر کی ہو
--------------------------------------	----------------------------------





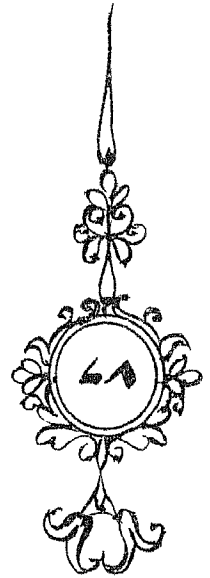
یہ بھی جو رنگِ شبِ ہجر کی سحر کی ہو	جو شامِ غم سے سچی بھی تو حالِ کھایا گیا
نہونی پر تو یہ سپری تری کمی ہو	خدا ہی جانی جو ہوتی تو جی غضب ہوتا
کہ ختمِ ظلم تو اس چرخِ کینہ کی ہو	ہو یمنِ جہانین تو بہت مگر خوش ہوں
جو ٹھٹھی ٹھٹھی عد کی بھی نامہ کی ہو	کچھ ایسی ماس تھی ہم بھی قاصد اپنا
اگر یہ سچ ہی تو ہم ایک خبر کی ہو	جو اب نامہ سنا ہی کہ غیر لاتا ہے
کہ رحم کما کی یہ بت بھی کشتی کی ہو	تمام سہر بہت کچھ سنا کر نہ سنا
وہ اسی لطف میں اوس شوخِ قندہ کی ہو	ابیدِ غم سے کیا ہو جب اپنی بدہ دل
عدو کی ساتھ وہاں گم سفر کی ہو	یہاں بھی ساتھ ہی ہو گی عدم کی تپا
نظاری تا جس میری چشم تری کی ہو	کہیں نظر نہ لگی غم سے کہ بزمِ تپا

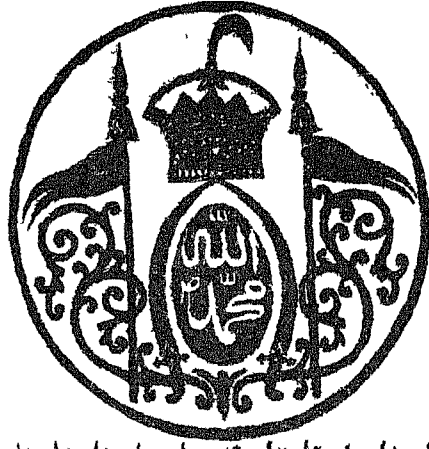




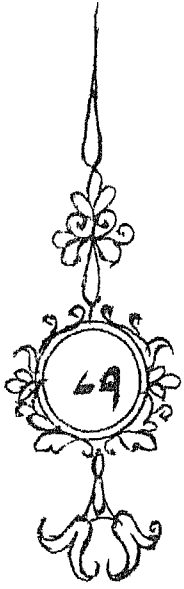
خدا ہی جانی کہ کیا کچھ کرینگی ہم تو آپ  
جو اوسکی دلین کچھ آٹا بھی اترتی ہو

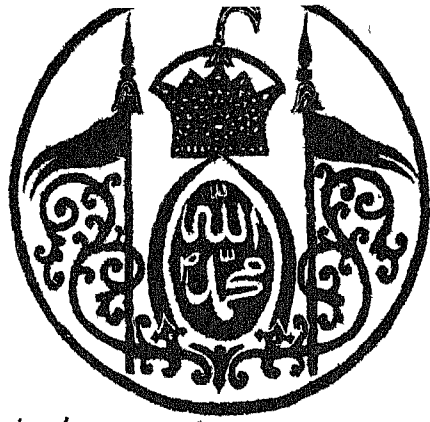
مرتی دم بھی عاشقو نسوی ناہی	۶۶	سپوح تو یہ کونسا انداز ہی
سنکی آہین میں یہ گہرے کرکھا		یہ اوسی کجخت کی آواز ہی
ہی مجھی پر شبہہ افشای ران		غیر بھی تو آپ کا ہر از ہی
زیست بیماری دو او اسکی بل		اوس مسیحا کا بھی اعجاز ہی
یہ نہوتا تو نہ کوئی پوچھتا		درودل پرد لکو کیا کیا ناہی
چشم میگون سی ہین منجانی خراب		باب تو یہ کیوں ابھی تک باز ہی
و کھسی اسکا ہو کیا انجام ہا		جس محبت کا یہ کچھ آغاز ہی



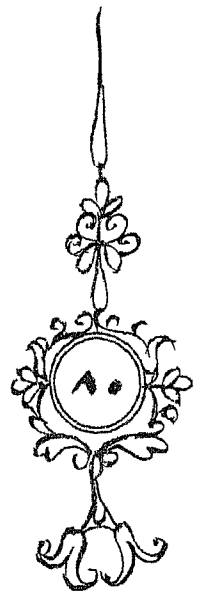


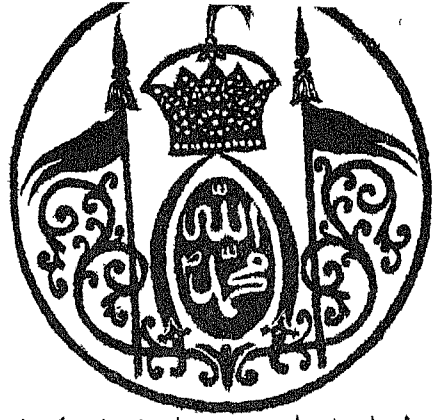
ول مرہیکر چہاتی ہو جو تم	یہ بھی کبھی کوئی تمہارا راز ہی
ہو زمانہ بھسکی رسوائی	حاشقون کا بس بھی غرا ہی
موت پر نواب منا گہڑی	
یہ بھی حسینی کا کوسے انداز ہی	
ایسی غارت گری یار بیکھی کو نہر ہی	سیکڑوں برباد کر ڈالی ہوں گہنی
ناز ہونگی کیسی کسب تک ہونی پڑھی	بیرہی تھی سی اگر دو چار بھی ساغنی
مُحَرِّکِ دین کا تب اعمال بھی بند ہی	ظلم کا تیرے مانی میں اگر محض ہی
شوئی طالع سی ہر دم سوچ تا ہی	وہ گہڑی تھی کونسی جسم مری خیر ہی
ناز کافی تھا قسط سیری لی حیرتیں	قتل کرنی کی لی کیوں سیکڑوں نہر ہی



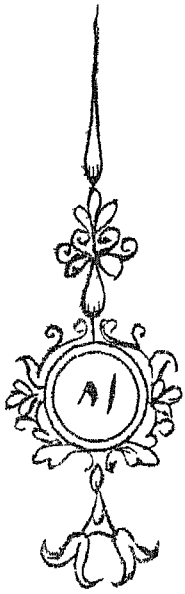


گرتبِ وقت قیامت سے بھی پرکونی	لذتِ درد و مصیبت سے بھی سیری نہو
مجھسی اوس سے کس طرح امی اور ستر	تیری آگی بھی نہ چوکی جو شکرِ ظلم سے
چٹیان لی لی کی دل میں آہی دہنی	اور تو کچھ بھی نہ آئی شیوہا می لبر
<p>بات بھی اوسنی نہ چوچی مئی ای تو آہی</p> <p>گوشکایت کی لی لاکھون دہنی</p>	
مرد سے مست ہوئی نکی پرن جاگی	مگر خونِ دل میں میری کھن کو بساگی
اب بھی گرنہ آئی تو پھر کب تہنگی	سنتی ہیں آج ہمیش ہماری اٹھانگی
ایسی دراز جبر کی راتیں بنائیگی	روزِ ازل نہ سبھی کہ صوتِ کشتان دہ
یہ کیا خبر تھی سچ وہ مجھی آزمائیگی	تھی ہوشِ امتحان کی ضد سے یہ کی

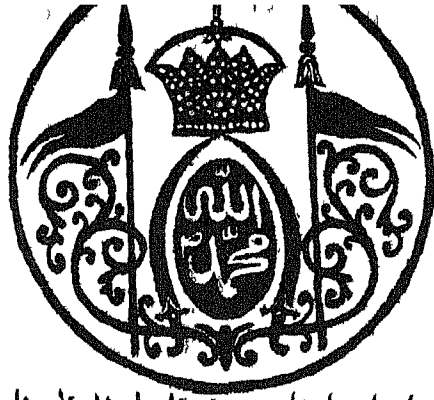




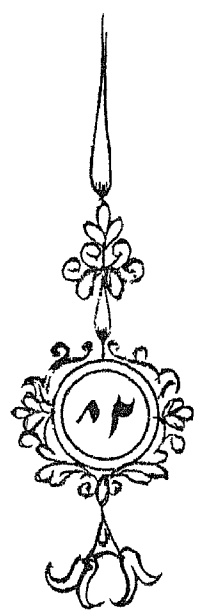
ای شب سراق تو خود ہم بلائی	ای مرگ روز وصل ہی تو آج تو نہ
صبح شبِ صال بھی نگ لا	ہنستی ہو سیر میں خونبار
ایٹھین گی تو مالونسی محشر اوٹھا	ہمکو نہ بزمِ عیش میں مہمان کہم
جب وہ مری رقیب کو سایہ اپنی	اوس وقت بھی نہ آسگی کیا موت
پھلو میں ناز سی وہ کسیدن تو	بتیا بیون کو دلسی کالو میں کس طرح
وہ آگی قبر پر مری تہو پر مری ہائی	چادر کھینی گرنہ چڑھاتی تو کیا
اللہ وہ سراق میں کیا رنگ لا	جوا شک وصل میں بھی تہمتی ہو لیکم
مخل میں ہم رقیب نبوی کجھ میں	یون دکھتی نہیں وہ تو اونکی تجلا
قید حیات سی تو مجھی وہ چہرے	زنجیر پاؤنسی جو نہ کافی تو کیا





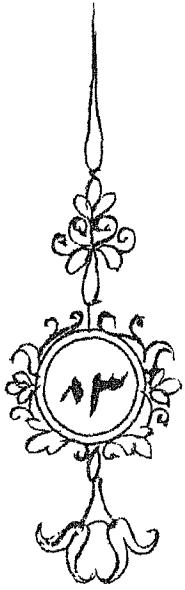


<p>راز وصالِ غمیرہ کیو نہر تباہین کی          دکھو ادا و ناز سی کیو نہر تباہین کی          وہ راہ پر نہ آئی تو پھر خاک اور تباہین کی          ان باتوں سی تو اور وہ دونوں تباہین کی</p>	<p>کیا سادگی ہی پوچھ پاہون اون نہیں ہیں          ایمان جان تو بچکی پر اب بھی ہی          تکلیف ابھی نہ دشت نو دیکھی ہی          نالونسی اون کی سامنی کچھ فائدہ نہیں</p>
<p>نواب عشق کا نہیں کچھ اور انہو          شہرت تو ہم بھی حسن پرستوں میں تباہین کی</p>	
<p>پر نہ اوس شوخ سی دم بھر بھی ملاقات ہوئی          بات بڑہ جای کی اسی اگر بات ہوئی          شبِ فرقت کی اگر کچھ بھی ملاقات ہوئی</p>	<p>دنِ صبح ہوئی شام ہوئی ات ہوئی          گالی جہر کی تو ہمیں خیر مساوت ہوئی          روزِ محشر کی وہیں ناک بے لجا تباہین کی</p>



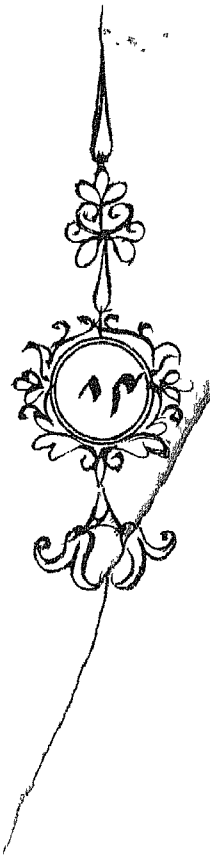


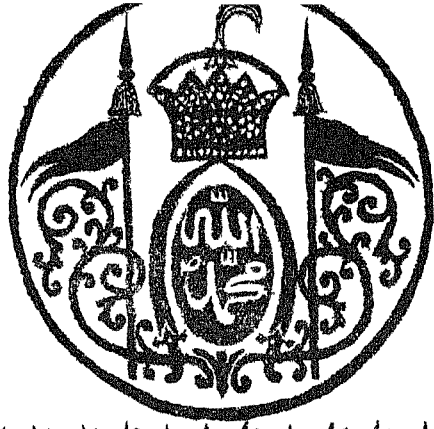
<p>خسری دن بھی بھی جسری گراڑتی ہوئی</p>	<p>کیفیت خلق کی بجا ہوگی بتا تو یار</p>
<p>عاشقی یہ نہوتی کوئی کرامات ہوئی</p>	<p>خود وہ گھسب کی چلی آہن گھرناسخ</p>
<p>اوسکی صلت کی فلک نہی کوئی گھٹا ہوئی</p>	<p>سو بہی قت ہی کی ظالم کو جو سو بہی</p>
<p>خبر و یون سی کہی ایسی نہ خیرات ہوئی</p>	<p>کچھ دل آزاد کی ہوتی گرفتار کی</p>
<p>بعد مدت کی یہ تباہی مناجات ہوئی</p>	<p>وہ ملی بھی تو قیہ بنی بھان کدیم</p>
<p>ہو سحر شام ہی سی چاہتی ہو تم کو آہ</p> <p>بہر کی شب نہوتی وصل کی ریت ہوئی</p>	
<p>نہوتی ہای مری وہ کسی عنوان ہوئی</p>	<p>الفیٰ غیری ہرگز وہ پیمان ہوئی</p>
<p>وامی قسمت کہ وہ میری بھی امان ہوئی</p>	<p>بہرین کون ہی ن موئی سامان ہوئی</p>





روزِ وصلت کی تو ہین پونہی الی گون	تو کمان جابی گی گرم شب ہجران
دلِ اغیار میں بھی تجھ کو جانی دیتی	حیف صد حیف کہ ہم تیری جان ہو
سخت جانی ہوئی گو مجھ ہی تکلیف لگے	شکر ہی موتی کی تو جان پر جان ہو
لطفِ وصلت فی شب وصل نہیلا	ہاں او سوقت مرئی لین کچھ اپان
بی نیازی سی کہتی ہیں مجھ سی انسی	و عن وصل تو کیا ظلم کی بیان ہو
اونکی ناکامی اونھیں سی فی جاگڑی	جو اد اتر سیری سون سی بان ہو
خلش زخم میں کچھ اور ہی لذت ہو	دین افسوس تری گی پکان ہو
کونسی جا یہ سمانگ کی بتا تو یار	میری دل چو کچھ وصل کی بیان ہو
ہاں جی بھر کی تڑپنی کی نیانی لذت	زخم دل بستنی ہون تسی ہی پکان ہو





ہو چکا اوس ہی مداوا مرضِ فریقہ کا      حیرتِ وصل کی جس شوخِ درما نہی

بت پرستی کی نہ پوٹی کہی عادتِ کون  
کبھی ہو آئی مگر کبھی نہ بھی مسلمان نہوی

کون مصروفِ خود آرائی ہی      جسکی اک حلق تماشائی ہی

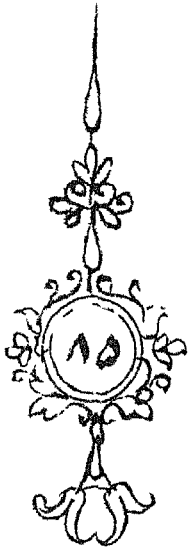
نہ مروں اب تو مرو ت ہی ہو      بعد مدت کی آبل آئی ہی

یہ غلط ہی کہ ہی زینت کی      قتل کی واسطی عرسائی ہی

آینہ ساسنی آیا ہی آج      ہم بین اور آپ کی تجیائی ہی

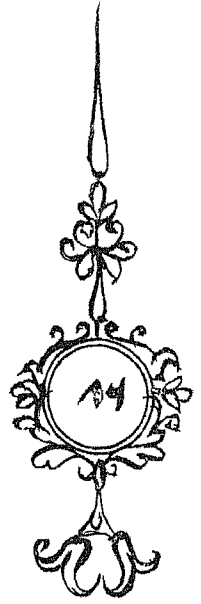
ساری دنیا ہی جیگانہ ہو      تیری غمسی تو شناسائی ہی

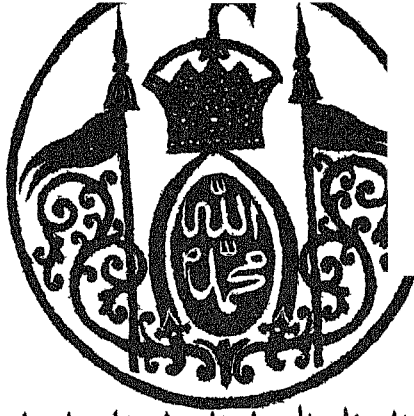
حشر تک جو اوٹھائی کی لہی      یعنی مریسکی قسم کھائی ہی



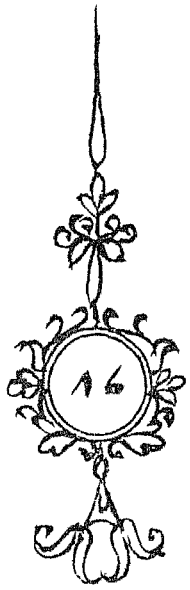


<p>تجسی بھی بڑہ کی وہ ہر جانی ہے</p> <p>ضعف سی ایتو تو انانی ہے</p>	<p>موت سی خاک ہو دلوں کو تسکین</p> <p>ناتوانی نہیں مرنی دیتی</p>
<p>ظالمونسی تو حذر ہو لو اب</p> <p>ربط ہو اون سے یہ انانی ہے</p>	
<p>بنی تھی جو تری کیسوی عنبرین کی لہی</p> <p>نخل نہ آئی بھسانہ کوئی نہیں کی لہی</p> <p>جو لب بنی ہوں فقط آہ و آہین کی لہی</p> <p>تو دی مٹی کو مری حبیب آستین کی لہی</p> <p>بنا ہی پسرخ الہی مگر پھین کی لہی</p>	<p>گرہ وہ کیوں ہوئی تجویز اب حسین کی لہی</p> <p>نوید وصل خمی ش ہوں مگر یہ تاہو</p> <p>شبِ صال بھلا اونسی بی بی زکریا</p> <p>نہ امی کام میں یاد ب جو دامن مشہر</p> <p>بہت سی اور ہیں عالم تری خدائی ہیں</p>



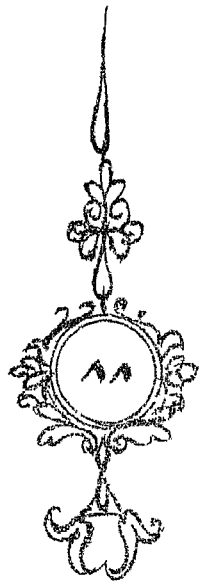


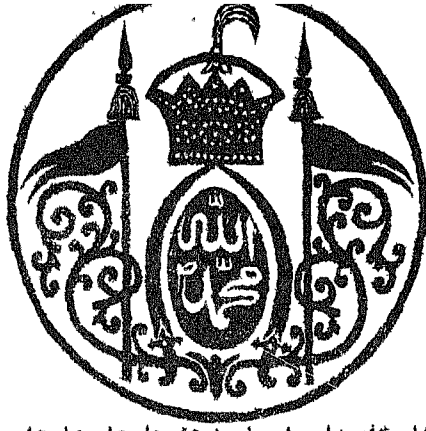
ترستی مہتور ہی ایک تین کی لپی	خوشا نصیب جو پڑھتی ہیں شکر کی فتر
دعا تین بانگوں نہ کیوں رت تین کی لپی	تری بنانی سی شکل رقیب بگری ہی
جگہ نھیں مگر اک سیر ہی ہنشین کی لپی	ہزاروں بیہی ہیں افسوس افک محض تین
دم وصال وہ پڑنی بہت مگر لوپا گٹ	
جہان کی بوسی ملی سینی بھی وہین کی لپی	
۴۳ فری پڑی ہوں جسی روز کی لڑائی کی	پیام دی وہ بھلا کس طرح صفائی کی
تو پاؤں پڑتی طلب کی اپنی لڑائی کی	علاج ہوتی جو کچھ بھی غم جدائی کی
تجھی کو سب تری سامان کہہ رہائی کی	مجھی تو صبر ملی آجند مبارک ہو
ونفا سگی لگتی آثار بیوفائی کی	ہماری غیر کی خاطر ہی ہوتی ہی تہا



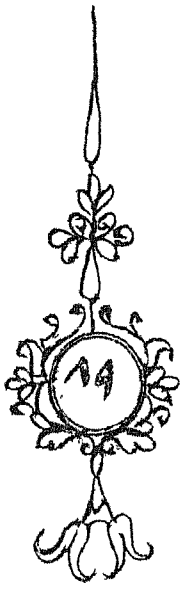


<p>مجھی بھی یاد ہیں کیا دھنک نہاؤ کی</p>	<p>عدو کو یار کی درسی سوی حرم لایا</p>
<p>رقم ہو ی ہیں یہ صدی سب اپنی</p>	<p>جگہ نھیں می قسمت میں اتنی پھوڑ</p>
<p>پڑین کی پاؤں ہم اپنی برہنہ پائی کی</p>	<p>عدو کی آبلون پر بانڈی ہی خاوا</p>
<p>بھانی سوچتی ہو کسی لیلی ہانی کی</p>	<p>میں وہ ایسے نہیں ہوں کہ مری بھی ہو</p>
<p>پڑی ہیں سیکدی کی در آج وہ آ کہ جنکی دہرین شہری تھی پائی کی</p>	
<p>جب نہوں عاشق تو یہ کس کام کی</p>	<p>جتنی ہیں مشوق سب ہیں نام کی</p>
<p>عیش کی راتیں ہیں ن آرام کی</p>	<p>وصل ہیں لطف دور جام کی</p>
<p>بخت جاگی گرو شس ایام کی</p>	<p>وای قسمت سو گئی میری نصیب</p>





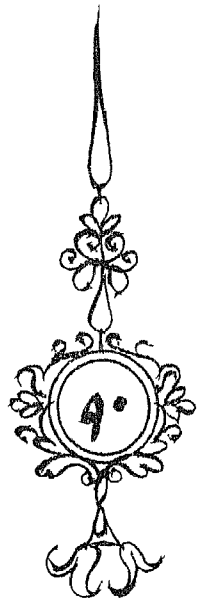
<p>جس سی یاد آئین فری شام کی          ٹھڑی ٹھڑی ہو گئی اسرام کی          ہونگی کیا رنگ آہ او کی شام کی          پھر سیرتی ہیں بہت پیغام کی          غیر اور آئین یون فری شام کی          نکلے دو اک بھی ہماری نام کی</p>	<p>ناصر اس ڈھب سی ملات کجی          میری وحشت سی حرم میں شل          ہو شبِ محشر تی سیرہ جکی صبح          تم بہتا تو پتا اپنا اوزا          ہم تو ترسین خیش لب کی لپی          سیر ہو جاسی گی محشر میں گر</p>
	<p>عاشق و رسوا و نوابِ خراب          سب پتی ہیں یاد او کس گناہ کی</p>
<p>پھر تمہیں سوچو کہ او سدھ می ہو گی</p>	<p>وصل کا و عن اگر تمسی وفا ہونی گی ۵</p>

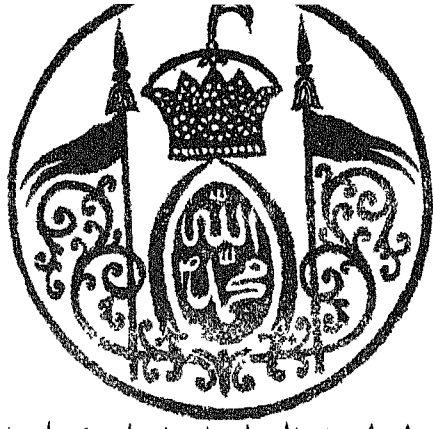






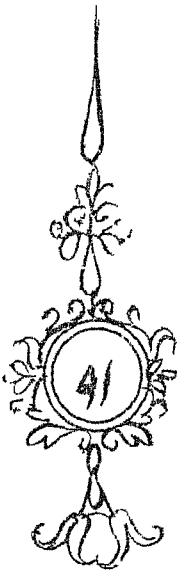
<p>مجمعی بیانی بین کیا کر اپنی نیکی      او سگر می جانا کہ جسم ہر جا ہو      جبکہ میرا اوس صنم سی فیصلہ ہو      روتی رتی خنن زن اہل عرا ہو      دوہی زمین جسمی کہیوں آشنا ہو      میری ضدی غمیر کا کچھ نہ کرا ہو      حسرت و اندوہ کیوں دسی جا ہو      جسکی سرچ سلق میں اب جا جا ہو</p>	<p>رقصِ سبل کی تماشی جاو نکو شو      اضطرابِ صل سی ایجان بنی      حشرین تو ساری دنیا کو سنا نا      مسکرا یا کون ماتم میں کہ جسکو      حشر تاک کہوئی مریمی جنہیں رو      ذکر کیوں کرتی ہو یہ ازمین      تم تھا ہو کر چلی جاؤ تو کہہ پروا      کیوں نہ وون پوت کت عشق کی جا</p>
<p>یاد کر لینا ہماری حسرتوں کو اور سگر می</p>	

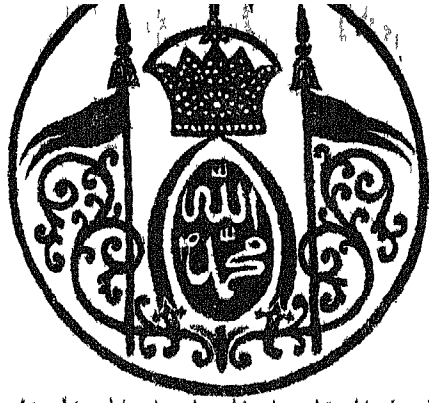




جب کہی اب اوس سی منا ہو

یجان تو چشم تر پر آئین ہے	۶ بلا سی وہ نگہ حسرت فرین ہے
دہرت کیون بھین ہی اور	کمر کی طرح کیا دل کی بھین ہے
منا بوسہ رخ کی تھی پھی	لبون پر اب تو آہ و آئین ہے
می و مینا و ساقی جامِ مہل	بہی کچھ ہی مگر اک تو بھین ہے
رہائی مری بھی غم سے	فکاک پر کھتی ہیں خلد برین ہے
نہ کہاؤ وعدوں پر ایجان	ملوگی بس چلو دکھو یقین ہے
نہو تادل تو کوئی غم نہو	مراد شمن تو ہے بھین ہے
نہیں دشوار کچھ جی ہی	تہیں جو چاہی او سکھو آہ ہے





پریشانی ہی میری قابلِ ڈو | کہیں دل ہی کہیں جانِ حقیقی

ذرا نوابِ ادب سی پاؤں کہنا

درجِ بانان ہی کعبہِ نھین ہی

ماصِح نھین انصاف تری دلِ ذرا بھی | ہی جو رہی پراوسکی نظر دیکھ لو بھی

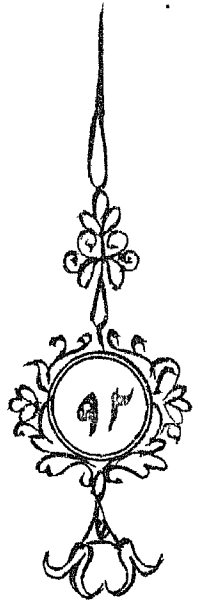
دی بوسہ تو یوں لون تری منگی تم | تو کیا نہوا آگاہ تر از رنگِ خا بھی

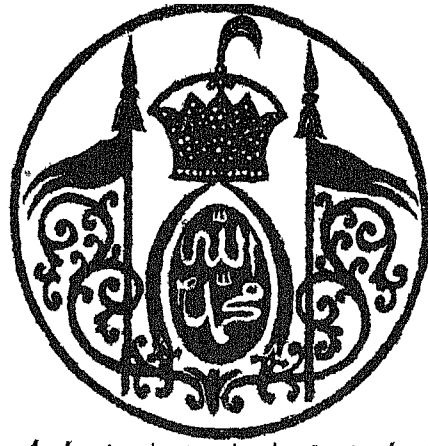
خوش ہوتی ہیں کیا گیا گلہ جو بھنا | جب ذکر و ناکھی کہتی ہیں جا بھی

قاصد تری قسربان ذرا یہ بھی ہمہ | کچھ دل کی تشفی کی لپی او سنی ہمہ بھی

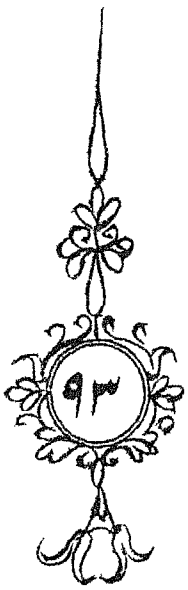
نفرت مری سر مادی ہی تھکوں تو | جب جانوں کہ اسکو نہ سنور و جزا بھی

طاقت ہی قریبوں کی کہ وہ مجھ کو | جاؤن نہ تری گھسی اگر امی قضا بھی



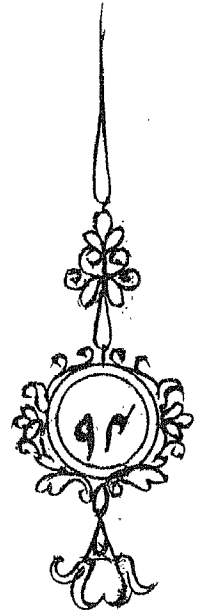


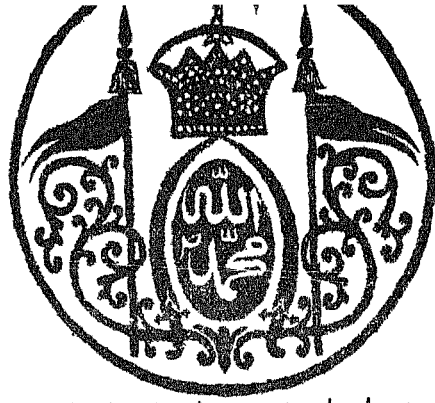
<p>ہر بات میں کتنی ہیں وہ اک نازنی بھی الماس جو ہر پتھر کو تو بھلا آئی مزا بھی</p>	<p>کچھ نہ خین غنہ و انداز و اداب خبر کی جرات سی نہیں ملتی ہی لہ</p>
<p>تسکین نہو اس دلِ نو مید کو لو آ آئی جو تسلی کو مری آپ خدایا بھی</p>	
<p>یہ بھی نہو پسند تو جو روستہ سمی گو ہا تیرے قضاوت در کی تسم سمی تیری ہی جلوئی کی لپی آنہ نہیں دم سمی یہ بھی تری نہ ملنی کی جہوئی تسم سمی مجاو بھی کوئی نامہ کر سینگ کی روم سمی</p>	<p>ہی ناگوار وصل تو لطف و کرم سمی غرض ضرور ہوگی مری سر نو اغیار تو کہیں گی بڑا سخت جان بھی انکار رشک غیر ہیں ہی مصلحت کو آئین جو خطر قیہو کو لکہ کہو نہیں آ</p>



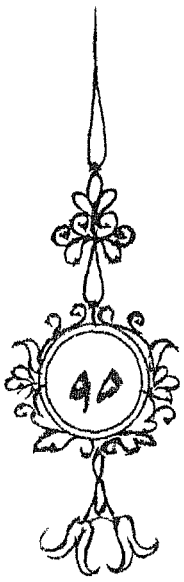


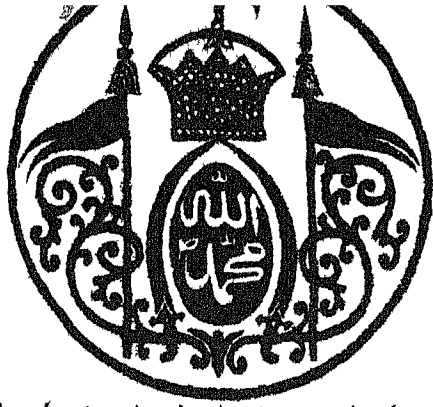
<p>کبھی کی پردی میں بھی وہ کاوڑھی</p>	<p>کچھ بت پرستیوںسی خدال نہ جا سکا</p>
<p>دو چارفتہری درد و مصیبت کی سہی</p>	<p>نازک مزاج یار ہی خطا کو نہ طول دیا</p>
<p>ظالم سوال بوسہ مری حق میں سہی</p>	<p>آب حیات جان کی دی بجایا گلا</p>
<p>ہمنی اونہون فی شب کو اذیت سہی</p>	<p>کو تاہی وصال ادھر خوفِ نیرود</p>
<p>نواب پیشوائی ہی قاصد کی خبر دس پانچ مندر لیں نہون واک تہم سہی</p>	
<p>یا شبِ حیرماتی میں نہ آئی ہوتی</p>	<p>یا مصیبت کی مری ل میں سمانی ہوتی</p>
<p>وہ ٹرپتا جسی مہیڈ ہائی ہوتی</p>	<p>بال و پر ہمنی ہلائی جس میں صبا</p>
<p>بھوٹ ہی کوئی خبر تو فی سنائی ہوتی</p>	<p>دل بیتاب کی تسکین کی لپی اچھی</p>





<p>تم نہ آئی تھی تو پھر موت ہی آتی تھی یہ بھی ہوتا تو کچھ مہینے سانی ہوتی کوئی حسرت بھی اگر دکھی رہتی ہوتی یہ بھی ہوتا کہ ذرا تمسی صفائی ہوتی</p>	<p>انتظارِ شبِ عشم کی تو نہ ہوتی صد غیر کی آہ میں بھی ہامی نہیں کچھ تیار مانگتا تھی خدا جانی میں کیا کچھ اور کیا خاک میں بلجانی سی میری ہوتا</p>
	<p>ہوں وہ غم دست کہ نواب کچھ آسنو میری ماتم میں اگر ساری خدائی ہوتی</p>
<p>تھی دردِ جنتی دلمین سب ارمان ہو گئی سرگوشیوں ہی تیری مگر گئی کچھ منہ ہی تو بتا تیری قربان ہو گئی</p>	<p>اوس شوخ سی جو وصل کی سامان ہو گئی گفت و شنید غیر سمجھتی تھی غلط ایسی کہاں نصیب کہ میں چپوں تو کھی</p>





دُوبی گلون میں میری پریشان ہو گئی

جو ظلم ہو گئی وہ مری جان ہو گئی

مشکل یہی ہے کہ وہ بھی تو آسان ہو گئی

جو عہد وصل ہی سی پشیمان ہو گئی

اغیار پر تو آپ کی احسان ہو گئی

جسکو وہ رات دیکھی حیران ہو گئی

پھلی نگہ میں جو تری متسہل ہو گئی

شکوہ کو سننی مہی تھی کس حوصلہ سے تم

کیا پوچھتی ہو کیا تری دل پر گزری

دشوار اونکی وعدی تھی کو غیر ہی تھی

ایسوسی دکھت اک تمنای وصل ہو

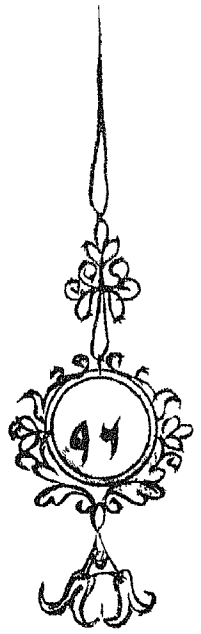
گو ہم تڑپ کی مگنی شوقِ وصال

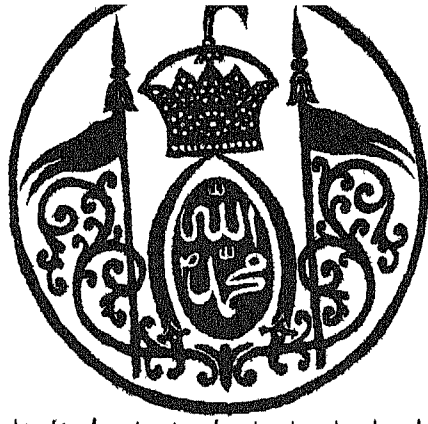
حیرت بھی میری قابل حیرت ہی تھی

کنج کربین کسی پر وہ راحت ہی ہو گئی

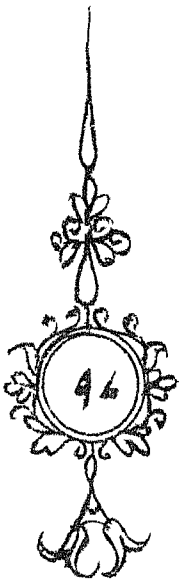
نواب محو ہو گئی کبیا کفر کی مرہا

ضدی بتوں کی تم جو مسلمان ہو گئی

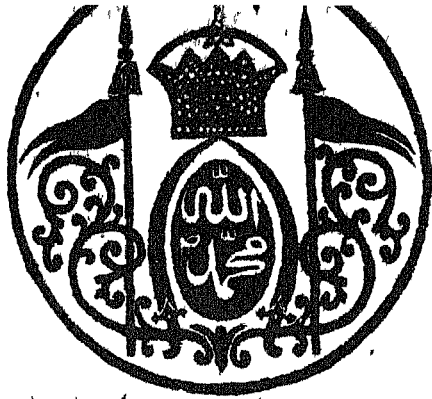




تم جو چاہو تو کیا انہو جا	ساری خلقت فنا ہو جا
کوئی مجھسی خطا انہو جا	بیگنہ قتل کرتی ہو دیکھو
زلف بھی نارسا انہو جا	آہ سی دیتی ہو مثال کھن
درد دل سی بد انہو جا	تم نہ ملنا مری گل تک
بیونسا باؤن انہو جا	اثر آہ سی بھی ہی خوف
گل چین سے ہو انہو جا	لیگتی ہی صبا تری جو
صبح روز جزا انہو جا	وصل میں ای سحر نہ آ
حال میری سا انہو جا	آینہ دکھتی تو ہو دیکھو
اوسکو مغرور تو نہ کر لو	

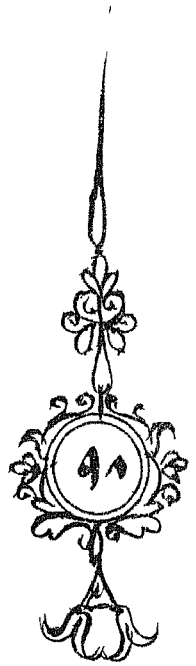


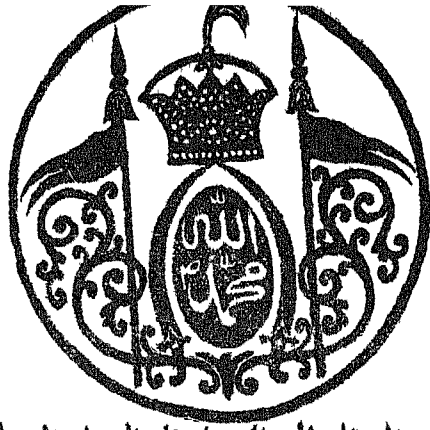




کہین کا سفر حنائی

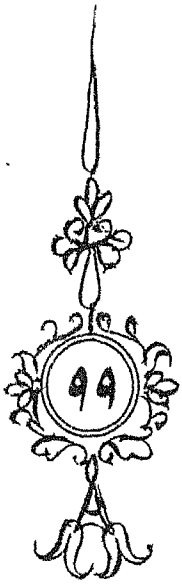
شب تو بیمار و جب اسنی بھی ایذا ہوگی	۸۲	لذت وصل اگر بھرین پیدا ہوگی
جسکی پھلو میں می زلف چلیا ہوگی		خوابِ حیات کی فری نگلی اوسی حاصل
وصل کی رات بھی گر حرمت ہوگی		مسطح ٹوٹی گی پھر اوسکی حیا می <sup>عظ</sup>
صورتِ سنج اسی شکل سی پیدا ہوگی		دیکھتی وقت وہ تصویر سمجھی <sup>می</sup>
برہ کی بجا اس سی بھی صاحب شہلا ہوگی		کیون ڈرون جسری اسید کی <sup>عمر</sup>
ساری خلقت تو وہاں مجھ تماشا ہوگی		کون حسرت کو مری روزِ خبر اچھی گا
چشم حسرت زدہ حیرت سی اگر وہ ہوگی		بند کر دی گی وہین ضعف کی <sup>افس</sup>
وحشتِ دل سی می قبر بھی صحر ہوگی		تیری کوچی مین گر دن نہوگا <sup>تضر</sup>

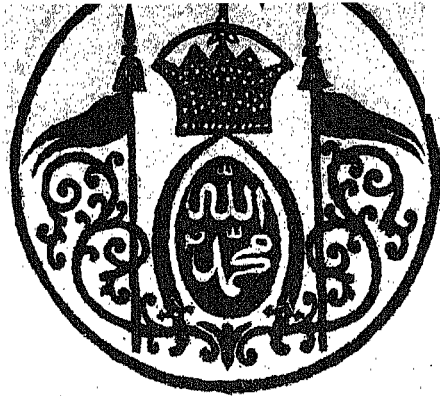




زبیت میں محسی تغافل ہی تو ہوگی  
بعد مرئی بھی کیا اونکو نہ پڑا ہوگی

یار ب بنا ہی غیب بھی سدا کی	یا ہی فقط یہ محسی ہی ناشاد کی
ای رحمتِ عمیم ذرا دیکھ تو کہ	آیا ہوں کس امید سی فریاد کی
جیا مانگوں اپنی بگڑی نصیبوں کی	ہیں خوبیاں تو حسنِ خدا کی
نکلانہ کوئی کام بھی اس	ہو اور پسرخ عالم ایجاد کی
جیا ناز ہونگی او کو کہ حسنی	بوسی تڑپ کی دامنِ جلا کی
اس عشق کا برا ہو کہ صدی	شیرین نی کیسی خاطر فر کی
ملتی ہیں کچھ عجیب اسیرین	کیونکر عسائیں مانگوں صبا کی





پامال ہو جنامی فلک سی تو تھی وہ دل بنا ہو جو تری بیداری

کیون اونکی شکل و بیتی ہی محبوب گئے  
نواب متو آئی تھی منسریادی لپی

ہوی اک مجھی سی یہ شہرت تہا <sup>۲۲</sup> غضب ہو جو عاشق خاتمہ تہا

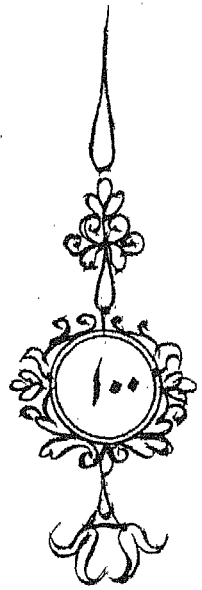
ذرا تم بھی سن لو کہ آئی ہی تکب بڑی مشکون سی شکایت تہا

ہوا ہی بہت طول فرقت کوڈ ہی کہیں بھول جامی نہ صوت تہا

اگر زاہد و ہون نہ جلو می ہونگی تو جامی ہبسم میں جنت تہا

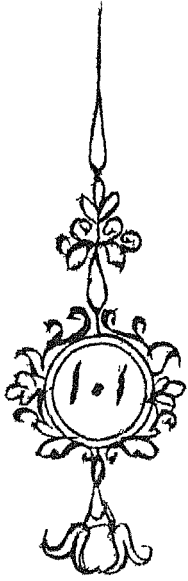
یلانا ذرا حساک میں سوچ کر تم بھری ہی اسی دل میں حسرت تہا

بھلا کیا ڈرؤنگا میں جو رو جفا کہ یہ تو ہی مدت سی عادت تہا



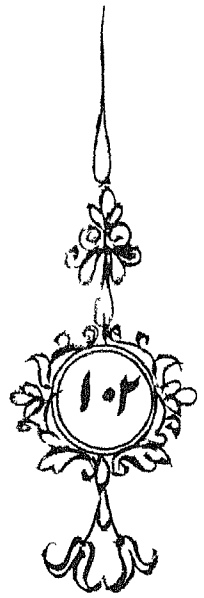


<p>یہ چہ مہینا اور حیرت تمہاری</p>	<p>نہین ہی نہیں ہی شرارت سی خالی</p>
<p>کوئی مجھی پوچھی شرارت تمہاری</p>	<p>رکاوٹ سی کہنچنا گاوٹ سی طہنا</p>
<p>نہ بدلی مگر اک طبیعت تمہاری</p>	<p>ہزاروں ہی نقشہ زما فی فی بدلی</p>
<p>حذر کرتی ہی جس سی آبِ نوحِ خلقت</p>	
<p>ہو می عاشق او سپرہ قیمت تمہاری</p>	
<p>گئی اب کہ ہر شرارت تمہاری</p>	<p>مری مرقی ہی بدلی عادت تمہاری</p>
<p>تو ہو قابل دید صوت تمہاری</p>	<p>جو میری سی ہو جای حالت تمہاری</p>
<p>شب وصل میں یہ نزاکت تمہاری</p>	<p>خدا جانی کیا کچھ دکھ سائی گئی</p>
<p>زیگی نہ کوئی فی خصلت تمہاری</p>	<p>ذرا محکوم مرنی تو دو دو ہی دہن</p>



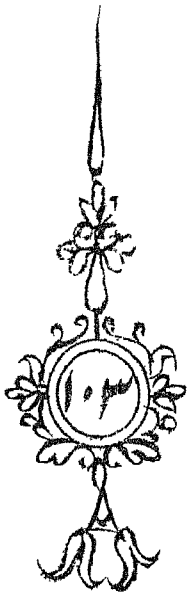


<p>تو یاد آتی ہی محب کو وقت تمہاری      کہ دیکھوں میں جی بھر کی صورت تمہاری      بتا دی گی محب کو خجالت تمہاری      بہت دل فی کی ہی فاقیت تمہاری      کہ انسی تو بڑھ کر ہی فرقت تمہاری</p>	<p>قیامت میں جب دیکھتا ہوں بلا میں      ذرا سیری اشکو نکو آنسو میں رکھلو      شبِ وصلِ دشمن کی ساری حکایت      عزیز اسکو رکھوں نہ کیوں جانتی      قیامت کی فتونسی کیوں مجھو</p>
<p>غمِ دل سی نوابِ آخر ہوی تم      ہوی غم سی آخری حالت تمہاری</p>	
<p>روح کو بھی میری مدت تک پہنچانی رہی      میری لفون میں بھی جس کو پیرانی رہی</p>	<p>مرتی دم او کی تصویر جی آسانی رہی      سیری پھلون میں پھلا کیونکر اوی چینی گئی</p>





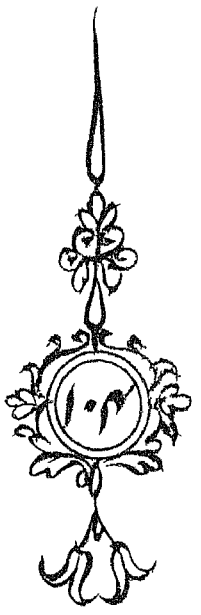
<p>و صل میں بھی گریبا دی کی طغیانی رہی</p>	<p>بھج میں پائی تھی دلنی بسکہ ویسکی مر</p>
<p>مد توں تاک توں مر دل میں گنجانی رہی</p>	<p>ہو دم بس عمل الہی یہ نصیب دشمنان</p>
<p>جیتی جی تو جس میں تکلیف مانی رہی</p>	<p>موت کی وجہ سے شاید چین لکو ہو</p>
<p>جس سے میری روح کو تاحسرتی رہی</p>	<p>وصل میں سکتہ ہوا تو کیوں دکھ آیا</p>
<p>انکی باتوں جیسی میری گمراہی رہی</p>	<p>وشتونکایا الہی یوہین ہو خانہ</p>
<p>دامن محشر سے پوشیدہ کرو گاتن</p>	
<p>مر کی بھی نواب اگر کہہ فکر عربانی رہی</p>	
<p>شوخی تمہاری شرم کی کیا کام</p>	<p>نیچی ننگہ کو دیکھ کی اک خلق مر گئی</p>
<p>دل بھی وہیں سمجھ کہ جد ہر وہ</p>	<p>غافل نہ جان تو بھی محبت کشین</p>

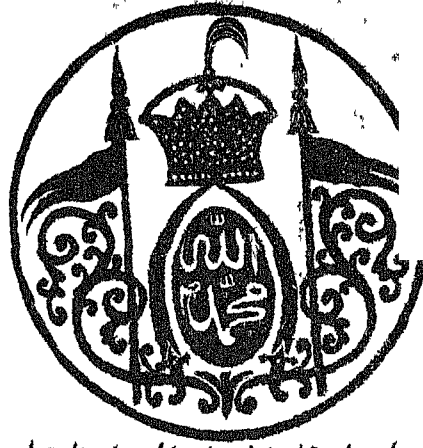




ساری شبِ صالِ سین گز گئی	فکرِ حیا و خوفِ غم اندیشہ
مرفی ہی کی جو عشقِ تبتان میں ٹھہر گئی	خواہش ابھی نہیں سیت کی پیر گئی
تیری عبادت تو کسی طبیعتِ نہر گئی	زاہد بھی تو عشقِ سی کرتا ہی منع تو
جب وہ کہی کہ نعرش عدوی کی کہہ گئی	انا ہو تجھ کو مرگ تو انا اوی گئی
مر جاؤ گا جو لذتِ حرمِ جگر گئی	فرقت میں چارہ گری سی سی تو زندگی
لیکن شبِ فراق کی ظلمت سی ڈر گئی	ابھی چکی تھی ہاں قیامتِ سین
مشاطہ کیوں بناو تھی می ہر گئی	الزامِ دینی داؤدِ شکر کو حسین
دلکو خوشی ہی اس سی کہ فکرِ سحر گئی	ہر چند موت آئی شبِ وصل گئی

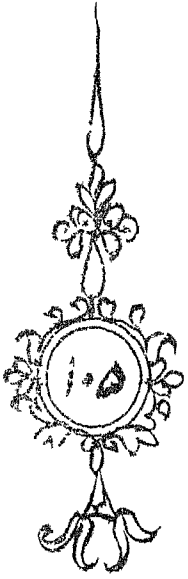
کافرتوں کی ایک ہی جلوہ گئی



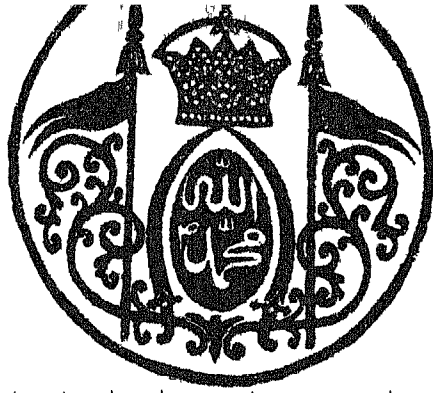


## نواب اتجا و وہ طاعت کہہ گئی

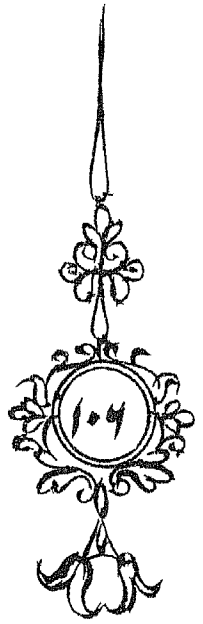
<p>دوم اخیر بر اصرار کا یہ احسان ہے          پی رقیب ہی کیوں قتل کا یہ مان ہے          جو مز بھی جاؤ تو دلیرین ہی انہی          سو امی ماس نہ پورنگی دلیرین شک ہے          بنا تو شام قیامت بھی خدا کی قسم          نہ اتو کی سامنی لی نام تو مرقا          یہی ہی شہرین گرجت لوق نامہ عمل          ہی امر سخت مگر دیکھو مرقی ہیں کیوں</p>	<p>کہ میری قتل سی قاتل مرالیشان ہے          ادہر بھی آئی میری بھی تو دل جان ہے          خیال کا بھی می کیا کوئی نہبان ہے          سنا یہ ہی کہ عدو کو بھی کوئی لوان ہے          کہ تیری بعد بھی پھر کوئی صبح بھرن ہے          فقط یہ کہدی کہ کوئی بہت لیشان ہے          بھان بھی ہاتہ میں اک پارہ گریبان ہے          تم اپنی منہ سی تو کہہ کہ یہ بھی آسان ہے</p>
--	--

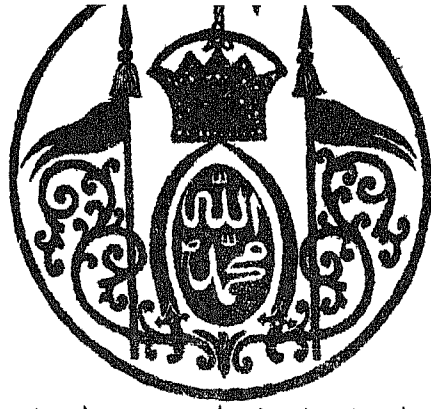




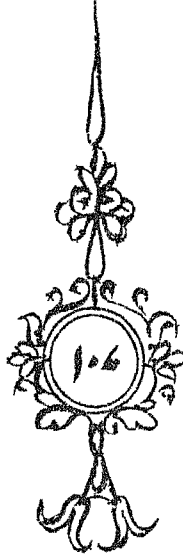


فراق کا تری اک یہ بھی مجھ پر احسان ہے	خیالِ غم سی نہ وصلت کچھ پہی ان
بخا پر اپنی تو وہ مد تو نسبی نازان ہے	کوئی طریقِ ندامت بھی اب کمال
خدا سی بھی جو نہ چوکا وہ نامسلمان ہے	کمون میں کیا تری بیرون کو کبھی
رقیب چاہتی ہیں تکو یہ بھی بستان ہے	بیانِ عشق مرثیہ راقی ہی سہی
مالِ عشق میں نواب ہا ہی کیا ہوگا	
ترا تو حال ابھی سی بہشتیان ہی	
آج ہم تم دونوں حیرت میں رہ رہ گئی	ایسی کو دیکھتی ہی اور تیور ہو گئی
رحمِ دل ساری مانیکی تھکر ہو گئی	ایسی لذت تھی تری رہیں جو
بھری ہاتھوسی جو صدی مجھ پر گئی	دوست تو کیا دشمنوں کو بھی ان یا





<p>پراداؤن تھی می وہ بھی تو باور گئی  ظلم تو اتنی ہوئی ہمب کمر جو کر ہو گئی  سوی شرگان بھی نیکہ کی حقین چر ہو گئی  جیب دامن تک تو اسکو نمی می ہو گئی  روز و رقت میں تو سوجیلو نمی جانہ ہو گئی  ساری دنیا کی تو جو رطل مچھو ہو گئی</p>	<p>وعدہ مای وصل محبتی سر سرت ہو گئی  دیکھی اب خاطر اغیار ہی تا ہی کیا  ملک کی جب دہ گئی خسار جانا کی طرف  رحم کرامی جوشِ وقت خدی پرو گئی  رات آئی گی تو ہو گا مای کا علاج  دشمنوں کی حال پر لطف و کرم نہ ہو گئی</p>
<p>تم تو تھی ہر بات میں نواب اکرن کی  کیا ہو ابو دوہی ن میں السی مضطرب ہو گئی</p>	
<p>۹. وصل کا و عن بھی لیاؤ کی ای مای</p>	<p>بھیرین کہنا تو یہ خاطر اعدا مای</p>





صد مدہ لہر صرف تیری ہم کی اندیسی

دید کی مجکو شکایت اپنی ہی عیسی

لاک زاہد سجدو ماتم کافر و ترسی

حشر کو بھی دشمنی ہی شہید اسی

دشمنوں میں مجکو سکون تنگی صحرسی

تجسسی کیا یہ گفتگو تو حضرت علی سی

رونق بزم طرب کیوں ساغر و مینا سی

خوف عیبی نہی کچھ کا ہش غم دہیسی

وقت نظارہ نبی ہونی سر پر چشم

ایک معشوق ہی عاشق ہی سپیری خلق

وہ جو آجائی یہ ہو جامی م بھرین تما

عش ہی تافش ہو بھی تک دین

زمن ہو جاتی تو ملتی قتل کی پھر مری

حرمست ہی کر چکا و اعظا ذریہ بھی تبا

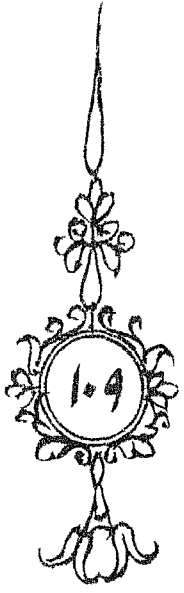
بعد مرنی کی میں انی اب ہوں خاک قیام

یہ گزارش میری شاہ شہزادہ سی



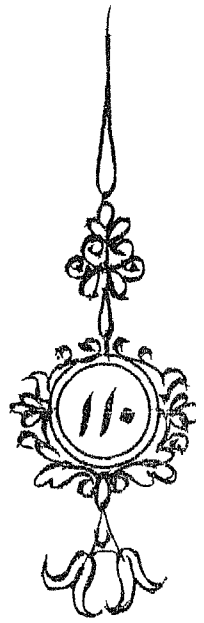


<p>۹۱</p> <p>بہی نہوجو مصیبت کہی کسی کی لہی</p> <p>رو لادی تو ہی ذرا مجھ کو شکایت کو</p> <p>نہیں ہی رحم کی قابل مری فنا</p> <p>یہ نارسانی قسمت کہ جب ملاتی ہو</p> <p>تم اور لیکن کسی دل کو پتہ نہ کیا خوا</p> <p>شب فراق میں آنی کی کیوں نہ کی</p> <p>فلک نہ کر مری خاک کہ کو تو بربا</p>	<p>بہی سراق میں باریت دل لگی کی</p> <p>بھانہ ڈھونڈتی ہیں بزم میں ہنسی</p> <p>قصو تو ہیں بہت سی شکر کی لہی</p> <p>تو غیر ہوتی ہیں آمادہ بھر ہی کی لہی</p> <p>یہ فقرہ بھی ہی فقط میری لہی کی</p> <p>بنانی موت تھی باریت زندگی کی لہی</p> <p>کوئی حکم تو رہی ہا ہی کسی کی لہی</p>
<p>عبت ہیں عیش کی سکوی نہیں لہی</p> <p>یہ غم نہیں ہی جو کہ ہر کسی کی لہی</p>	



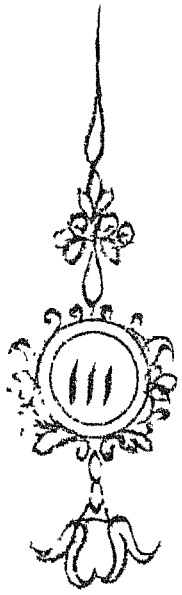


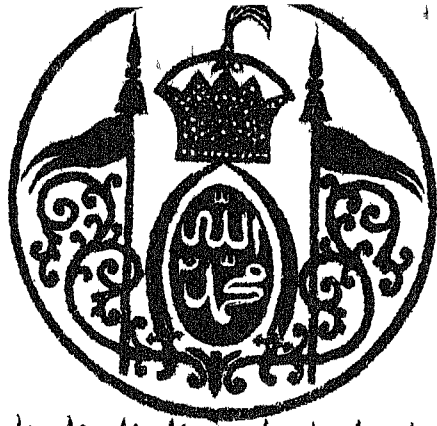
نہ آنی کسی پر بیعت مری	۹۲ تمہاری سوا ہاں شامت مری
مگر تمہی دیکھی ہی صوت مری	کہ کرتی ہی خلقت زیارت مری
بہت کچھ سنا ہی رہی تمہا لہی	ذرا تم بھی سن لو مصیبت مری
وفا کی طرح کیا بھینٹا	جو تم لو چہتی ہو حقیقت مری
نہ پا جای لذت کہیں ظلم کی	نہ کرنا عدوی شکایت مری
یہ روز ازل کیوں بنائی تھی	جدائی تری اور قسمت مری
کسی سی نہ کوئی محبت کی	دم نزع ہی یہ وصیت مری
وہ بھولی سی آج ہی شاید بھی	بنی کو بکو ایک تربت مری
نزاکت سی تیری نہیں نیت	کہ دل میں تری ہو شکایت مری



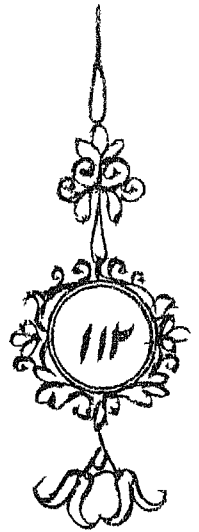


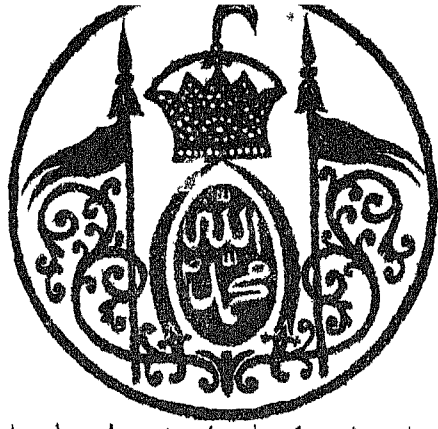
<p>عجب ناز خان کو تھا او سہری نخل جامی گی فرط لذت سی جان بتا تو ہی امی شوق پھر کیا کرے</p>	<p>بنانی تھی جس وقت منت مری نہ کر اس او اسی عبادت مری جو آئی پسنداو سکو وقت مری</p>
<p>خدا جانانی نواب کیا کچھ کہوں جو وہ مجھ سی پوچی حقیقت مری</p>	
<p>تم اگر بس کو با وفا کہتی دیکھیں ہوتا ہی دن بس کیونچہ حسرت امین تہا مری ہی کچھ بھی ہوتی اگر قریبوں</p>	<p>۹۲ ہم خدا جانانی تکو کیا کہتی شب تو گذری خدا کہتی دل کو کیونچہ بھلا برائی کہتی تو جب کو بھی ہم وفا کہتی</p>



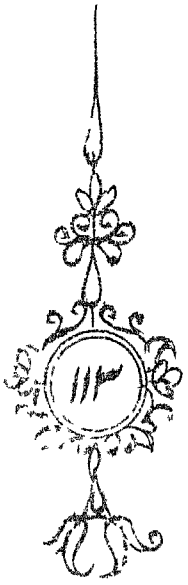


کاش اپنا ہی عاکہتی	حال میرا نہستی وہ نہی
زلف کو بھی ہمارا کہتی	اہ سی دیتی ہم اگر تیشیہ
غیر کا حال دیکھ کر نواب	
چپ نہ رہتی تو اوکھیا کہتی	
وہ کیا کری نہ کوئی بھی جسکا نشان ہے	مرقد تو عاشقوں کی تہ آسمان ہے
افسانی تیری ظلم کی ای آسمان ہے	یسی ہی فیس کی باقی نشان ہے
یارب مری بھی عزت آفغان ہے	رونہی مدعی کی گلی سی لگی ہیں
باقی نہ جمین کہہ ہوس آسمان ہے	دکو جلاو قتل کرو غیب سی ملو
تا خواب کا بھی بحرین اک پیمان ہے	اپنی خیال کی ہی یہ تہا کی ہے

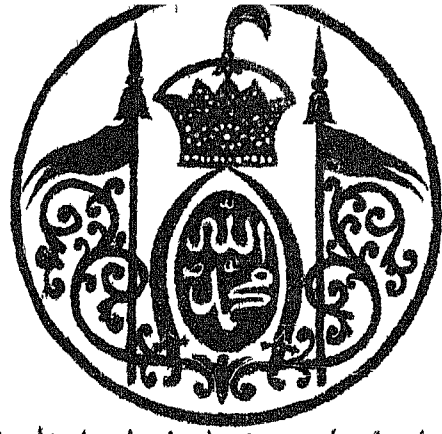




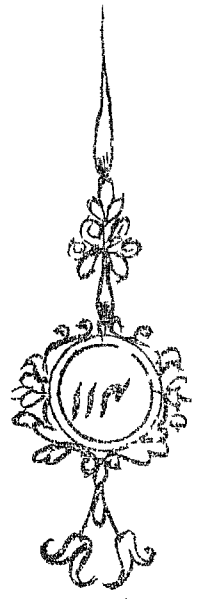
<p>افسوس درد و غم میں بھی نقشان  اک ہم ہیں بعد مرگ بھی بنو جوان  کج خلق میں کچھ جو مری استخوان  وہ پوچھتی ہیں مجھ کو تم کہاں  مقتل میں کس مزی تری نہجان  گھر غیر کی رہی تو وہ کہتی ہیں ہاں  مرنی کی واسطی بھی کوئی ناتوان  انصاف کر کہ چین بھی وہ کہاں</p>	<p>پرتی نہو جو آنکہ سوتیلی چور  اک وہ ہیں ساری عمر ہی نشاط  سجدی کرینگی مرغ گرفتار باہا  کیا تھری کہ صبح شب وصل عی  وہ لطف ہر ٹپ میں اٹھائی کچھ  اتنا بھی اب کاٹ نہیں جہا کہت  مجھ کو اٹھائی تی ہو کیوں اپنی در  دائیں میں نہو چھی جسی کوئی حباب</p>
<p>نواب اسی کام ہی لینا جرنی</p>	

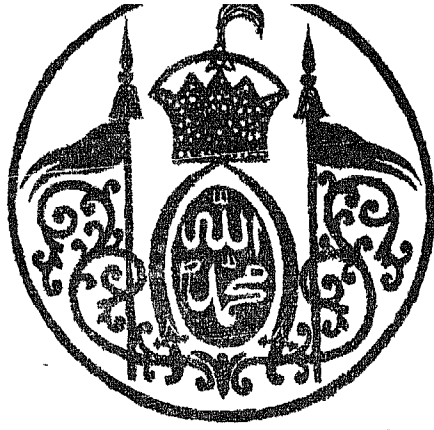






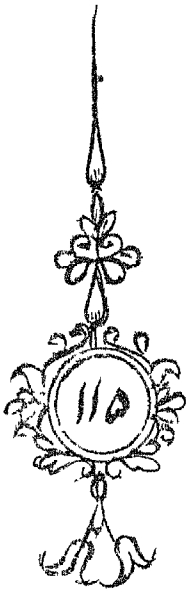
<p>دلین شکایت ستم آسمان ہے</p>	
<p>تہا نھین فسوں سی و گیسو ہوی جیران کن کہ بیہوگی مھلکین حکم ساتی یہی تکلف اوٹھا اپنی جام تیری شہید ناز کی تربت بنی کمان</p>	<p>۱۵ اتھو نہیں بھی غضب کے ہیں جاہری ہوی سیری تو جہنم ل سی ہیں پھر ہی کافی ہیں بس شراب سی پھر ہی ہوی ہیں کو بکو تو کشتہ ابرو بھر ہی ہوی</p>
<p>نواب روی غیب کو تکنتی تھی تیرے کن حسرتوں سی اتھو نہیں بھر ہی ہوی</p>	
<p>نہ</p>	
<p>تیا سب سے وہ بخش غیر پر پیر کی</p>	<p>ازکات سی ان ہو سکی ہو تون سپہم</p>

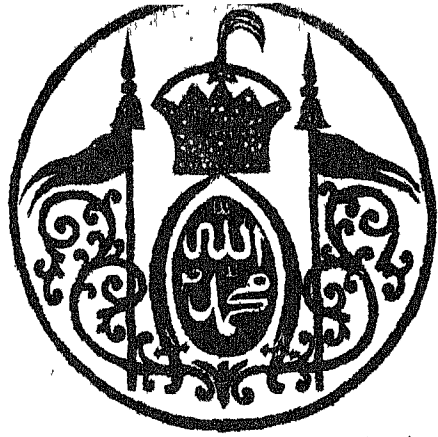




## غزلِ خستہ طبع دیوان ارشاد ہومی تھی اند علیچ بروج کی گئی

قتل کر نیندیں مری تھسکو تامل ہو گیا	سخت جانی دیکھ اسکا بھی تحمل ہو گیا
عیش کی پیغام سی تو تم بگرتی ہو گیا	کیا کرو گی گر مجھی غم پر تو گل ہو گیا
انتظارِ مرگ کی کسخت کوئی جدی ہو گیا	خاتمہ میرا بھی کسیا تیرا تعاقب ہو گیا
چاہیں جائیں یا نہ جائیں سو مین کی	عزم ہی کرنی پہ اپنا تو سچان قل ہو گیا
رات ہم سر یاد کر نیکو خدا کی ہو گیا	جا ہی پہنچی تھی مگر کھپتے تامل ہو گیا
تیری گردن تو مری لسی بھی لڑکائی ہو گیا	اس سی کیونکر خونِ عالم کا تحمل ہو گیا
جان دیکھا تو عدو پرین و گمان ہو گیا	سیر ہو گی گر مر تیرا یہ اتقابل ہو گیا
دیکھ کر نقشِ شہیدِ ناز ووشِ حیرت ہو گیا	مر جا کا شہسہ بروشانِ مین ہو گیا





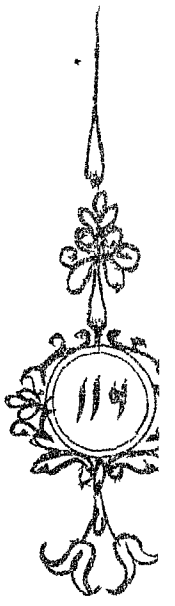
حلقہ زلف مسائل ہی کی ہر دم  
یہ بھی ای نواب کیا دور تو سل گیا

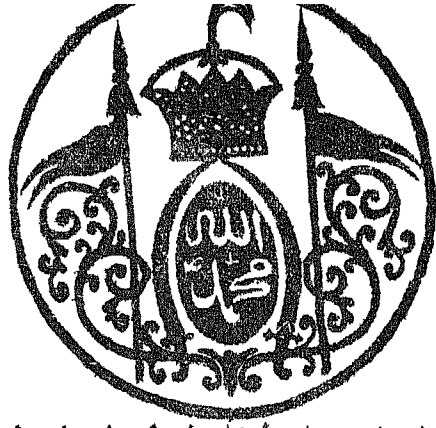
## قطعات تاریخ طبع

نتیجہ فکر منشی امیر احمد صاحب

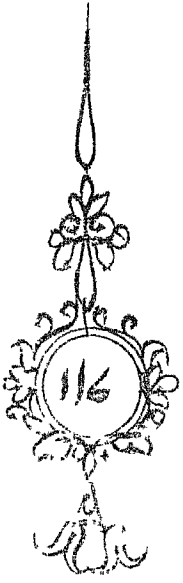
سیتامی روزگار ہی فخر نمن ہی  
شاہ سخنوران ہی وہ چہ سخن ہی  
رضوان مقررہ خلد سی ہتہر چہ ہی  
کتاہی ہر غریب کہ میر وطن ہی  
ہر شہر میں مقولہ ارباب نون ہی

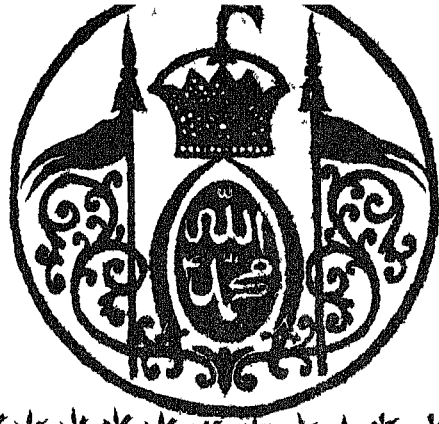
نواب مستطاب جنین کہتی ہلک  
ذہن و ذکا و طبع راسب ہین  
سر سزاو سکی دم سی یا ست ہی  
اسد کیا غریب نوازی کی شان ہی  
ار دوین چہ پی جو یہ دیوان چوان





سب شعر انتخاب ہیں شعر لایا	ہی کار نامہ رونق بہر اس میں ہی
تاریخ ختم و طبع کہی مینی امیر	دیوانِ نخبہ شہ ملک سخن ہی
نتیجہ طبع میر ضامن علی صاحب جلال ۱۳۰۱	
جدا جلودہ عروس سخن	ہی معانی بین شان محبوبی
نظم والا کی طبع کی ہیں جلال	نام و تاریخ و فتنہ خوبی ۱۳۰۲
نتیجہ طبع منشی امیر اللہ صاحب سلیم	
زہی نظم نواب جسم باگ	پناہ ہسان و ہسان پناہ
برو مند جاہ و زر و مال ہی	تہنوت نیہ می اقبال ہی
شب و روزمانت شمس و	سر فلک پایہ چبلوہ گ

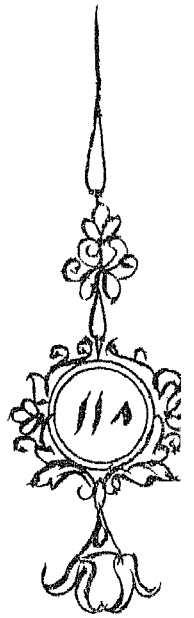


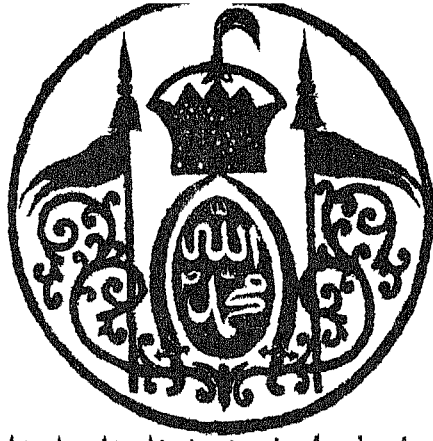


مرا دون سی دل حنرم کانیآ	ہوا خواہ آباد حاسد خراب
یہ دیوانِ خبسم ہوا جب تمام	چہا صاف و خوشخط بصد تمام
دم ختم تسلیم آیا خیال	ہوتی منکر تاریخ دلو کوسال
یہا عرض یوں سال مطلوب ہے	یہہ مثل دیوان چہا خوب ہے

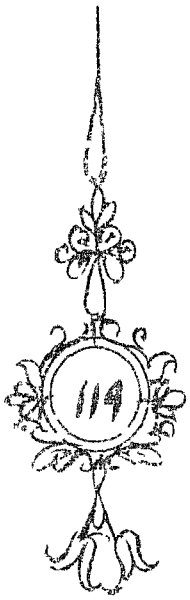
نتیجہ طبع منشی انور حسین صاحب تسلیم

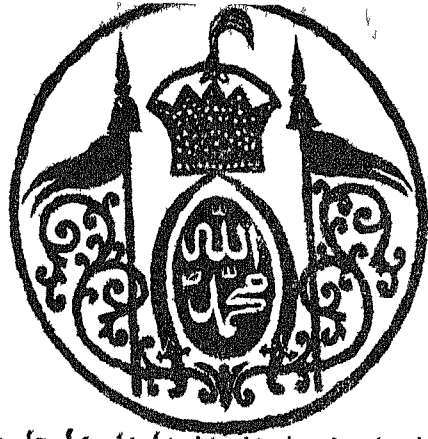
کشورِ معنی میں ہیں نواب شاہ	کوئی کر سکتا نہیں ہی ہری
لوح شویون میں ہی اوسکی عجبی	اوسکی مدحت میں ہی عاجز انوری
سنگی بانگِ طبع دیوانِ حضور	حاضر آئی ہر سہرہ طلعت شتری
نوحہ چہا دیوانِ خبسم شاہ	پانچوین آئی تمہاری شتری





شونجی المناظر پرواز پیری	چلبلاہٹ کی بھری مضمون بن
ہی نھان ترکیب میں آنکری	روزمرہ میں عیان ہی کی
ایک نازک شاخ پہنوں کی بھری	معنی رنگین سے ہی مصرع شوخ
ہی یہ جان شعر و کام شاعری	عرض کر تسلیم اب تاریخ طبع
	ولہ
کہوت تسلیم نظم گوہر گہن	جو پوہی کوئی سال طبع بوان
	یہ طبع منشی لہار پر شاد صاحب منشی کا حصہ
ہر ایک بیت ہی گویا نگار خان	مری حضور کا دیوان بہتیاں چیا
کلام داور دارا حشم گیا	کہا یہ قدرنی تاریخ طبع کا صرع





نتیجہ طبع محمد بن علی جان ناظر محکمہ صحت

واہ کیا خوب چپ گیا دیوان  
نہیں جسکا کوئی عدیل و نظیر

بہر تاریخ طبع ناظر سے  
کہا ہاتھ فی حیطہ نسخہ

تقریباً در صنعت شہر ہزار بندہ صحتی آغازی تھی منظم

ایوانِ تخیل میں تھی آئین شہورہ۔ بیٹھی تھی بڑی انا۔ مشہور مانی کی۔ تقدیر تو قیامت۔ تدبیر جان

ادراکِ نکو باطن۔ پیر خردِ آخر میں۔ دانشگرِ عقل کل۔ حکیم ہر اندیشہ۔ اندیشہ حق پیشہ۔ مین سامنی ان سبکی

اک آئینہ حیرت۔ تکلیف و بخت سے۔ تقدیر کو خاموشی۔ سب مشورید میں باہم۔ سرگرم در اوقات۔

تدبیر سے سب بولی۔ حیرت کا یہ موقع سے۔ تیری ہی کمی ہی کچھ۔ ورنہ ہو غمی ناسخ۔ یوں دستخوش

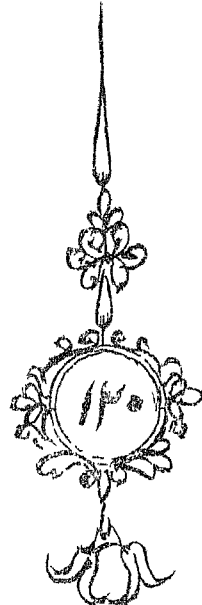
جس سے ہوا دل افسردہ۔ برداشتہ خاطر ہو۔ تدبیر کی آنکھوں سے۔ یہ سنکی بھی آتسو۔ بولی کہ کمی کیسی۔

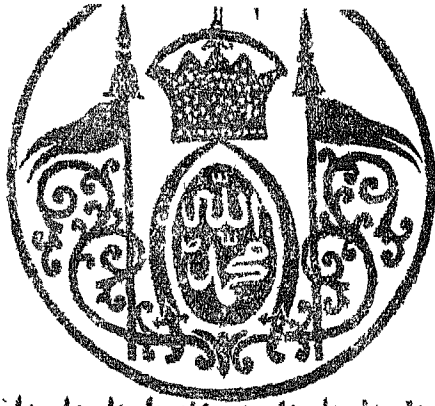
کی حد کی عرق ریزی محنت کا دقیقہ بھی کوئی نہ اٹھا کر کہا۔ تقدیر فی پرا تباک۔ ہر طرح برائی کی۔ دل بڑا

ہوا میرا۔ جی چوٹ گیا آخر۔ تدبیر سے یہ سنکر۔ سب مشوری والوں فی۔ تقدیر سے کی منت۔ سرخ

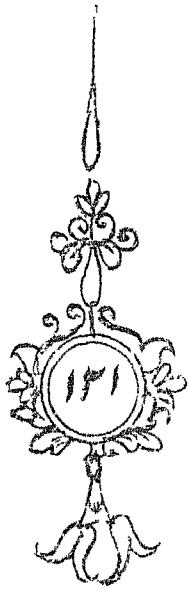
یہ کمی قدموں پر۔ جوڑی ہوئی ہاتھ اپنے۔ بولی کہ یہ دل خستہ۔ ناکر وہ گنہہ عاجز۔ اب تم کی قابل

قسمت کو ترس آیا۔ بسن بسن کی یہ سنر یا۔ کہہ دو کہ کری بدحت۔ او کی سخن نو کی۔ جسکا کہ نام





شہرہ ہی سخاوت کا۔ وہ خسر و باہمت۔ ہر فک احسان۔ دریائی گہر نشی۔ خاقان ہنر پرور۔ سلطان سخا  
 نواب تخلص سے۔ خود ظل الہی ہیں۔ خاصہ میں بھی اونکی سے۔ شانِ قلم قدرت۔ جب سچ لکھی گا  
 خدام کریم اونکی۔ فی الفور غنی اسکو اکہم میں بنا دینگی۔ تقدیر سی یہ سنکر۔ کچہ جان میں جان آئی۔ انگریزی  
 وہ برلا۔ سامان نیا پایا۔ دیکھا کہ ہی اک گلشن۔ این سیمین مانن۔ ہنر و نسی فصاحت کے۔ گلزار تر و تازہ۔  
 گلہا می ٹاٹ کے۔ پرتوشی من گلگون۔ نیرنگ مضامین کی گینگو گنگا چھائی غنچو کی چکنی میں۔ غل نعمتہ شخصیں کا۔  
 گلہا می معافی کی انوش میں اک مصحف۔ دیکھا تو وہ مصحف تھا۔ دیوان شہ عادل۔ ہر سطر کی جلوہ  
 انجمن ہون نورانی۔ میں حمد بجالایا۔ پھر پڑھ کی درود اوسکی۔ محبوب پتیر پر۔ دیوان کی خوبی کو  
 دیکھا تو ہوئی حیرت۔ گنجینہ معنی سے۔ یا کان در مضمون۔ ایمان فصاحت تہی۔ یا جان سخن کو  
 لفظوں کی تناسب سی۔ معشوقوں کی اعضا کو۔ شرمنا کی سجد۔ ہر صحر زیا سے۔ محبوب سی قات  
 بندش کی خود آرائی۔ مسجود بلاغت ہی۔ کیا طبع معلی کو۔ خالق فی رسائی وی ہی شش فصاحت  
 معراج سخن ہر دم۔ نیرنگ مضامین سی۔ ہر سمت طلسم نو۔ اضداد کو میں توام۔ ملکن کھیں نامکرو۔  
 نغمے کھیں نوحہ۔ نوحہ کھیں افسانہ عیسوی سے کھیں قاتل۔ قاتل کھیں۔ ان پرور۔ جینا ہی کھیں نا  
 مزنا کھیں آسائش۔ پیکان انیس دل۔ دل مکبہ کہ ارمان۔ غم عیش ابدت۔ عیش ابدت  
 بیماری دل صحت۔ صحت مرض ہلک۔ تریاق عاقی تم۔ سم داروی جان نشی۔ زقار کھیں  
 محشر کھیں شش پا۔ محراب کھیں ابرو۔ کھجہ کھیں سنگ در۔ القصہ کہ حضرت کا۔ ہنر میں اک  
 اسطرح کی گو مائی۔ گویا کہ کراست ہی۔ اردو میں یہ حضرت کا۔ دیوان ہوا چشم۔ یارب مای  
 جسد تمک۔ دنیا میں سخن باقی۔ جاہ و چشم و دولت۔ ہر دم ہوں ترقی پر۔ عمر ابدی شمس







لطفِ محمدی محمد م۔ سردار زمانگی۔ ہر وقت سلامی ہوں۔ حضرت کی غنی کی بہ برائی ہر اک  
حسرت۔ دیوان یہ حضرت کا۔ اب تاجِ مطالع میں محنت سنی جاگو کی۔ مطبوع ہو چمکے۔ ہان پان  
بصیرت سی۔ یہ عرض سی عاصی کی۔ سہو شہیت سی۔ نعرش جو کہیں پائیں۔ از راہِ خطا پو

انہار سے باز آئیں

مکتبہ





CALL No. { ۸۹۱۶۲۴۱ ACC. No. ۳۰۹۹  
 AUTHOR ازبک، علی بابا  
 TITLE تاریخ فیض

---

	<b>URDU</b>	



**MAULANA AZAD LIBRARY  
 ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY**

**RULES:—**

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.

